بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 69

شمارہ 30

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

1/ذوالحجہ 1441 ہجری قمری ● 23/وفا 1399 ہجری شمسی ● 23/جولائی 2020ء

ارشاد باری تعالیٰ

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا کَبَآئِرَ مَا تُنۡہَوۡنَ عَنۡہُ نُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَنُدۡخِلۡکُمۡ مُّدۡخَلًا کَرِیۡمًا ۝ (النساء:32)

ترجمہ: اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تم سے تمہاری بدیاں دُور کر دیں گے اور ہم تمہیں ایک بڑی عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/جولائی 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصلی غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں اور ان کی زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا ہو جاتی ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دُور جا پڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری اُن کیلئے نہیں رہتی

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

انسانی پیدائش کی اصل غرض

سورۃ العصر میں اللہ تعالیٰ نے کفار اور مومنوں کی زندگی کے نمونے بتائے ہیں کفار کی زندگی بالکل چوپاؤں کی سی زندگی ہوتی ہے جن کو کھانے اور پینے اور شہوانی جذبات کے سوا اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ یَاۡکُلُوۡنَ کَمَا تَاۡکُلُ الۡاَنۡعَامُ (محمد:13) مگر دیکھو اگر ایک بیل چارہ تو کھالے لیکن ہل چلانے کے وقت بیٹھ جائے اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یہی ہوگا کہ زمیندار اسے بوچڑ خانے میں جا کر بیچ دے گا۔ اسی طرح ان لوگوں کی نسبت (جو خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی یا پروا نہیں کرتے اور اپنی زندگی فسق وفجور میں گزارتے ہیں) فرماتا ہے۔ قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُکُمۡ (الفرقان:78) یعنی میرا رب تمہاری کیا پروا کرتا ہے اگر تم اُس کی عبادت نہ کرو۔ یہ امر بحضور دل یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کیلئے محبت کی ضرورت ہے اور محبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک محبت تو ذاتی ہوتی ہے اور ایک اغراض سے وابستہ ہوتی ہے یعنی اس کا باعث صرف چند عارضی باتیں ہوتی ہیں جن کے دور ہوتے ہی وہ محبت سرد ہو کر رنج وغم کا باعث ہو جاتی ہے مگر ذاتی محبت سچی راحت پیدا کرتی ہے۔ چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کیلئے پیدا ہوا جیسا کہ فرمایا مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذّاریات:57) اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اُسے اپنے لئے بنایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصلی غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں اور ان کی زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا ہو جاتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دُور جا پڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری اُن کیلئے نہیں رہتی۔ وہ زندگی جو ذمہ داری کی ہے یہی ہے کہ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ پر ایمان لا کر زندگی کا پہلو بدل لے۔ موت کا اعتبار نہیں ہے......

عُمرِ ناپائدار پر بھروسہ کرنا دانشمند کا کام نہیں ہے۔ موت یونہی آ کر لتاڑ جاتی ہے اور انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ جب کہ انسان اس طرح پر موت کے پنجہ میں گرفتار ہے، پھر اُسکی زندگی کا خدا تعالیٰ کے سوا کون ذمہ دار ہو سکتا ہے۔

خدا کیلئے زندگی

اگر زندگی خدا کیلئے ہو تو وہ اس کی حفاظت کرے گا۔ بخاری میں ایک حدیث ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے محبت کا رابطہ پیدا کر لیتا ہے، خدا تعالیٰ اس کے اعضاء ہو جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اُس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتی کہ اُس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب انسان جذباتِ نفس سے پاک ہو جاتا ہے اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے۔ اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کے منشاء کے موافق ہوتا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ اُسے اپنا فعل ہی قرار دیتا ہے۔ یہ ایک مقام ہے قربِ الٰہی کا جہاں پہنچ کر سلوک کی منزلوں کو پورے طور پر طے نہ کرنے والوں نے یا ٹھوکر کھائی ہے یا الٰہیات سے ناواقف اور قربِ الٰہی کے مفہوم کو نہ سمجھنے والوں نے غلط فہمی سے کام لیا ہے اور وحدتِ وجود کا مسئلہ گھڑ لیا ہے۔ اس بات کو بھی ہرگز بھولنا نہ چاہیے کہ جہاں انسان ابتلا میں پڑتا ہے وہ فعل خدا کے ارادہ سے موافق نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کی رضا اُس کے خلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے ہوتا ہے نہ کہ منشائے الٰہی کے ماتحت، لیکن وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کا ولی کہلاتا ہے اور خدا جس کی زندگی کا ذمہ دار ہوتا ہے، وہ وہ ہوتا ہے جسکی کوئی حرکت وسکون بلا استصواب کتابِ الٰہی نہیں ہوتی۔ وہ اپنی ہر بات اور ارادہ پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے مشورہ لیتا ہے۔

پھر آگے کہا ہے کہ اُس کی جان نکالنے میں اللہ تعالیٰ کو بڑا تردّد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تردّد سے پاک ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک مصلحت کیلئے اُس کو موت دی جاتی ہے اور ایک عظیم مصلحت کیلئے اس کو دوسرے جہان میں لے جایا جاتا ہے۔ نہیں تو اُس کی بقا خدا کو بڑی پیاری لگتی ہے۔ پس اگر انسان کی ایسی زندگی نہیں کہ خدا تعالیٰ کو اُس کی جان لینے میں بھی تردّد ہو تو وہ حیوانات سے بھی بدتر ہے۔ ایک بکری سے بہت سے آدمی گزارہ کر سکتے ہیں اور اس کا چمڑہ بھی کام آ سکتا ہے۔ اور انسان کسی حالت میں کیا مر کر بھی کام نہیں آتا، مگر صالح آدمی کا اثر اس کی ذرّیت پر بھی پڑتا ہے اور وہ بھی اس سے فائدہ اُٹھاتی ہے۔ اصل یہ ہے کہ درحقیقت وہ مرتا ہی نہیں مرنے پر بھی اس کو ایک نئی زندگی دی جاتی ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا ہے کہ مَیں بچہ تھا، بوڑھا ہوا۔ مَیں نے کسی خدا پرست کو ذلیل حالت میں نہیں دیکھا اور نہ اُس کے لڑکوں کو دیکھا کہ وہ ٹکڑے مانگتے ہوں، گویا متقی کی اولاد کا بھی خدا تعالیٰ ذمہ دار ہوتا ہے لیکن حدیث میں آیا ہے، ظالم اپنے اہل وعیال پر بھی ظلم کرتا ہے کیونکہ ان پر اس کا بد اثر پڑتا ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 167 تا 170، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

ہمیشہ جلسے کے اصل مقاصد کو مدنظر رکھنا چاہئے اور اس روحانی تقریب کے مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کے وارث بننے والے ہوں

اللہ کا بہت ذکر کریں اور جلسہ کی کارروائی کے دوران جب وقفہ ہو، اور راتوں کو نماز ادا کریں

پختہ عہد کریں کہ اے اللہ! ہم اس جلسے میں، جس کا آغاز محض تیرے ارادے وتائید سے ہوا تھا، نیک نیتی کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں
ہم جلسے میں صرف تیری رضا کے حصول کیلئے اور تیرے ذکر کو بڑھانے کیلئے اور تیری محبت کے حصول کی خاطر شامل ہو رہے ہیں
ہمیں ان تمام برکات کا وارث بنا جو تو نے اس جلسہ کیلئے مختص کی ہیں

جماعت احمدیہ کینیا کے 54ویں جلسہ سالانہ منعقدہ 7 اور 8 / دسمبر 2019ء کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

جماعت احمدیہ کینیا کا 54واں جلسہ سالانہ 7 اور 8 دسمبر 2019ء کو منعقد ہوا۔ (**جلسہ سالانہ کا پہلا روز**) جلسہ کا آغاز 7 / دسمبر بروز ہفتہ نماز تہجد سے ہوا۔ دس بجے جلسہ گاہ میں لوائے احمدیت لہرانے کی پروقار تقریب ہوئی مکرم مولانا طارق محمود ظفر صاحب امیر ومشنری انچارج کینیا نے لوائے احمدیت اور مہمان خصوصی Him Chrisy Ali Mwakwere EGH نے کینیا کا جھنڈا لہرایا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا اور ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا۔ بعدہٗ مکرم امیر صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ وقفہ کے بعد جلسہ کا دوسرا سیشن زیر صدارت مکرم شیخ سمیر احمد صاحب نائب امیر کینیا منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد ایک تقریر ہوئی۔ جلسہ کا تیسرا سیشن تین بجے سہ پہر مکرم شیخ عبداللہ حسین جمعہ صاحب کی صدارت میں شروع ہوا جس میں تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد مختلف موضوعات پر تین تقاریر ہوئیں۔ (**جلسہ سالانہ کا دوسرا روز**) جلسے کے دوسرے دن کے پہلے سیشن کا آغاز زیر صدارت مکرم نعیم احمد شاہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کینیا ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد کل چار تقاریر ہوئیں۔ اسی اثنا میں لجنہ اماء اللہ کا الگ پروگرام احمدیہ ہال میں زیر صدارت نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیا منعقد ہوا۔ جلسہ کا آخری سیشن مکرم امیر ومشنری انچارج صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد ایک تقریر ہوئی اور اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے احباب جماعت کو مالی قربانیوں میں آگے بڑھنے اور تعلیمی وتربیتی پروگراموں میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی تلقین کی۔ نوسو مرد وزن جلسہ میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر حضور انور نے جو خصوصی پیغام ارسال فرمایا ہے وہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 13 / دسمبر 2019ء کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔ (ادارہ)

پیارے ممبران احمدیہ مسلم جماعت کینیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ 7 / تا 8 / دسمبر 2019ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ اس جلسہ کو اعلیٰ کامیابی سے نوازے، تمام شاملین اس سے روحانی فیوض حاصل کرنے والے ہوں اور بھلائی، نیکی وتقویٰ میں بڑھنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ ہمارا جلسہ خالصۃً دینی جلسہ ہے۔ پس سب پر واضح ہونا چاہیے کہ آپ کا یہاں آنا محض دینی، علمی اور روحانی بہتری کے لیے ہے۔ آج دنیا خدا کو بھول رہی ہے۔ وہ نہ صرف دین سے دور ہٹ رہی ہے بلکہ خدا کی ہستی کا سرے سے انکار کر رہی ہے۔ اگر صرف مسلمانوں پر ہی ہم نظر ڈالیں تو واضح ہو جائے گا کہ مسلمان صرف نام کے ہی مسلمان رہ گئے ہیں اور مادہ پرستی میں ڈوب چکے ہیں۔

ایسے حالات میں اگر ہم نے جو زمانے کے امام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں، جو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مذہب کی احیائے نو کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے، اور آپؑ کے مشن کی تکمیل کا عہد کیا ہے، بھی اپنی اخلاقی حالت کو بہتر کرنے کی کوشش نہ کی تو پھر محض یہ کہہ دینا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہوئی ہے ایک بے معنی زبانی دعویٰ ہے اور ہماری بیعت بے مقصد ہے۔ پھر ہمارا یہاں جمع ہونا بھی صرف ایک دنیاوی تقریب کی طرح ہے۔ اس لیے ہمیشہ جلسے کے اصل مقاصد کو مدنظر رکھنا چاہیے اور اس روحانی تقریب کے مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کے وارث بننے والے ہوں جو آپ نے اپنی جماعت کے مخلصین کے لیے کیں جو درج ذیل ہے:

”وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 46 تا 47)

اللہ کا بہت ذکر کریں اور جلسہ کی کارروائی کے دوران جب وقفہ ہو اور راتوں کو بھی تو نماز ادا کریں۔ پختہ عہد کریں کہ اے اللہ! ہم اس جلسے میں، جس کا آغاز محض تیرے ارادے وتائید سے ہوا تھا، نیک نیتی کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ ہم جلسے میں صرف تیری رضا کے حصول کیلئے اور تیرے ذکر کو بڑھانے کیلئے اور تیری محبت کے حصول کی خاطر شامل ہو رہے ہیں۔ ہمیں ان تمام برکات کا وارث بنا جو تو نے اس جلسہ کیلئے مختص کی ہیں۔ ہمارے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کر دے جو تو چاہتا ہے جس کیلئے تو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام صادق کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا تا کہ ہم حقیقی طور پر آپ کی بیعت کرنے والوں میں شامل ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آپ کے جلسہ سالانہ کو اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے، آپ کو جلسے کی کارروائی سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، آپ کو بیعت کے تقاضے پورا کرنے والا بنائے، ہمیشہ نظام خلافت کا وفادار بنائے رکھے اور آپ کو اپنی زندگیوں میں ایسی حقیقی تبدیلی لانے والا بنائے جس سے آپ نیکی، تقویٰ، خدمت انسانیت اور اسلام میں بڑھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر دس دن بھی نماز کو سنوار کر پڑھیں تو تنویرِ قلب ہو جاتی ہے

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 446)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

عقلمند وہی ہے جو خدا کی طرف توجہ کرے

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 425)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

خطبہ جمعہ

یارسول اللہؐ! ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے
آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی، اسلام اور بانی اسلامؐ کے ایک نہایت جاں نثار عاشق نہایت درجہ مخلص، باصفا، بےلَوث فدائی، بلند پایہ، وفادار اور قبیلہ اوس کے رئیس اعظم حضرت سَعد بن مُعاذ رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اے اللہ! انصار پر رحم فرما اور انصار کے بیٹوں پر رحم فرما‘‘

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3/جولائی 2020ء بمطابق 3/وفا 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔
اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

گزشتہ خطبات سے حضرت سعد بن مُعاذؓ کا ذکر چل رہا تھا۔ جنگِ بدر میں عہدِ وفا کے اظہار کا ایک واقعہ جس کا گزشتہ خطبے میں بھی ذکر ہوا تھا اسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنے انداز میں بیان فرمایا ہے۔ آپؓ اس طرح فرماتے ہیں کہ ’’یہ ایک قدرتی بات ہے کہ جہاں عشق ہوتا ہے وہاں کوئی شخص بھی نہیں چاہتا کہ میرے محبوب کو کوئی تکلیف پہنچے اور کوئی بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کا محبوب لڑائی میں جائے بلکہ ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ محبوب لڑائی سے بچ جائے۔ اسی طرح صحابہؓ بھی اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ آپؐ لڑائی پر جائیں۔‘‘ صحابہؓ اس بات کو ناپسند نہیں کرتے کہ ہم لڑائی پر کیوں جائیں بلکہ ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لڑائی پر جانا ناپسند تھا اور یہ ان کی طبعی خواہش تھی جو ہر محب کو اپنے محبوب کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ تاریخ سے اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے قریب پہنچے تو آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ ہمارا مقابلہ قافلے سے نہیں بلکہ فوج کے ساتھ ہوگا۔ پھر آپؐ نے ان سے مشورہ لیا اور فرمایا کہ بتاؤ تمہاری کیا صلاح ہے؟ جب اکابر صحابہؓ نے آپؐ کی یہ بات سنی تو انہوں نے باری باری اٹھ اٹھ کر نہایت جاں نثارانہ تقریریں کیں اور عرض کیا ہم ہر خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ ایک اٹھتا اور تقریر کر کے بیٹھ جاتا۔ پھر دوسرا اٹھتا اور مشورہ دے کر بیٹھ جاتا۔ غرض جتنے بھی اٹھے انہوں نے یہی کہا کہ اگر ہمارا خدا ہمیں حکم دیتا ہے تو ہم ضرور لڑیں گے مگر جب کوئی مشورہ دے کر بیٹھ جاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے مجھے مشورہ دو اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ابھی تک جتنے صحابہؓ نے اٹھ اٹھ کر تقریریں کی تھیں اور مشورے دیے تھے وہ سب مہاجرین میں سے تھے مگر جب آپؐ نے بار بار یہی فرمایا کہ مجھے مشورہ دیا جائے تو سعد بن مُعاذؓ رئیس اوس نے آپؐ کا منشاء سمجھا اور انصار کی طرف سے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ کی خدمت میں مشورہ تو عرض کیا جا رہا ہے مگر آپؐ پھر بھی یہی فرماتے ہیں کہ مجھے مشورہ دو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ انصار کی رائے پوچھنا چاہتے ہیں۔ اس وقت تک اگر ہم خاموش تھے تو صرف اس لیے کہ اگر ہم لڑنے کی تائید کریں گے تو شاید مہاجرین یہ سمجھیں کہ یہ لوگ ہماری قوم اور ہمارے بھائیوں سے لڑنا اور ان کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ! شاید آپؐ کا بیعت عقبہ کے اس معاہدہ کے متعلق کچھ خیال ہے جس میں ہماری طرف سے یہ شرط پیش کی گئی تھی کہ اگر دشمن مدینے پر حملہ کرے گا تو ہم اس کا دفاع کریں گے لیکن اگر مدینہ سے باہر جا کر لڑنا پڑا تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ سعد بن مُعاذؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس وقت جبکہ ہم آپؐ کو مدینہ لائے تھے ہمیں آپؐ کے بلند مقام اور مرتبہ کا علم نہیں تھا۔ اب تو ہم نے اپنی آنکھوں سے آپؐ کی حقیقت کو دیکھ لیا ہے۔ اب اس معاہدے کی ہماری نظروں میں کچھ بھی حقیقت نہیں ہے یعنی جو بیعت عقبہ کے وقت معاہدہ ہوا تھا وہ تو دنیاوی لحاظ سے ایک عام معاہدہ تھا۔ اب جو ہم نے دیکھا ہے اور اس کے بعد ہماری روحانیت کی جو آنکھیں کھلی ہیں تو اس کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔‘‘ اس لیے آپ جہاں چاہیں چلیں ہم آپؐ کے ساتھ ہیں اور خدا کی قسم! اگر آپؐ ہمیں سمندر میں کود جانے کا حکم دیں تو ہم کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ یا رسول اللہؐ! ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔‘‘ (ایک آیت کی پُر معارف تفسیر، انوار العلوم، جلد 18، صفحہ 620-621)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۂ رعد کی آیت 12 جو اس طرح شروع ہوتی ہے کہ لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَ مِنۡ خَلۡفِہٖ (الرعد: 12) یعنی اس کیلئے اس کے آگے اور پیچھے چلنے والے محافظ مقرر ہیں۔ اس کی تفسیر فرماتے ہیں کہ

’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام زمانۂ نبوت اس حفاظت کا ثبوت دیتا ہے۔‘‘ جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا۔ آگے اور پیچھے ہم نے محافظ مقرر کیے ہوئے ہیں۔ ’’چنانچہ مکہ معظّمہ میں آپؐ کی حفاظت فرشتے ہی کرتے تھے ورنہ اس قدر دشمنوں میں گھرے ہوئے رہ کر آپؐ کی جان کس طرح محفوظ رہ سکتی تھی۔ ہاں مدینہ تشریف لانے پر دونوں قسم کی حفاظت آپؐ کو حاصل ہوئی۔ آسمانی فرشتوں کی بھی اور زمینی فرشتوں یعنی صحابہؓ کی بھی۔ بدر کی جنگ اس ظاہری اور باطنی حفاظت کی ایک نہایت عمدہ مثال ہے۔ حضوؐر جب مدینہ تشریف لے گئے تھے تو آپؐ نے اہلِ مدینہ سے معاہدہ کیا تھا کہ اگر آپ مدینہ سے باہر جا کر لڑیں گے تو مدینہ والے آپؐ کا ساتھ دینے پر مجبور نہ ہوں گے۔ بدر کی لڑائی میں آپؐ نے انصار اور مہاجرین سے لڑنے کے بارہ میں مشورہ فرمایا۔ مہاجرین بار بار آگے بڑھ کر مقابلہ کرنے پر زور دیتے تھے لیکن حضوؐر ان کی بات سن کر پھر فرما دیتے کہ اے لوگو مشورہ دو۔ جس پر ایک انصاری (سعد بن مُعاذؓ) نے کہا کیا حضورؐ کی مراد ہم سے ہے؟ حضوؐر نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا کہ بیشک ہم نے حضوؐر سے معاہدہ کیا تھا کہ اگر باہر جا کر لڑنے کا موقع ہوگا تو ہم حضورؐ کا ساتھ دینے پر مجبور نہ ہوں گے لیکن وہ وقت اَور تھا جبکہ ہم نے دیکھ لیا......‘‘ اب ’’جبکہ ہم نے دیکھ لیا کہ آپؐ خدا کے رسول برحق ہیں تو اب اس مشورہ کی کیا ضرورت ہے۔ اگر حضوؐر ہمیں حکم دیں تو ہم اپنے گھوڑے سمندر میں ڈال دیں گے۔ ہم اصحابِ موسیٰؑ کی طرح یہ نہ کہیں گے کہ تُو اور تیرا رب جا کر لڑو، ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم حضوؐر کے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے لڑیں گے اور دشمن آپؐ تک ہرگز نہ پہنچ سکے گا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔‘‘ آپؓ فرماتے ہیں کہ ’’یہ مخلصین بھی میرے نزدیک ان مُعَقِّبَاتْ میں سے تھے۔‘‘ یعنی ان محافظوں میں سے تھے ’’جو خدا تعالیٰ نے حضورؐ کی حفاظت کیلئے مقرر فرما دیے تھے۔ ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تیرہ جنگوں میں شریک ہوا ہوں مگر میرے دل میں بارہا یہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ میں بجائے ان لڑائیوں میں حصہ لینے کے اس فقرہ کا کہنے والا ہوتا جو سعد بن مُعاذؓ کے منہ سے نکلا تھا۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد 03 صفحہ 392) یعنی کہ اپنے عہدِ وفا کا فقرہ۔

جنگ بدر کے موقعے پر حضرت سعد بن مُعاذؓ کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ

’’جس جگہ اسلامی لشکر نے ڈیرہ ڈالا تھا وہ کوئی ایسی اچھی جگہ نہ تھی۔‘‘ جنگی لحاظ سے۔ ’’اس پر حُباب بن مُنذِرؓ نے آپؐ سے دریافت کیا کہ آیا خدائی الہام کے ماتحت آپؐ نے یہ جگہ پسند کی ہے یا محض فوجی تدبیر کے طور پر اسے اختیار کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بارہ میں کوئی خدائی حکم نہیں ہے۔ تم کوئی مشورہ دینا چاہتے ہو تو بتاؤ۔ حُباب نے عرض کیا تو پھر میرے خیال میں یہ جگہ اچھی نہیں ہے۔‘‘ جنگی لحاظ سے۔ ’’بہتر ہوگا کہ آگے بڑھ کر قریش سے قریب ترین چشمہ پر قبضہ کر لیا جاوے۔ میں اس چشمہ کو جانتا ہوں۔ اس کا پانی اچھا ہے اور عموماً ہوتا بھی کافی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور چونکہ ابھی تک قریش ٹیلہ کے پرے ڈیرہ ڈالے پڑے تھے اور یہ چشمہ خالی تھا مسلمان آگے بڑھ کر اس چشمہ پر قابض ہو گئے لیکن جیسا کہ قرآن شریف میں اشارہ پایا جاتا ہے اس وقت اس چشمہ میں بھی پانی زیادہ نہیں تھا اور مسلمانوں کو پانی کی قلت محسوس ہوتی تھی۔ پھر یہ بھی تھا کہ وادی کے جس طرف مسلمان تھے وہ ایسی اچھی نہ تھی کیونکہ اس طرف ریت بہت تھی جس کی وجہ سے پاؤں اچھی طرح جمتے نہیں تھے۔

جگہ کے انتخاب کے بعد سعد بن مُعاذؓ رئیسِ اوس کی تجویز سے صحابہؓ نے میدان کے ایک حصہ میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک سائبان سا تیار کر دیا اور سعدؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سائبان کے پاس باندھ کر عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! آپؐ اس سائبان میں تشریف رکھیں اور ہم اللہ کا نام لے کر دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اگر خدا نے ہمیں فتح دی تو یہی ہماری آرزو ہے'' تو الحمد للہ۔ ''لیکن اگر خدانخواستہ معاملہ دگرگوں ہوا تو آپؐ اپنی سواری پر سوار ہو کر جس طرح بھی ہو مدینہ پہنچ جائیں۔'' اس خیمہ کے ساتھ ہی اچھی قسم کی سواری، ایک اونٹ بھی باندھ کر رکھ دیا۔ پھر انہوں نے عرض کیا کہ آپؐ وہاں مدینہ پہنچ جائیں۔ ''وہاں ہمارے ایسے بھائی بند موجود ہیں جو محبت واخلاص میں ہم سے کم نہیں ہیں لیکن چونکہ ان کو یہ خیال نہیں تھا کہ اس مہم میں جنگ پیش آجائے گی اس لیے وہ ہمارے ساتھ نہیں آئے ورنہ ہرگز پیچھے نہ رہتے لیکن جب انہیں حالات کا علم ہوگا تو وہ آپؐ کی حفاظت میں جان تک لڑا دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ یہ سعدؓ کا جوشِ اخلاص تھا جو ہر حالت میں قابلِ تعریف ہے ورنہ بھلا خدا کا رسول اور میدان سے بھاگے!'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو جنگوں میں سب سے آگے ہوتے تھے۔ ''چنانچہ حنین کے میدان میں'' ہم دیکھتے ہیں کہ ''بارہ ہزار فوج نے پیٹھ دکھائی مگر یہ مرکز توحید اپنی جگہ سے متزلزل نہیں ہوا۔ بہر حال سائبان تیار کیا گیا'' جیسا کہ سعدؓ نے کہا تھا ''اور سعدؓ اور بعض دوسرے انصار اس کے گرد پہرہ دینے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ نے اسی سائبان میں رات بسر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات بھر خدا کے حضور گریہ وزاری سے دعائیں کیں اور لکھا ہے کہ سارے لشکر میں صرف آپؐ ہی تھے جو رات بھر جاگے۔ باقی سب لوگ باری باری اپنی نیند سو لیے۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ 356-357)

غزوۂ احد کے موقعے پر جمعے کی شب حضرت سعد بن مُعاذؓ، حضرت اُسید بن حُضیرؓ اور حضرت سعد بن عُبادہؓ مسجد نبوی میں ہتھیار پہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہرہ دیتے رہے۔ غزوۂ احد کے موقعے پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہو کر اور کمان کندھے پر ڈال کر اور نیزہ ہاتھ میں لے کر مدینے سے روانہ ہوئے تو دونوں سعدؓ یعنی حضرت سعد بن مُعاذؓ اور حضرت سعد بن عُبادہؓ آپ کے آگے آگے دوڑ رہے تھے۔ ان دونوں نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثانی، صفحہ 28 تا 30، غزوۃ رَسُول اللہِ، اُحداً، دار الکتب العربیۃ بیروت 1990ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ غزوۂ احد کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

''آپؐ صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت کے ہمراہ نمازِ عصر کے بعد مدینے سے نکلے۔ قبیلہ اوس اور خزرج کے رؤساء سعد بن مُعاذؓ اور سعد بن عُبادہؓ آپؐ کی سواری کے سامنے آہستہ آہستہ دوڑتے جاتے تھے اور باقی صحابہؓ آپؐ کے دائیں اور بائیں اور پیچھے چل رہے تھے۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ 486)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد سے مدینہ واپس آئے اور اپنے گھوڑے سے اترے تو آپؐ حضرت سعد بن مُعاذؓ اور حضرت سعد بن عُبادہؓ کا سہارا لیتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہوئے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 229، باب غزوہ اُحد ذکر رحیل رسول اللہ ﷺ الی المدینۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

حضرت سعد بن مُعاذؓ کی والدہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر محبت تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد سے واپسی پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی باگ حضرت سعد بن مُعاذؓ پکڑے ہوئے فخر سے چل رہے تھے۔ جنگ میں آپؓ کا بھائی بھی مارا گیا تھا۔ مدینہ کے قریب پہنچ کر حضرت سعدؓ نے اپنی ماں کو آتے ہوئے دیکھا اور کہا یارسول اللہؐ! میری ماں آرہی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کی عمر اس وقت کوئی اسّی بیاسی سال کی تھی۔ آنکھوں کا نور جا چکا تھا۔ بہت کمزور نظر تھی۔ دھوپ چھاؤں مشکل سے نظر آتی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر سن کر، مدینہ میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے تو یہ خبر سن کر وہ بڑھیا بھی لڑکھڑاتی ہوئی مدینہ سے باہر نکلی جارہی تھی۔ حضرت سعدؓ نے کہا یارسول اللہؐ! میری ماں آرہی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریب پہنچے تو آپؐ نے فرمایا میری سواری کو ٹھہرا لو۔ تمہاری ماں آرہی ہے وہاں اس کے قریب میری سواری کو کھڑا کر دو۔ جب آپؐ اس بوڑھی عورت کے قریب آئے تو اس نے اپنے بیٹوں کے متعلق کوئی خبر نہیں پوچھی۔ پوچھا تو یہ پوچھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ حضرت سعدؓ نے جواب دیا آپ کے سامنے ہیں۔ اس بوڑھی عورت نے اوپر نظر اٹھائی اور اس کی کمزور نگاہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر پھیل کر رہ گئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بی بی مجھے افسوس ہے تمہارا جوان بیٹا اس جنگ میں شہید ہو گیا ہے۔ بڑھاپے میں کوئی شخص ایسی خبر سنتا ہے تو اس کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں لیکن اس بڑھیا نے کیسا محبت بھرا جواب دیا کہ یارسول اللہؐ! آپؐ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ مجھے تو آپؐ کی خیریت کی فکر تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے یہ واقعہ بیان کیا اس کے بعد آپؓ نے احمدی خواتین کو مخاطب ہو کر فریضۂ تبلیغ پر توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہی وہ عورتیں تھیں جو اسلام کی اشاعت اور تبلیغ میں مردوں کے دوش بدوش چلتی تھیں اور یہی وہ عورتیں تھیں جن کی قربانیوں پر اسلامی دنیا فخر کرتی ہے۔ تمہارا بھی دعویٰ ہے، آج کل جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والی عورتیں ہیں، تمہارا بھی یہ دعویٰ ہے کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائی ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز ہیں۔ گویا دوسرے لفظوں میں تم صحابیات کی بروز ہو لیکن تم صحیح طور پر بتاؤ کہ کیا تمہارے اندر دین کا وہی جذبہ موجزن ہے جو صحابیات میں تھا؟ کیا تمہارے اندر وہی نور موجود ہے جو صحابیات میں تھا؟ کیا تمہاری اولادیں ویسی ہی نیک ہیں جیسی صحابیات کی تھیں؟ اگر تم غور کرو گی تو تم اپنے آپ کو صحابیات سے بہت پیچھے پاؤ گی۔ صحابیات نے تو جو قربانیاں کیں آج تک دنیا کے پردے پر اس کی مثال نہیں ملتی۔ ان کی قربانیاں جو انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر کیں اللہ تعالیٰ کو ایسی پیاری لگیں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت جلد ان کو کامیابی عطا کی اور دوسری قومیں جس کام کو صدیوں میں نہ کر سکیں ان کو صحابہ اور صحابیات نے چند سالوں کے اندر کر کے دکھا دیا۔

(ماخوذ از فریضۂ تبلیغ اور احمدی خواتین، انوار العلوم، جلد 18، صفحہ 400-401)

یہاں کیونکہ مخاطب آپ احمدی خواتین سے تھے اس لیے ان کا ذکر ہے ورنہ بے شمار جگہ پر ہمیشہ خلفاء یہ کہتے آئے ہیں، میں بھی بیشمار دفعہ کہہ چکا ہوں کہ ہمارے مردوں کو بھی وہی نمونے دکھانے پڑیں گے تبھی ہم جو دعویٰ کرتے ہیں اور جو اس دعویٰ کو لے کر اٹھے ہیں کہ دنیا میں اسلام کا پیغام پھیلانا ہے اور دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لے کے آنا ہے اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ جب ہماری قربانیاں اور ہمارے عمل اسکے مطابق ہوں گے جس کے نمونے صحابہؓ نے ہمارے سامنے قائم فرمائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''عیسائی دنیا مریم مگدلینی اور اس کی ساتھی عورتوں کی اس بہادری پر خوش ہے کہ وہ مسیح کی قبر پر صبح کے وقت دشمنوں سے چھپ کر پہنچی تھیں۔ میں ان سے کہتا ہوں آؤ اور ذرا میرے محبوب کے مخلصوں اور فدائیوں کو دیکھو کہ کن حالتوں میں انہوں نے اس کا ساتھ دیا اور کن حالتوں میں انہوں نے توحید کے جھنڈے کو بلند کیا۔ اس قسم کی فدائیت کی ایک اَور مثال بھی تاریخ میں ملتی ہے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء کو دفن کر کے مدینہ واپس گئے۔'' پھر ایک اَور موقع پر دوبارہ حضرت سعد بن مُعاذؓ کی والدہ کی یہی مثال دے رہے ہیں کہ شہداء کو دفن کر کے جب مدینہ واپس گئے۔ ''تو پھر عورتیں اور بچے شہر سے باہر استقبال کیلئے نکل آئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی باگ سعد بن مُعاذؓ مدینہ کے رئیس نے پکڑی ہوئی تھی اور فخر سے آگے آگے دوڑے جاتے تھے۔ شاید دنیا کو یہ کہہ رہے تھے کہ دیکھا ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیریت سے اپنے گھر واپس لے آئے۔ شہر کے پاس انہیں اپنی بڑھیا ماں جس کی نظر کمزور ہو چکی تھی آتی ہوئی ملی۔ احد میں اس کا ایک بیٹا عَمرو بن مُعاذؓ بھی مارا گیا تھا۔ اسے دیکھ کر سعد بن مُعاذؓ نے کہا یارسول اللہؐ! اُمّی۔ اے اللہ کے رسولؐ! میری ماں آرہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی برکتوں کے ساتھ آئے۔ بڑھیا آگے بڑھی اور اپنی کمزور پھٹی آنکھوں سے اِدھر اُدھر دیکھا کہ کہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل نظر آجائے۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ پہچان لیا اور خوش ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مائی! مجھے تمہارے بیٹے کی شہادت پر تم سے ہمدردی ہے۔ اس پر نیک عورت نے کہا حضورؐ! جب میں نے آپ کو سلامت دیکھ لیا تو سمجھو کہ میں نے مصیبت کو بھون کر کھالیا۔ ''مصیبت کو بھون کر کھالیا'' کیا عجیب محاورہ ہے۔ محبت کے کتنے گہرے جذبات پر دلالت کرتا ہے۔ غم انسان کو کھا جاتا ہے۔ وہ عورت جس کے بڑھاپے میں اس کا عصائے پیری ٹوٹ گیا کس بہادری سے کہتی ہے کہ میرے بیٹے کے غم نے مجھے کیا کھانا ہے جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو میں اس غم کو کھا جاؤں گی۔ میرے بیٹے کی موت مجھے مارنے کا موجب نہیں ہوگی بلکہ یہ خیال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس نے جان دی۔'' یہ خیال تو ''میری قوت کے بڑھانے کا موجب ہوگا۔'' میری طاقت کو بڑھانے کا موجب ہوگا۔ حضرت مصلح موعود انصار کی تعریف کرتے ہوئے اور ان کو دعا دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''اے انصار! میری جان تم پر فدا ہو۔ تم کتنا ثواب لے گئے۔''

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20، صفحہ 256-257)

کعب بن اشرف کو اس کی ریشہ دوانیوں، اسلام کے خلاف بغض اور دشمنی پھیلانے حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش کرنے پر جو قتل کی سزا کا فیصلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس میں بھی بحیثیت سردار قبیلہ انصار کے، سردار قبیلہ کے طور پر حضرت سعد بن مُعاذؓ کے مشورے کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ اس کی تفصیل یعنی اس سزا کے عمل درآمد ہونے اور کعب بن اشرف کے قتل کی یہ تفصیل جو ہے وہ میں کچھ عرصہ پہلے دو صحابہ کے ذکر میں بیان کر چکا ہوں (خطبہ جمعہ 7؍دسمبر 2018ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 28؍دسمبر 2018ء اور خطبہ جمعہ 7؍فروری 2020ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 28؍فروری 2020ء) تاہم اس کا کچھ حصہ یہاں بھی بیان کرتا ہوں جس کا تعلق حضرت سعد بن مُعاذؓ سے ہے۔ اور یہ جو مَیں بیان کروں گا اس میں بھی کچھ اخذ کیا ہے اور کچھ اقتباس میں نے سیرت خاتم النبیینؐ سے ہی لیا ہے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے تو کعب بن اشرف نے دوسرے یہودیوں کے ساتھ مل کر اس معاہدہ میں شرکت کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہود کے درمیان باہمی دوستی اور امن وامان اور مشترکہ دفاع کے متعلق تحریر کیا گیا تھا مگر اندر ہی اندر کعب کے دل میں بغض وعداوت کی آگ سلگنے لگ گئی اور اس نے خفیہ چالوں اور مخفی سازباز سے اسلام اور بانی اسلام کی مخالفت شروع کر دی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ کعب ہر سال یہودی علماء ومشائخ کو بہت سی خیرات دیا کرتا تھا۔ اس نے ایک دن ان مشائخ سے انکی مذہبی کتابوں کی رو سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کیا کہ تمہارا کیا خیال ہے یہ سچا ہے کہ نہیں؟ انہوں نے کہا

کہ بظاہر تو یہ وہی نبی معلوم ہوتا ہے جس کا ہمیں وعدہ دیا گیا تھا، ہماری تعلیم میں ذکر ہے۔ کعب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسلام کا بڑا سخت مخالف تھا۔ اس جواب پر وہ بہت بگڑ گیا اور ان کو سخت سست کہہ کر، برا بھلا کہہ کر وہاں سے رخصت کر دیا اور جو خیرات انہیں دیا کرتا تھا وہ بھی نہ دی۔ جب خیرات بند ہو گئی، جو ان کا وظیفہ جاری تھا وہ بند ہو گیا تو کچھ عرصہ بعد انہوں نے کعب کے پاس جا کر کہا کہ ہم نے دوبارہ غور کیا ہے۔ پیسے کو تو مولوی آج بھی نہیں چھوڑتا یہی حال اُن کا تھا۔ انہوں نے کہا جی ہم نے دوبارہ غور کیا ہے دراصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی نہیں ہیں جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اس پر اس نے خوش ہو کر ان کا وظیفہ دوبارہ جاری کر دیا۔ وہ جو خیرات دیتا تھا دے دی۔

بہرحال یہ تو معمولی بات تھی کہ یہودی علماء کو اپنے ساتھ ملا لیا لیکن خطرناک بات جو تھی وہ یہ تھی کہ جنگ بدر کے بعد اس نے ایسا رویہ اختیار کیا جو سخت مفسدانہ اور فتنہ انگیز تھا اور جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کیلئے نہایت خطرناک حالات پیدا ہو گئے تھے۔ جب بدر کے موقع پر مسلمانوں کو ایک غیر معمولی فتح نصیب ہوئی اور رؤسائے قریش اکثر مارے گئے تو کعب نے سمجھ لیا کہ اب یہ نیا دین یونہی مٹتا نظر نہیں آتا۔ پہلے تو ہمارا خیال تھا آپ ہی ختم ہو جائے گا۔ نہیں اب نہیں۔ لگتا ہے کہ یہ پھیلے گا۔ چنانچہ بدر کے بعد اس نے ہر طرح اپنی پوری کوشش کی کہ اسلام کے مٹانے اور تباہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے، کوئی دقیقہ نہ چھوڑا جائے اور یہ تہیہ کر لیا کہ میں نے اسلام کو تباہ و برباد کرنا ہی کرنا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ بدر میں مسلمانوں کی فتح کے بعد تو وہ غیظ و غضب سے بہت زیادہ بھر گیا تھا۔ اس نے اس غصہ کی وجہ سے جب فیصلہ کیا کہ میں نے اسلام کو تباہ کرنا ہی کرنا ہے تو اس نے فوراً سفر کی تیاری کر کے مکہ کی راہ لی۔ وہاں جا کر اپنی چرب زبانی اور شعر گوئی کے زور سے قریش کے دلوں کی سلگتی ہوئی آگ کو شعلہ بار کر دیا اور بھڑکا دیا۔ ان کے دل میں مسلمانوں کے خون کی نہ بجھنے والی پیاس پیدا کر دی۔ تم شکست کھا گئے۔ تمہارے لیڈروں کو انہوں نے مار دیا۔ تم اب بیٹھے ہو۔ جاؤ اور بدلہ لو۔ وہ بھڑک اٹھے۔ اپنی تقریروں سے اور شعروں سے ان کے سینے جذباتِ انتقام اور عداوت سے بھر دیے۔ جب کعب کی اشتعال انگیزی سے ان کے احساسات میں ایک انتہائی درجہ کی بجلی پیدا ہو گئی تو اس نے ان کو خانہ کعبہ کے صحن میں لے جا کر اور کعبہ کے پردے ان کے ہاتھوں میں دے دے کر ان سے قسمیں لیں کہ جب تک اسلام اور بانیٔ اسلام کو صفحۂ دنیا سے ملیا میٹ نہ کر دیں گے اس وقت تک چین نہیں لیں گے۔ مکہ میں یہ آتش فشاں فضا پیدا کرنے کے بعد اس نے یہیں بس نہیں کی بلکہ اس بدبخت نے دوسرے قبائلِ عرب کا رخ کیا اور پھر قوم بقوم ہر قبیلے میں پھر پھر کر مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا۔ پھر مدینہ میں واپس آ کر وہاں اپنی اسلام مخالف سرگرمیاں تیز کیں اور غیر مسلموں میں اپنے جوش دلانے والے اشعار میں اور خاص طور پر یہودیوں میں بھی گندے اور فحش طریق پر مسلمان خواتین کا ذکر کیا اور صرف یہاں تک نہیں کہ مخالفت کی آگ بھڑکائی بلکہ آخر میں اس نے یہ بھی کوشش کی بلکہ سازش کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا جائے اور آپؐ کو کسی دعوت کے بہانے سے اپنے مکان پر اس نے بلایا اور چند نوجوان یہودیوں سے آپؐ کے قتل کروانے کا منصوبہ باندھا۔ خدا کے فضل سے وقت پر اطلاع ہو گئی۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے اطلاع دے دی اور اس کی سازش کامیاب نہیں ہوئی۔ جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی اور کعب کے خلاف جو معاہدہ کیا ہوا تھا اس کی عہد شکنی اور جو حکومت قائم تھی اس کے خلاف بغاوت، تحریک جنگ، فتنہ پردازی، فحش گوئی اور سازشِ قتل کے الزامات پایہ ثبوت کو پہنچ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس بین الاقوام معاہدہ کی رو سے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں تشریف لانے کے بعد اہالیانِ مدینہ میں ہوا تھا، مدینہ کی جمہوری سلطنت کے آپؐ صدر اور حاکم اعلیٰ تھے، آپؐ نے یہ فیصلہ فرما دیا کہ کعب بن اشرف اپنی کارروائیوں کی وجہ سے واجب القتل ہے اور اپنے بعض صحابہ کو ارشاد فرمایا کہ اسے قتل کر دیا جاوے۔ بعض حالات اور حکمت کے تقاضے کے تحت آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ کعب کو برملا طور پر قتل نہ کیا جائے بلکہ چند لوگ خاموشی کے ساتھ کوئی مناسب موقع نکال کر اسے قتل کر دیں اور یہ ڈیوٹی آپؐ نے قبیلہ اوس کے ایک مخلص صحابی محمد بن مَسْلمہؓ کے سپرد فرمائی اور انہیں تاکید فرمائی کہ جو طریق بھی اختیار کرو قبیلہ اوس کے رئیس جو سعد بن مُعاذؓ ہیں ان سے ضرور مشورہ کریں۔ چنانچہ محمد بن مسلمہؓ نے سعد بن مُعاذؓ کے مشورہ سے ابو نائلہ اور دو تین اور صحابیوں کو اپنے ساتھ لیا اور کعب کے قتل کی سزا کو عملی جامہ پہنایا۔ اس کی جو بھی حکمت تھی یا قتل کا طریق اختیار کیا گیا تھا اسکی تفصیل جیسا کہ میں نے کہا ہے میں گذشتہ بعض صحابہ کے ذکر میں بیان کر چکا ہوں۔

(خطبہ جمعہ 7/دسمبر 2018ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 28/دسمبر 2018ء اور خطبہ جمعہ 7/فروری 2020ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 28/فروری 2020ء)

بہرحال جو حکمت اختیار کی گئی تھی اس کے تحت اس کو رات کے وقت گھر سے نکال کر قتل کیا گیا تھا۔ اس کے قتل کی خبر جو مشہور ہوئی تو صبح کے وقت شہر میں ایک سنسنی پھیل گئی اور یہودی لوگ سخت جوش میں آ گئے۔ اور دوسرے دن صبح کے وقت یہودیوں کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ ہمارا سردار کعب بن اشرف اس طرح قتل کر دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی باتیں سن کر فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ کعب کس کس جرم کا مرتکب ہوا ہے؟ قتل ہوا ہے ہاں ٹھیک ہے لیکن اس کے جرم تھے جس کی سزا اس کو ملی ہے۔ پھر آپؐ نے اجمالاً ان کو کعب کی عہد شکنی اور تحریک جنگ اور فتنہ انگیزی اور فحش گوئی اور سازش قتل وغیرہ کی کارروائیاں یاد کروائیں جس پر یہ لوگ ڈر کر خاموش ہو گئے۔ انہیں، سب کو پتہ تھا کہ یہ سب کچھ یہ کرتا رہا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہیں چاہیے کم از کم آئندہ کے لیے امن اور تعاون کے ساتھ رہو اور عداوت اور فتنہ و فساد کا بیج نہ بوؤ۔ چنانچہ یہود کی رضامندی کے ساتھ آئندہ کے لیے ایک نیا معاہدہ لکھا گیا اور یہود نے مسلمانوں کے ساتھ امن و امان کے ساتھ رہنے اور فتنہ و فساد کے طریقوں سے بچنے کا از سر نو وعدہ کیا۔ اور یہ نیا معاہدہ لکھا گیا۔ تاریخ میں کسی جگہ بھی مذکور نہیں ہے کہ اس کے بعد یہودیوں نے کبھی کعب بن اشرف کے قتل کا ذکر کر کے مسلمانوں پر الزام قائم کیا ہو کیونکہ ان کے دل محسوس کرتے تھے کہ کعب اپنی مستحق سزا کو پہنچا ہے۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ 467 تا 471)

یہ سزا تھی جو اسے دی گئی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار کیا کہ ہم نے نہیں کیا، ہمیں پتہ نہیں، بلکہ سارا کچھ گنوایا اور ظاہر تھا یہ آپؐ کا فیصلہ تھا۔ آپؐ سربراہ حکومت تھے اور اس میں دو سردار جو مدینے کے رئیس تھے ان کی رائے بھی شامل تھی جو مسلمان تھے سعد بن مُعاذؓ وغیرہ۔

یہودی قبیلہ بنو نضیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پتھر گرا کر دھوکے سے ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ہمراہ اس قبیلہ کی طرف گئے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً واپس مدینہ تشریف لے آئے۔ بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیلے کے محاصرے کا حکم دیا۔ ربیع الاول چار ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خود حفاظتی کے خیال سے مجبور ہو کر بنو نضیر کے خلاف فوج کشی کرنی پڑی جس کے نتیجہ میں بالآخر یہ قبیلہ مدینہ سے جلا وطن ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ بنو نضیر کا اموال غنیمت ملا تو آپؐ نے حضرت ثابت بن قیسؓ کو بلا کر فرمایا کہ میرے لیے اپنی قوم کو بلاؤ۔ حضرت ثابتؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا خزرج کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام انصار کو بلا لو کسی بھی قبیلے کے ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اوس اور خزرج کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خطاب کیا۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جس کا وہ اہل ہے۔ پھر انصار کے مہاجرین پر کیے جانے والے احسانوں یعنی انصار کے مہاجرین کو اپنے گھر میں ٹھہرانے اور انصار کے مہاجرین کو اپنی جانوں پر ترجیح دینے کا ذکر فرمایا کہ کس طرح انصار نے مہاجرین پر احسان کیا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اگر تم پسند کرو تو میں بنو نضیر سے حاصل ہونے والا مال فَے تم میں اور مہاجرین میں تقسیم کر دوں۔ مہاجرین حسب سابق تمہارے گھروں میں اور اموال میں رہیں گے۔ غنیمت کا جو مال ملا ہے آدھا آدھا تقسیم کر لو لیکن اس کا یہ ہے کہ جس طرح وہ پہلے تمہارے گھروں میں رہ رہے ہیں اور جو تم ان سے احسان کا سلوک کر رہے ہو وہ کرتے رہو۔ مال یہ آدھا آدھا لے لو۔ لیکن دوسری صورت کیا ہے کہ اگر تم پسند کرو تو یہ اموال مَیں مہاجرین میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ انصار کو کچھ نہیں دیتا۔ سارا مال جو ملا ہے وہ مہاجرین میں تقسیم کر دیتا ہوں پھر وہ تمہارے گھروں سے نکل جائیں گے۔ پھر تمہارے گھروں میں نہیں رہیں گے۔ اپنا اپنا انتظام کریں کیونکہ اب ان کو مال مل گیا ہے۔ اس پر حضرت سعد بن عُبادہؓ اور حضرت سعد بن مُعاذؓ نے آپس میں بات کی۔ دونوں نے مشورہ کیا اور دونوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ یہ اموال مہاجرین میں تقسیم فرما دیں۔ مہاجرین میں مال تقسیم کر دیں لیکن ساتھ یہ بھی کہا کہ وہ حسب سابق ہمارے گھروں میں رہیں گے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ مال لینے کے بعد وہ ہمارے گھروں سے نکل جائیں۔ جو جس طرح ہمارے گھروں میں رہ رہے ہیں اور جس طرح مؤاخات کا وہ سلسلہ قائم ہے اب بھی وہی قائم رہے گا۔ اور انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم راضی ہیں اور ہمارا سر تسلیم خم ہے۔ اگر سارا مال آپؐ مہاجرین میں تقسیم کر دیں تو اس بات پر کوئی ہمیں شکوہ نہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! انصار پر رحم فرما اور انصار کے بیٹوں پر رحم فرما۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ فَے مہاجرین میں تقسیم فرما دیا اور انصار میں سے کسی کو بھی اس میں سے کچھ نہیں دیا سوائے دو ضرورت مند آدمیوں کے۔ وہ دونوں سَہْل بن حُنَیف اور اَبُودُجَانہ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن مُعاذؓ کو ابن ابی حقیق یہودی کی تلوار عطا کی اور اس تلوار کی یہودیوں میں بڑی شہرت تھی۔ پھر حضرت

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
”ہمیشہ خلافت احمدیہ کے
بابرکت نظام کے ساتھ منسلک رہیں اور وفا کا تعلق رکھیں“
(خصوصی پیغام جلسہ سالانہ ہنڈوراس 2020ء)
طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
”احیائے اسلام کا فعل اور دنیا میں امن صرف
نظام خلافت کے ساتھ وابستہ رہ کر ہی قائم ہو سکتا ہے“
(خصوصی پیغام جلسہ سالانہ ہنڈوراس 2020ء)
طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

مُعاذؓ کو ایک تلوار دی۔(اٹلس سیرت نبوی ﷺ ،صفحہ 264-265)(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 325، ذکر خروج بنی النضیر من آرضھم ،دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

جب افک کا واقعہ ہوا اور حضرت عائشہؓ پر الزام لگایا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کے خاندان کو بڑی تکلیف سے گزرنا پڑا اور اسی دوران میں کچھ عرصہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے سامنے ایک موقع پر منافقین کے اس غلط رویے کا ذکر کیا تو اس وقت بھی حضرت سعد بن مُعاذؓ نے بے لوث فدائیت کا اظہار فرمایا تھا۔ یہ واقعہ بڑی تفصیل سے حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا ہوا ہے جو ایک صحابی حضرت مِسْطَحْ کے ذکر میں پہلے مَیں تفصیل سے بیان کر چکا ہوں۔ تاہم حضرت سعدؓ سے متعلقہ حصہ یہاں میں پیش کر دیتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران میں گھر سے باہر تشریف لا کر صحابہ کو جمع کیا اور فرمایا کوئی ہے جو مجھے اس شخص سے بچائے جس نے مجھے دکھ دیا ہے۔ اس سے آپؐ کی مراد عبداللہ بن اُبَیبن سلول سے تھی۔ حضرت سعد بن مُعاذؓ جو اوس قبیلے کے سردار تھے کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ! اگر وہ شخص ہم میں سے ہے تو ہم اس کو مارنے کیلئے تیار ہیں اور اگر وہ خزرج میں سے ہے تب بھی اس کو مارنے کیلئے تیار ہیں۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد 6، صفحہ 268-270)

غزوۂ خندق کے دوران ابوسفیان نے بنونَضیر کے رئیس حُیَیْ کو بنوقُریظہ کے رئیس کعب بن اسد کے پاس بھیجا کہ مسلمانوں سے کیے گئے معاہدے کو ختم کر دو۔ جب وہ نہ مانا تو سبز باغ دکھا کر اور مسلمانوں کی تباہی کا یقین دلا کر مسلمانوں سے کیے گئے معاہدے پر عمل نہ کرنے پر راضی کر لیا بلکہ اس بات پر بھی راضی کر لیا کہ وہ کفارِ مکہ کے مددگار بن جائیں گے۔

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بنوقریظہ کی اس خطرناک غداری کا علم ہوا تو آپؐ نے پہلے تو دو تین دفعہ خفیہ خفیہ زبیر بن العوام کو دریافت حالات کیلئے بھیجا اور پھر باضابطہ طور پر قبیلہ اوس و خزرج کے رئیس سعد بن مُعاذؓ اور سعد بن عُبادہؓ اور بعض دوسرے بااثر صحابہ کو ایک وفد کے طور پر بنوقریظہ کی طرف روانہ فرمایا اور ان کو یہ تاکید فرمائی کہ اگر کوئی تشویشناک خبر ہو تو واپس آ کر اس کا برملا اظہار نہ کریں بلکہ اشارہ کنایہ سے کام لیں تاکہ لوگوں میں تشویش نہ پیدا ہو۔ جب یہ لوگ بنوقریظہ کے مساکن میں پہنچے اور ان کے رئیس کعب بن اسد کے پاس گئے تو وہ بدبخت ان کو نہایت مغرورانہ انداز سے ملا اور سَعْدَیْن کی طرف‘‘ یعنی سعد بن مُعاذؓ اور سعد بن عُبادہؓ کی طرف ’’سے معاہدہ کا ذکر ہونے پر وہ اور اس کے قبیلہ کے لوگ بگڑ کر بولے کہ جاؤ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ہمارے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہے۔‘‘ ہم نے کوئی معاہدہ نہیں کیا۔’’یہ الفاظ سن کر صحابہ کا یہ وفد وہاں سے اٹھ کر چلا آیا اور سعد بن مُعاذؓ اور سعد بن عُبادہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مناسب طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حالات سے اطلاع دی۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ 584-585)

بہرحال اس وقت تو ان کی یہ حرکت مسلمانوں کیلئے بڑا دھچکا تھی۔ چاروں طرف سے مکے کے کفار نے مدینے کو گھیرا ہوا تھا۔ کفارِ مکہ سے جنگ کی حالت کی وجہ سے اس قبیلے کے خلاف کوئی کارروائی بھی نہیں ہو سکتی تھی لیکن جنگ کے اختتام پر جب شہر میں واپس آئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کشفی رنگ میں بنوقریظہ کی غداری اور بغاوت کی سزا دینے کا بتایا۔ یہ حکم ہوا کہ ان کو سزا ملنی چاہیے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام اعلان فرمایا کہ بنوقریظہ کے قلعوں کی طرف روانہ ہو جائیں اور نمازِ عصر وہیں پہنچ کر ادا ہو اور آپؐ نے حضرت علیؓ کو صحابہؓ کے ایک دستے کے ساتھ فوراً آگے روانہ کر دیا۔ اس جنگ کی تفصیل کچھ لمبی ہے جس میں حضرت سعد بن مُعاذؓ کا بھی آخر پر فیصلہ کرنے میں کردار ہے۔ اب وقت نہیں۔ اس لیے آئندہ ان شاء اللہ یہ تفصیل بیان کروں گا۔

......☆......☆......☆......

بقیہ (سیرۃ المہدی) از صفحہ نمبر 13

پڑتی ہے۔

مَیں کبھی بھی آپؑ سے الگ نہیں ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی بیعت لدھیانہ میں لی تھی ۔ پہلے دن چالیس آدمیوں نے بیعت کی تھی پھر جب آپ گھر میں آئے تو بعض عورتوں نے بیعت کی ۔سب سے پہلے مولوی صاحب (حضرت مولوی نورالدین صاحب) نے بیعت کی تھی۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ آپ نے کب بیعت کی؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا میرے متعلق مشہور ہے کہ میں نے بیعت سے توقف کیا اور کئی سال بعد بیعت کی۔ یہ غلط ہے بلکہ میں کبھی بھی آپ سے الگ نہیں ہوئی ہمیشہ آپ کے ساتھ رہی اور شروع سے ہی اپنے آپکو بیعت میں سمجھا اور اپنے لئے باقاعدہ الگ بیعت کی ضرورت نہیں سمجھی ۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ ابتدائی بیعت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ نہ تھا بلکہ عام مجددانہ طریق پر آپ بیعت لیتے تھے ۔خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ حضرت مولوی صاحب کے علاوہ اور کس کس نے پہلے دن بیعت کی تھی ؟ والدہ صاحبہ نے میاں عبداللہ صاحب سنوری اور شیخ حامد علی صاحب کا نام لیا۔

دعویٰ مسیحیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعویٰ مسیحیت شائع کرنے لگے تو اس وقت آپ قادیان میں تھے آپ نے اسکے متعلق ابتدائی رسالے یہیں لکھے پھر آپ لدھیانہ تشریف لے گئے اور وہاں سے دعویٰ شائع کیا ۔والدہ صاحبہ نے فرمایا دعویٰ شائع کرنے سے پہلے آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میں ایسی بات کا اعلان کرنے لگا ہوں جس سے ملک میں مخالفت کا بہت شور پیدا ہوگا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا اس اعلان پر بعض ابتدائی بیعت کرنے والوں کو بھی ٹھوکر لگ گئی۔

الہام فوراً تحریر کر لیتے تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ میں میر حامد شاہ صاحب کے مکان پر تھے اور سو رہے تھے میں نے آپ کی زبان پر ایک فقرہ جاری ہوتے سنا۔ میں نے سمجھا کہ الہام ہوا ہے پھر آپ بیدار ہو گئے تو میں نے کہا کہ آپ کو یہ الہام ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں تم کو کیسے معلوم ہوا؟ میں نے کہا مجھے آواز سنائی دی تھی ۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ الہام کے وقت آپ کی کیا حالت ہوتی تھی؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور ماتھے پر پسینہ آجاتا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے مکان کے چھوٹے صحن میں (یعنی جو والدہ صاحبہ کا موجودہ صحن ہے) ایک لکڑی کے تخت پر تشریف رکھتے تھے غالباً صبح یا شام کا وقت تھا آپ کو کچھ غنودگی ہوئی تو آپ لیٹ گئے پھر آپ کے ہونٹوں سے کچھ آواز سنی گئی جس کو ہم سمجھ نہیں سکے پھر آپ بیدار ہوئے تو فرمایا مجھے اس وقت یہ الہام ہوا ہے۔ مگر خاکسار کو وہ الہام یاد نہیں رہا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ جب آپ کو الہام ہوتا تھا تو اس کے بعد آپ غنودگی سے فوراً بیدار ہو جاتے تھے اور اسے تحریر کر لیتے تھے۔ اوائل میں اپنی کسی عام کتاب پر نوٹ کر لیا کرتے تھے۔ پھر آپ نے ایک بڑے سائز کی کاپی بنوالی اس کے بعد ایک چھوٹی مگر ضخیم نوٹ بک بنوالی تھی ۔خاکسار نے پوچھا کہ اب وہ نوٹ بک کہاں ہے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا تمہارے بھائی (بھائی سے مراد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ہیں) کے پاس ہے اور خاکسار کے ماموں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بھی بیان کرتے تھے کہ میں نے ایک دفعہ حضرت صاحب کو الہام ہوتے دیکھا تھا۔

بالعموم لکھتے ہوئے ٹہلتے بھی جاتے تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر کا کام آخری زمانہ میں ٹیڑھے نب سے کیا کرتے تھے اور بغیر خطوط کا سفید کاغذ استعمال فرماتے تھے۔ آپ کی عادت تھی کہ کاغذ لے کر اس کی دو جانب شکن ڈال لیتے تھے تاکہ دونوں طرف سفید حاشیہ رہے اور آپ کالی روشنائی سے بھی لکھ لیتے تھے اور بلیو، بلیک سے بھی اور مٹی کا اُپلہ سا بنوا کر اپنی دوات اس میں نصب کروا لیتے تھے تاکہ گرنے کا خطرہ نہ رہے۔ آپ بالعموم لکھتے ہوئے ٹہلتے بھی جاتے تھے یعنی ٹہلتے بھی جاتے تھے اور لکھتے بھی اور دوات ایک جگہ رکھ دیتے تھے جب اس کے پاس سے گزرتے نب کو تر کر لیتے۔ اور لکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی تحریر کو پڑھتے بھی جاتے تھے اور آپ کی عادت تھی کہ جب آپ اپنے طور پر پڑھتے تھے تو آپ کے ہونٹوں سے گنگنانے کی آواز آتی تھی اور سننے والا الفاظ صاف نہیں سمجھ سکتا تھا۔ خاکسار نے مرزا سلطان احمد صاحب کو پڑھتے سنا ہے انکا طریق حضرت صاحب کے طریق سے بہت ملتا ہے۔ آپ کی تحریر پختہ مگر شکستہ ہوتی تھی۔ جس کو عادت نہ ہو وہ صاف نہیں پڑھ سکتا تھا۔ لکھے ہوئے کو کاٹ کر بدل بھی دیتے تھے۔ چنانچہ آپ کی تحریر میں کئی جگہ کٹے ہوئے حصّے نظر آتے تھے اور آپکا خط بہت باریک ہوتا تھا۔

(سیرۃ المہدی، جلد 1، صفحہ 12 تا 18، مطبوعہ قادیان 2007)

......☆......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

’’ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے‘‘

’’تیرے ہی ہاتھ سے اور تیرے ہی زمانہ میں دین اسلام کی فوقیت دوسرے دینوں پر ثابت ہوگی‘‘

’’سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں‘‘

خلیفۃ المسیح کے خطبات نے مجھے ہلا کر رکھ دیا، آج اگر اسلام کی تعلیم کسی کے پاس ہے تو وہ خلیفۃ المسیح کے پاس ہے

جس طرح آپ اپنے خطبات اور خطابات کے ذریعہ مسلمانوں کی تربیت اور رہنمائی کر رہے ہیں یوں لگتا ہے کہ ہمارے دلوں کے تمام راز آپ کے پاس ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل کو مانگنے کیلئے شرطیں نہیں لگانی چاہئیں، پہلے اللہ تعالیٰ کی بات مانو پھر اللہ تعالیٰ فضل بھی فرماتا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے تکمیلِ اشاعتِ دین کے سلسلے میں مشرق ومغرب سے سعید روحوں کے احمدیت میں داخل ہونے کا تذکرہ

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ فرانس کے موقع پر 6؍اکتوبر 2019ء بروز اتوار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا (بیت العطاء) تغی شاتو، فرانس میں اختتامی اجلاس سے بصیرت افروز خطاب

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ
وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔
الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔
اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ
الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۬ۙ
غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ (المجادلۃ:22) اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔

اللہ یقیناً طاقتور اور غالب ہے۔ اللہ تعالیٰ جب انبیاء کو مبعوث فرماتا ہے تو فوری طور پر ساتھ ہی انہیں کامیابیاں ملنی شروع نہیں ہو جاتیں بلکہ مخالفین کی طرف سے مخالفت کی آندھیاں چلتی ہیں یوں لگتا ہے کہ بس اب ختم ہوا کہ اب۔ تمام انبیاء کی تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ مخالفین اپنی انتہا تک زور لگا لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر پھر انہیں ہی ختم کرتی ہے اور انبیاء کامیاب ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ اور اس کا رسول ہی غالب آئیں گے اور دشمن ناکام ونامراد ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو بھی بدترین مخالفت میں سے گزرنا پڑا اور مخالفین کا خیال تھا کہ ان چند نہتے اور غریب لوگوں کو ہم بڑی آسانی سے اپنے پاؤں تلے کچل دیں گے، ان کو ختم کر دیں گے لیکن ہوا کیا! وہ لوگ خود ہی کچلے گئے اور پھر اس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق نے جب مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بھیجا، کوئی خود ساختہ دعویٰ نہیں تھا آپؑ کا تو پھر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بھی جہاں بہت سی خوشخبریوں سے نوازا، جماعت کی ترقی کی خبر دی، آپؑ کی مدد اور تائید کی خبر دی، تکمیل اشاعتِ ہدایت کے وعدہ کے پورا ہونے کی خبر دی، آپ کو فتح اور غلبے کی خبر دی، مخالفین کی ناکامیوں کی بھی خبر دی۔ چنانچہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ کا الہام 1883ء سے لے کر 1906ء تک مختلف اوقات میں متعدد بار آپؑ کو ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے تسلی دی کہ اس مخالفت کے باوجود، مخالفین کے تمام حیلوں کے باوجود، حکومتوں کے آپؑ کے خلاف ہونے کے باوجود، ہر مذہب اور مسلمانوں کے تمام فرقوں کے آپؑ کے خلاف تمام تر کوششوں کے باوجود اللہ تعالیٰ آپؑ کو کامیابیاں عطا فرمائے گا اور آپؑ کی جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد جگہ اس بات کو مختلف موقعوں اور مختلف پیرایوں میں بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’لفظ کَتَبَ سنت اللہ پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ وہ اپنے رسولوں کو ضرور ہی غلبہ دیا کرتا ہے۔ درمیانی دشواریاں کچھ شئے نہیں ہوتیں‘‘ مشکلات آتی ہیں درمیان میں لیکن وہ کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ’’اگرچہ وہ ضَاقَتۡ عَلَیۡھِمُ الۡاَرۡضُ (التوبہ: 118) کا ہی مصداق کیوں نہ ہو۔‘‘ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 344، ایڈیشن 1984ء) یعنی زمین ان پر تنگ ہو جاتی ہے۔ بظاہر یہی لگتا ہے کہ اب کوئی بچنے کا راستہ نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا آخری فیصلہ اپنے فرستادوں کے حق میں ہی ہوتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور اپنے دعویٰ کی سچائی اور کامیابی کے بارے میں بڑے پُرزور الفاظ میں فرماتے ہیں کہ ’’خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ مَیں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے۔ بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔‘‘ (نزول المسیح، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 380-381)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں کہ ’’کیا یہ لوگ اپنی روگردانی سے خدا کے سچے ارادہ کو روک دیں گے جو ابتداء سے تمام نبی اس پر گواہی دیتے آئے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ خدا کی یہ پیشگوئی عنقریب سچی ہونے والی ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 8)

پھر اپنی کتاب انجام آتھم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکُوۡنُوۡنَ لِلّٰہِ فَیَکُوۡنَ اللّٰہُ لَھُمۡ۔ اَلَا اِنَّ اَوۡلِیَاءَ اللّٰہِ ھُمُ الۡغَالِبُوۡنَ فِیۡ مَاٰلِ الۡاَمۡرِ عَلَی الۡمُخَالِفِیۡنَ۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡزِیۡ عِبَادَہُ الۡمَاۡمُوۡرِیۡنَ۔‘‘

(انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 265)

وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا ہو جاتا ہے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہی آخرکار اپنے مخالفوں پر غالب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ابتدا سے ہی لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہوتے رہیں گے فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے مامور بندوں کو کبھی بھی بے مدد نہیں چھوڑتا۔

پھر ایک موقعے پر ایک مجلس میں آپؑ نے فرمایا کہ ’’یاد رکھو خدا کے بندوں کا انجام کبھی بد نہیں ہوا کرتا۔ اسکا وعدہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ بالکل سچا ہے اور یہ اسی وقت پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولوں کی مخالفت کریں۔‘‘

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 412، ایڈیشن 1984ء)

پھر ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اسکا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی ان کے ہاتھ سے کر دیتا ہے، اس کا بیج بویا جاتا ہے۔ ان کے ہاتھ سے یہی غلبہ ہوتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام ایک دفعہ جاری ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمایت کی ہوائیں چلنی شروع ہو جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کی ہوائیں چلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ رسالہ الوصیت میں آپؑ نے فرمایا اور پھر وضاحت بھی فرمائی کہ تخم ریزی تو ان کے ہاتھ سے کر دیتا ہے جو اپنے انبیاء بھیجتا ہے لیکن تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ان کی وفات کے بعد جب مخالفین ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر دوسری قدرت کا ہاتھ دکھا کر ان مقاصد کی تکمیل کرتا چلا جاتا ہے۔ (ماخوذ از رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 304)

آپؑ نے فرمایا کہ دوسری قدرت خلافت ہے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ آپؑ کے بعد اللہ تعالیٰ کس طرح خلافت کے ذریعہ آپؑ کی جماعت کی ترقی اور وسعت کے سامان پیدا فرماتا چلا جا رہا ہے اور خود لوگوں کے دلوں میں ڈال کر آپؑ کی جماعت میں شامل ہونے کی تحریک فرماتا چلا جا رہا ہے اور آج ایک چھوٹے سے گاؤں سے جو کیا ہوا دعویٰ تھا وہ دنیا کے کونے کونے میں گونج رہا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ’’خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے۔ دشمن چاہتے ہیں کہ ان کو نیست ونابود کریں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آتے جاتے ہیں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ۔ یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 302، ایڈیشن 1984ء)

پس جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے جیسا کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسکے بندے روز بروز ترقی پاتے ہیں۔ جو اس کے بھیجے ہوئے فرستادے ہیں ان کی ترقی کے قدم روز بروز آگے بڑھتے ہیں، انکی جماعتیں آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں اس کے نظارے ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ اسکے بعض واقعات اس وقت میں آپ کے سامنے رکھوں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ غیر معمولی طریق پر یہ ترقیات دیتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس طرح آپ کے مشن کی تکمیل کے یہ کام کر رہا ہے۔

کیمرون سے ہمارے معلم ہیں ابوبکر صاحب وہ کہتے ہیں کہ شہر بانیو سے ایک شخص احمدو صاحب نے مجھے فون کیا کہ مجھے جماعت احمدیہ کے متعلق بالکل علم نہیں تھا لیکن چند دن قبل میرے بیٹے کو ایک پمفلٹ ملا جس کا ٹائٹل تھا ’’جاء المسیح‘‘ میں اسی پمفلٹ کے حوالے سے آپ سے رابطہ کر رہا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ میں

نمازوں میں بہت سست تھا۔ ایک دن خواب میں ایک شخص جن کی سفید داڑھی ہے تشریف لائے اور فرمایا کہ اٹھو اور نماز پڑھو۔ پھر مجھے نصیحت کی کہ نماز باقاعدگی کے ساتھ پڑھا کرو چنانچہ اس خواب کے بعد سے میں نمازوں میں باقاعدگی کی کوشش کر رہا ہوں۔ ایک دن کیبل پر چینل تلاش کر رہا تھا کہ میری نظر ایم ٹی اے افریقہ چینل پر پڑی اور دیکھا کہ وہی سفید داڑھی والے کوئی لیکچر دے رہے ہیں۔ اس طرح مجھے ایم.ٹی.اے اور جماعت کے متعلق کچھ معلومات تو ملیں لیکن یہ پتہ نہ چلا کہ کیمرون میں بھی جماعت ہے کہ نہیں۔ اب پمفلٹ کے ذریعہ رابطہ ہوا ہے۔ چنانچہ معلم صاحب نے انہیں تبلیغ کی۔ انہیں میرا تعارف کروایا کہ یہ ہمارے خلیفۂ وقت ہیں اور اس پر کہنے لگے جو شخص مجھے خواب میں نماز کی باقاعدگی کی نصیحت کر رہا ہے وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا یقیناً وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کام کیلئے مامور ہے۔ خلافت کی طرف اس نے اشارہ کیا۔ معلم صاحب نے انہیں بتایا کہ آپ کے شہر بانیو میں ہماری جماعت ہے اور آدمو صاحب وہاں ایک ہمارے دوست ہیں، وہ ہمارے صدر جماعت ہیں۔ آپ ان سے رابطہ کریں۔ اس پر موصوف نے صدر جماعت سے رابطہ کیا اور بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے موصوف باقاعدگی سے نمازیں پڑھنے والے بھی ہیں، ایم.ٹی.اے بھی دیکھتے ہیں، اپنے علم اور ایمان میں اضافہ بھی کر رہے ہیں۔

پھر تیونس سے ایک ہماری بہن ریم صاحبہ ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ جب میری عمر دس سال تھی تو مجھے شوگر ہوگئی۔ اسکے پندرہ سال بعد گردوں کی تکلیف شروع ہو گئی۔ دین کا مجھے کچھ پتہ نہیں تھا صرف یہ پتہ تھا کہ میں مسلمان ہوں۔ کہتی ہیں اس وقت میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ مجھے نماز پڑھا رہا ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ یہی درست طریق ہے اور خشوع اور استغفار سے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ کہتی ہیں مختلف مذہبی چینلز دیکھتی تھی جن میں سلفی عالم شیخ حسان کی علامات الساعۃ کے بارے میں لیکچر سنتی تھی۔ کہتی ہیں کہ اور پھر میں سوچتی تھی کہ کیا واقعی میں ایسا ہوگا جو یہ بیان کرتے ہیں؟ کیا واقعی مسیح اترے گا؟ اور اگر اترے گا تو کب ایسا ہو گا؟ حتیٰ کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہسپتال میں ہوں اور وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے۔ میں نے نرس سے کہا کہ ذرا توجہ کرو میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ گھر جا کر واپس آؤں۔ اس نے کہا تو پھر ہسپتال میں ہی سو جاؤ۔ میں نے کہا کہ میں یہاں نہیں رہنا چاہتی۔ پھر میں نے ایک شخص کی آواز سنی کہ ڈرو نہیں میں تمہیں گھر لے جاؤں گا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو ان صاحب کی گھنی داڑھی تھی اور سر پر پگڑی تھی۔ میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں تو انہوں نے بتایا کہ میں محمد ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ اس پر میں جاگ گئی اور ایسے لگا جیسے یہ خواب نہ تھا بلکہ حقیقت میں مَیں نے یہ سارا منظر دیکھا۔ میں نے خواب اپنی بہن کو بتائی تو اس نے کہا کہ شیطان خواب میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمثل اختیار نہیں کر سکتا۔ بہرحال وہ شکل جو تھی وہ میرے دل میں رہی۔ چار دن بعد معمول کے مطابق ٹیلی ویژن دیکھ رہی تھی اور ایک پروگرام ختم ہونے پر دیگر چینلز کے لیے ایک بٹن دبایا تو ایم ٹی اے العربیہ مل گیا جس پر انہوں نے میری تصویر دیکھی۔ کہتی ہیں پھر چند سیکنڈ کے بعد اس میں آپ نے شاید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی اقتباس پڑھا اور اس کے ساتھ ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھی ٹی وی سکرین پر آ گئی تو میں نے دل میں کہا یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں کہ یہ تو وہی شخص ہے جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب دیکھا۔ پھر یہ چینل مَیں دیکھتی رہی یہاں تک کہ یہ سب کچھ مجھے سمجھ آ گیا اور اسکے چند ماہ بعد میں نے بیعت کر لی۔

پھر تنزانیہ کے معلم سلسلہ شعبان صاحب ہیں وہ یہ واقعہ لکھتے ہیں کس طرح اللہ تعالیٰ تکمیل ہدایت کر رہا ہے۔ کہتے ہیں مارا ریجن میں سنے جانے والے مختلف ریڈیو چینلز پر جماعت کو بھی اپنے پروگرام نشر کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ ان ریڈیو پروگرام کو سننے کے بعد لوگوں کی ایک بڑی تعداد کی طرف سے ٹیلی فون کالز موصول ہوئیں۔ لوگوں نے بتایا کہ انہیں اسلام کی امن پسند تعلیمات کے بارے میں کچھ بھی علم نہ تھا بلکہ وہ اسلام کو ایک شدت پسند مذہب خیال کرتے تھے لیکن اب ہمیں علم ہوا ہے کہ اسلام نہ صرف انسانی حقوق پر بہت زیادہ زور دیتا ہے بلکہ اس کی تعلیمات امن پر مبنی ہیں۔ ان ریڈیو پروگرامز کے ذریعہ سے وہاں 19/افراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔

پھر امیر صاحب تنزانیہ ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ لِنڈی (Lindi) شہر جہاں 1948ء میں مخالفین کی طرف سے مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب مبلغ کے ساتھ بہت ناروا سلوک کیا گیا تھا اور ان کو وہاں سے نکالا گیا تھا۔ اب اسی شہر کے دونوں مقامی ریڈیوز میں ہفتہ وار جماعتی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ اسکے ساتھ ساتھ ریڈیو احمدیہ کی چوبیس گھنٹے کی نشریات بھی سنی جاتی ہیں۔ ان پروگرامز کی وجہ سے لنڈی شہر کی بڑی مسجد کے امام کے بیٹے نے بیعت کی سعادت پائی۔ موصوف کئی مدارس سے تعلیم یافتہ اور بہت اچھی آواز میں تلاوت کرتے ہیں۔ انکا جماعت سے بہت اچھا تعلق ہے۔ ان کے علاوہ ایک دوسری مسجد کے امام بھی حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ان دونوں بااثر شخصیات کی وجہ سے پچاس مزید بیعتیں ہمیں ملیں۔ لنڈی شہر کا اب یہ حال ہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ احمدی کافر ہیں تو اہل علاقہ خود ہی اس کا جواب دینے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں چاہے وہ احمدی ہوئے یا نہیں ہوئے۔ ایک جامع مسجد میں مولوی صاحب نے کہا کہ احمدیوں سے چھیڑ چھاڑ نہ کیا کرو ان کا علم ہم سے بہت زیادہ ہے۔ ہمارے بڑے بڑے علماء وہ باتیں نہیں جانتے جو ان کے عام مولوی جانتے ہیں۔

پھر نائیجیریا کا ایک واقعہ ہے اِجیبو (Ijebu) سرکٹ کی اومو (Omu) جماعت میں ایک داعی الی اللہ مبارک صاحب ہیں انہوں نے میرا خطبہ جمعہ جو تھا وہ لائیو دکھانا شروع کیا اور میرے خطبے کے بعد وہ مختصراً اپنا خطبہ دینے لگ گئے تو ایک غیر احمدی دوست تھے جامیو صاحب جو جمعہ پڑھنے ہماری مسجد آتے تھے انہوں نے اعتراض شروع کر دیے کہ یہ بدعت ہے، اسلامی طریق نہیں ہے۔ ہم تو جمعہ پڑھنے آتے ہیں۔ اب جماعت احمدیہ ٹی وی کے ذریعہ سے جمعہ پڑھنے لگی ہے۔ یہ اس طرح کے اعتراض۔ اس پر ان کو سمجھایا گیا کہ ہم جمعہ اس طرح نہیں پڑھ رہے۔ خطبہ سن رہے ہیں۔ آپ پہلے خطبات سن کر تو دیکھیں۔ اس پر انہوں نے خطبات میں دلچسپی لینی شروع کر دی۔ اب چند ہفتے قبل وہ اپنی فیملی سمیت آئے اور بیعت کر لی۔ کہتے تھے کہ خلیفۃ المسیح کے خطبات نے مجھے ہلا کر رکھ دیا۔ آج اگر اسلام کی تعلیم کسی کے پاس ہے تو وہ خلیفۃ المسیح کے پاس ہے اور جس طرح آپ اپنے خطبات اور خطابات کے ذریعہ مسلمانوں کی تربیت اور رہنمائی کر رہے ہیں یوں لگتا ہے کہ ہمارے دلوں کے تمام راز آپ کے پاس ہیں۔ یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی ہے اور میں اپنے بیوی بچوں سمیت جماعت احمدیہ میں داخل ہو کے اسلام کی حقیقی تعلیم کے زیرسایہ اپنی زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔

سہارن پور انڈیا سے ایک اختر صاحب ہیں اپنی قبولیت احمدیت کا واقعہ سناتے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے 2007ء میں خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا جس کا چہرہ بہت نورانی تھا جس نے ان کے دل پر گہرا اثر چھوڑا۔ کہتے ہیں پھر 2009ء میں جب میں پاکستان گیا تو وہاں جماعت احمدیہ کی مخالفت کا تذکرہ سنا جس پر جستجو ہوئی کہ آخر یہ جماعت کون سی ہے۔ تحقیق کرنے پر مجھے جماعت احمدیہ کا ٹال فری نمبر ملا اور میں نے جماعت کے ساتھ رابطہ کیا۔ اسی دوران ایک اَور خواب آئی جس میں کہتے ہیں مَیں نے خلیفۃ المسیح الخامس کو دیکھا وہ ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور بیعت لیتے ہیں۔ بہت سے لوگ آپ کے ہاتھ پر ہاتھ بڑھاتے ہیں اور بیعت میں شامل ہوتے ہیں مگر جب میں نے بیعت کیلئے ہاتھ بڑھایا، کہتے ہیں مَیں بھی ہاتھ بڑھاتا ہوں تو پہنچ نہیں پاتا اور مجھے پیچھے سے آوازیں آتی ہیں کہ تو نہیں پہنچ سکتا۔ کہتے ہیں اس خواب کے بعد میری بے چینی مزید بڑھ گئی اور میں دعا کرتا رہا اور ٹال فری سے رابطہ کر کے اپنے شکوک و شبہات کو دور کرتا رہا۔ انہی دنوں ایک اور خواب آئی کہ ایک قافلہ ہے جو مسجد اقصیٰ کی طرف جا رہا ہے اور کوئی آواز لگاتا ہے کہ تُو نہیں پہنچ سکتا مگر میں پھر بھی کوشش کرتا ہوں اور اس قافلے میں شامل ہو جاتا ہوں اور بیعت کا وہی نظارہ جو میں نے پہلے دیکھا تھا دیکھتا ہوں لیکن جب بیعت کیلئے اپنا ہاتھ اٹھاتا ہوں تو خلیفۃ المسیح میری کلائی کو پکڑ کر اپنے ہاتھ میں رکھ دیتے ہیں۔ اس خواب کے بعد میں نے قادیان کی زیارت کی اور بہت اچھا تاثر حاصل کیا لیکن بعض ذاتی مسائل کی وجہ سے بیعت کرنے کی جرأت نہیں کر سکا اور پھر کچھ عرصے بعد رابطہ بھی قائم نہ رہا۔ یونہی وقت گزرتا گیا لیکن یہ خوابیں میں نے دیکھی تھیں اور احمدی احباب سے بعض مسائل پہ گفتگو ہوئی تھی اس سے دل میں ایک کسک اور بے چینی سی رہتی تھی۔ کہتے ہیں بالآخر ایک لمبے وقفے کے بعد اس سال میں سیر و تفریح کی غرض سے شملہ گیا تو وہاں کے بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا ایک سٹال لگا ہوا دیکھا اور بک فیئر کے ذریعہ دوبارہ جماعت سے رابطہ ہو گیا اور اس دفعہ مکمل اطمینان اور خوابوں کی بنا پر میں نے بیعت کر لی اور جماعت میں شامل ہو گیا۔

کس کس طرح اور کہاں کہاں لوگوں کی ہدایت کے اللہ تعالیٰ سامان فرماتا ہے۔ آئیوری کوسٹ سے مبلغ باسط صاحب کہتے ہیں بسم ریجن کے ایک شہر ابا سو (Aboisso) میں ایک لوکل ریڈیو کے ذریعہ جماعت ہر ہفتے دو پروگرام کرتی ہے اور لوگوں کو حقیقی اسلام سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ یہ پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں میں بڑے مقبول ہیں۔ اس شہر میں ایک جیل ہے جسکے قیدیوں نے ایک دن جماعتی پروگرام سنا جو ان کو بہت پسند آیا۔ اس کے بعد قیدیوں کی ایک بڑی تعداد بڑے اہتمام اور باقاعدگی سے اس پروگرام کو سننا شروع ہو گئی اور پھر ایک دن جیل کے امام صاحب نے ریڈیو والوں سے رابطہ کیا کہ اس ریڈیو پروگرام کے جو امام ہیں ان سے ہمارا رابطہ کروائیں۔ اس طرح انہوں نے فون نمبر حاصل کر کے لوکل معلم سمارو صاحب سے رابطہ کیا اور بتایا کہ جیل میں بہت سے مسلمان نوجوان تھے جو کہ تقریباً دہریہ ہو چکے تھے اور خدا کے متعلق عجیب و غریب سوالات کرتے تھے لیکن جب سے انہوں نے آپ کا ریڈیو پروگرام سننا شروع کیا ہے انہیں خدائے واحد پر کامل یقین ہونے لگ گیا ہے اور وہ حقیقی اسلام کی طرف لوٹ رہے ہیں اور انہوں نے باقاعدہ پنجگانہ نمازیں پڑھنی شروع کر دی ہیں چنانچہ اس ریڈیو پروگرام کے ذریعہ سے اس سال وہاں 98 قیدیوں نے احمدیت قبول کی اور دوبارہ خدا تعالیٰ کی طرف لوٹے۔

سینٹرل افریقن ریپبلک کے نیشنل صدر یحییٰ صاحب کہتے ہیں ایم.ٹی.اے کے ذریعہ کس طرح ہمیں پیغام پہنچتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم ایک شہر بُوار میں تبلیغ کرنے کیلئے پہنچے اور وہاں کے امام سے رابطہ کیا تو اس نے ہماری کوئی بات نہیں سنی اور ملنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ ہم وہاں سے واپس اپنی جو قیام گاہ تھی، رہائش جہاں تھی وہاں آ گئے۔ یہاں ہمیں ایک پرانی پہچان والے استاد ملے جن سے ذاتی واقفیت تھی۔ ان کو ہم نے تبلیغ کی اور انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔ ہم نے ان کے سامنے ایک مشکل بیان کی کہ اس علاقے کا امام ہماری بات سننے کو تیار نہیں ہے اور ہم یہاں اجنبی ہیں اور تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اس پر اس نوجوان نے ہمیں علاقے کے نائب میئر کا پتہ دیا کہ وہ نیک دل انسان ہے اور مسلمان ہے وہ میئر آپ کی مدد کر سکتا ہے اسکے پاس جائیں۔ جب ہمارا وفد اس سے ملاقات کیلئے گیا تو اس نے ہمارے لیف لٹس کھولے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور میری تصویر بھی لگی ہوئی تھی، پرنٹ تھی جس پر اس نے حیرت سے پوچھا کہ یہ ان لوگوں کی جماعت ہے جس کی تم باتیں کر رہے ہو؟ میں تو ان کو ٹی وی پر دیکھتا ہوں اور ان کے خطبات سنتا ہوں۔ ہم نے ان کو بتایا کہ یہ ہمارے موجودہ خلیفہ ہیں اور اس طرح ہم نے اس کو جماعت میں نظامِ خلافت کے بارے میں بتایا تو وہ بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ اس بات نے اس کے دل میں جماعت کی عزت اور بھی بڑھا دی ہے اور وہ ضرور اس علاقے میں جماعت کی تبلیغ کیلئے جماعت کی مدد کرے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے پہلے ہی وہاں جماعت کی نیک نامی کا انتظام کر دیا تھا اور باقاعدہ خطبات سنا کرتے تھے۔

پھر ثابت قدمی ہے، مخالفت کا ان کو سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ نہیں کہ احمدی ہو گئے تو مخالفت کا سامنا نہیں ہے۔ مالی کے کپالا ریجن کے مبلغ کہتے ہیں ایک نوجوان آدم کُناتے صاحب نے خود مشن ہاؤس آ کر بیعت کی جس کے بعد ان کے گھر والے ان کے شدید مخالف ہو گئے اور انہوں نے بہت کوشش کی کہ وہ کسی طرح جماعت احمدیہ کو چھوڑ دیں۔ ان کے والد نے ان کو کئی مرتبہ مارا اور گھر سے نکال دیا لیکن اس کے باوجود اس خادم کے ایمان اور اخلاص میں کوئی کمی نہیں آئی۔ وہ باقاعدگی سے جماعتی پروگرام میں شامل ہوتے، چندہ بھی ادا کرتے تھے۔ چونکہ ان کے مالی حالات اتنے اچھے نہیں تھے کسی جلسہ سالانہ اور اجتماع سے پہلے اس کیلئے پیسے جمع کرنا

شروع کر دیتے تھے۔ اخلاص اور وفا میں بڑھتے چلے گئے۔ یہ ہے نئے آنے والوں کا اخلاص و وفا۔ کہتے ہیں ایک رات وہ بہت پریشانی کی حالت میں مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ والد نے انہیں گھر سے نکال دیا ہے اس پر انہوں نے بہت دعا کی اللہ تعالیٰ ان کے والد کے دل میں رحم ڈالے چنانچہ اگلے ہی روز ان کے والد کو اپنے اس فعل پر بڑی شرمندگی ہوئی اور اس کو نہ صرف گھر واپس لے گئے بلکہ کہا کہ تم بے شک احمدیت پر قائم رہو کوئی فرق نہیں پڑتا اور میں تمہاری کوئی مخالفت نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بڑے مخلص ہیں اور اپنی حیثیت سے بڑھ کر چندوں میں شامل ہوتے ہیں اور باقاعدگی سے جماعتی پروگرامز میں شامل ہوتے ہیں۔

پھر آئیوری کوسٹ کے ریجن ’’ماں‘‘(Man) کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک علاقہ ’’توبا‘‘(Touba) ہے وہاں بت پرست افراد کی بڑی تعداد پائی جاتی ہے، بتوں کو پوجنے والے ہیں خدا کو نہیں مانتے یا خدا تک پہنچنے کیلئے بتوں کا سہارا لیتے ہیں۔ وہاں اہلِ حدیث کا ایک گروہ تبلیغ کیلئے آیا اور بت پرستی اور توہمات کے خلاف بڑے سخت اور جارحانہ انداز میں تبلیغ کی جس کو اہلِ علاقہ نے اپنی بے عزتی اور توہین خیال کیا اور مقامی لوگوں اور اہلِ حدیث میں سخت کشیدگی اور لڑائی کی فضا پیدا ہو گئی۔ مقامی نائب گورنر جو مذہباً مسلمان ہیں جماعت کے بہت اچھے دوست بھی ہیں انہوں نے جماعت احمدیہ کے لوکل معلم کو بلایا کہ ان گروپوں کے مابین صلح کرا دو۔ ہمارے معلم نے بڑے اچھے طریقے سے اسلام کی حقیقی تعلیم یعنی امن اور اخوت اور بھائی چارے کے بارے میں بتایا اور لوگوں کو سمجھایا کہ قرآن کریم تو ہمیں یہاں تک دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے کیلئے تلقین کرتا ہے کہ بت پرستوں کے بتوں کو بھی گالیاں نہ دو کہیں وہ اسکی وجہ سے تمہارے خدا کو گالیاں دینے لگ جائیں اور اہل حدیث مسلمانوں کو بھی سمجھایا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اس لیے اسلام کا پیغام پیار اور محبت سے پھیلائیں جس طرح جماعت احمدیہ پوری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ کہتے ہیں الحمدللہ اس کے بعد دونوں گروپس کی آپس میں کشیدگی ختم ہوگئی بلکہ صرف وہی نہیں ختم ہوئی بلکہ ان بت پرستوں کے سامنے اسلام کی پُرامن تعلیم جب آئی تو کچھ لوگوں نے اسی وقت جماعت احمدیہ میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ خدائے واحد کی عبادت کرنے کا اعلان کر دیا۔

پھر کس کس طرح اللہ تعالیٰ ہدایت دینے کے ذریعے اور سامان پیدا کرتا ہے۔ جنوبی ہند کے ہمارے مربی ہیں ذوالفقار علی صاحب وہ کہتے ہیں کہ اس سال بنگلہ دیش سے آئی ہوئی ایک کشتی سمندر میں ڈوبنے کے قریب تھی کہ بھارت کی نیول فورس نے ان کو بچا کر پناہ دے دی۔ مقامی جماعت کو جب پتہ چلا تو انہوں نے احمدی گھروں سے کچھ رقم اور بعض اشیاء اکٹھی کر کے مقامی تھانے کے انچارج کے ذریعہ تقسیم کر دیں اور ساتھ ان لوگوں کو تبلیغ بھی کی جس کے نتیجے میں بارہ افراد نے اسی وقت احمدیت قبول کی اور ان کا بنگلہ دیش کی جماعت سے رابطہ بھی کروا دیا گیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے پر ایمان پختہ کرنے کے ذریعہ کس طرح، کس کس ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔ بینن کی ایک خاتون سوزو(Sossou) صاحبہ ہیں ’’جاکوتومے‘‘ گاؤں سے تعلق رکھتی ہیں انہوں نے دعا کی کہ اگر ان کو نوکری مل جائے تو وہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائیں گی۔ اس دعا سے قبل وہ تین دفعہ مختلف جگہوں پر نوکری کیلئے اپلائی کر چکی تھیں مگر تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے ہر بار ان کی درخواست ریجکٹ ہو جاتی تھی۔ دوران تبلیغ معلم صاحب نے ان کو توجہ دلائی کہ اس قسم کی شرائط رکھ کر بیعت کرنا مناسب نہیں ہے۔ تم اپنے دنیاوی کام کیلئے اپنے دین کو کیوں سامنے لاتی ہو، بیچ میں لاتی ہو۔ آپ بیعت کریں پہلے اور پھر دعا کریں۔ چنانچہ وہ خاتون راضی ہوگئیں اور بیعت فارم فل کر کے جماعت میں داخل ہوگئیں اور باقاعدگی سے، اخلاص سے تعلق بھی رکھا۔ پھر اس کے بعد ملازمت ملنے کیلئے دعا کی تو کہتے ہیں ابھی چند دن ہی نہیں گزرے تھے کہ وہی متعلقہ ادارہ جو تھا اس سے بلاوہ آ گیا جو پہلے ان کو انکار کر چکا تھا کہ باوجود آپ کے ناتجربہ کار ہونے کے ہم نے آپ کو ایک موقع دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح ان کو بیعت کے تھوڑے عرصے بعد ہی نوکری مل گئی۔ پس بعض لوگ احمدی بھی لکھتے ہیں کہ ہمارے فلاں عزیز نے فلاں نے یہ شرط لگائی ہے کہ میرا یہ کام ہو جائے، اولاد ہو جائے یا فلاں چیز ہو جائے یا فلاں چیز ہو جائے تو پھر میں بیعت کرلوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو مانگنے کے لیے شرطیں نہیں لگانی چاہئیں۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی بات مانو پھر اللہ تعالیٰ فضل بھی فرماتا ہے۔

امیر صاحب کانگو کنشاسا لکھتے ہیں کہ ہمارے معلم صاحب ایک گاؤں لولونگو(Lulungo) میں تبلیغ کے دورے پر گئے۔ ایک شخص عمر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ان سے احمدیت کا تعارف ہوا۔ وہ شخص سنّی مسلمان تھا۔ اس نے کہا کہ میں احمدیت کا بہت مخالف تھا اور کیکویت(Kikwit) میں رہتا تھا۔ جب آپ کے معلم ابراہیم کلوٹا صاحب شہید ہوئے تو میں بھی وہاں احمدیت کی مخالفت میں شامل تھا۔ ایک معلم کو شہید کیا گیا تھا۔ مگر اب میں آپ کی تبلیغ سے احمدیت کی سچائی جان چکا ہوں۔ چنانچہ اس نے اپنے مخالفانہ رویے کی معافی مانگی اور کہا کہ میں احمدیت قبول کرتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ مخالفین کے دل بھی پھیرتا ہے۔

پھر یہ بھی لوگوں کو احساس ہے کہ دلائل اگر کوئی ہیں تو مسیح موعودؑ کو ماننے والے لوگوں کے پاس ہی ہیں اگر کوئی انصاف سے سننا چاہے تو۔ کیکویت سے تقریباً 120 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک قصبہ ہے اِجوفا (Idiofa) وہاں عیسائیوں کے ایک فرقہ افیسیا (Efesia) نے بین المذاہب کانفرنس منعقد کی۔ اس پر انہوں نے سنیوں کو بھی بلایا مگر انہوں نے آنے سے صاف انکار کر دیا بلکہ ناراض ہوئے کہ بھلا ہم ایک غیر مسلم سے کیسے مل سکتے ہیں اور ان کے ساتھ پروگرام کر سکتے ہیں (یہ تو جائز ہی نہیں ہے کہ غیر مسلم سے بات کی جائے۔ جب غیر مسلم سے بات نہیں کرنی تو پھر تبلیغ کس طرح کرو گے۔ ان کے ہاں تبلیغ تو ہے نہیں۔ صرف جہاد ہے اور تلوار سے بس قتل کرتے جاؤ۔) بہرحال جب وہ جماعت احمدیہ کے پاس آئے تو ہمارے معلم صاحب عبداللہ مانووَر صاحب نے بہت خوش اخلاقی سے انکا استقبال کیا اور ان کی دعوت قبول کر لی کہ ٹھیک ہے۔ چنانچہ کانفرنس بہت اچھی رہی اور تقریباً آٹھ سو سے زائد افراد نے شرکت کی جس میں سے اکثریت عیسائیوں کی تھی اور وہ تمام لوگ حیران و پریشان تھے کہ یہ کس قسم کے مسلمان ہیں جو ہمارے ساتھ اٹھتے بیٹھتے بھی ہیں، باتیں کرتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں اور انہوں نے تسلیم کیا کہ واقعی اصل مسلمان آپ لوگ ہیں کیونکہ آپ کی تعلیم اور عمل جو ہے ایک جیسے ہیں۔ آپکا قول و فعل جو ہے وہ ایک ہے۔ اس کانفرنس کا یہ اثر ہوا کہ کچھ عرصے بعد معلم صاحب دوبارہ ان علاقوں میں تبلیغ کیلئے گئے تو تین گاؤں کے لوگوں نے فوراً احمدیت قبول کر لی اور کہا کہ ہاں ہم نے آپ کی باتیں سنی ہیں۔ آپ بالکل سچ بولتے ہیں اس لیے ہم آج سے احمدیت میں شامل ہوتے ہیں۔

کونگو کنشاسا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ مولویوں کے غلط پروپیگنڈے کے بعد جب غیر احمدی مسلمان جماعت احمدیہ کا رویہ دیکھتے ہیں اور تعلیم سنتے ہیں تو اس سے ان پر اثر ہوتا ہے اور پھر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ فروری 2019ء میں کیکویت شہر سے تقریباً 220 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں کہیلا میں ہمارے معلم کونگولو صاحب دورے پر گئے۔ جب معلم صاحب نے تبلیغ کی تو عبدل نامی ایک شخص نے کہا کہ احمدی شرک کرتے ہیں، الزام لگایا کہ تم تبلیغ کیا کر رہے ہو احمدی تو مشرک ہیں، شرک کرتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی کہا کہ ان کا اپنا ایک الگ نبی ہے۔ ان کی عبادت کے طریقے مختلف ہیں۔ ان کا قرآن مجید مختلف ہے، (جو مولویوں نے ان کو پڑھایا ہوا تھا، جو زہر دلوں میں ڈالا ہوا تھا وہ سارا اس نے بتا دیا) اس لیے ہم احمدیت قبول نہیں کرتے اور نہ تمہاری باتیں سنیں گے۔ اس پر معلم صاحب نے تمام باتوں کی وضاحت کی۔ ان کے سامنے نمازیں بھی ادا کیں۔ اس شخص نے جب معلم صاحب کو نماز پڑھتے دیکھا تو کہنے لگا کہ واقعی ہم غلط ہیں۔ نیک فطرت تھا، سعید فطرت تھی، اس کے دل میں نیکی تھی مان گیا کہ مولوی ہمیں غلط کہتے ہیں اور بہت غلط معلومات ہمیں مولویوں نے فراہم کی ہیں اور جب اس کا یہ عمل دیکھا تو کہتے ہیں کہ ہم اسی بات پر کہ مولویوں نے یہ جھوٹ ہمارے سامنے بولا ہم احمدیت قبول کرتے ہیں اور اس طرح پھر اس گاؤں میں پچاس سے زائد افراد نے احمدیت قبول کی اور معلم نے پھر ان کو سارا جماعتی نظام کے بارے میں بتایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری تعلیم بتائی۔ چندے کے نظام کے بارے میں بتایا تو نومبائعین نے اسی وقت چندے میں بھی شامل ہونے کیلئے پیسے اکٹھے کیے اور رقم ادا کی۔

امیر صاحب مالی لکھتے ہیں کہ مالی کے ریجن کولی کورو کے ایک گاؤں میں امسال جماعت کا نفوذ ہوا۔ اس سے قبل گاؤں والے لوگ لامذہب تھے، ان کا کوئی مذہب نہیں تھا لیکن اللہ کے فضل سے انہوں نے ہماری تبلیغ کے بعد احمدیت قبول کر لی۔ اس گاؤں میں مسجد نہیں تھی اب جماعت وہاں مسجد تعمیر کروا رہی ہے۔ مسجد کے سنگ بنیاد کے موقعے پر گاؤں کے چیف نے بتایا کہ ہم بہت عرصے سے امام مہدی کی جماعت کے منتظر تھے اور وہ کہنے لگے کہ یہ ان کی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زندگی میں احمدیت قبول کرنے کی انہیں توفیق دی کیونکہ ان کے والد بھی اسی انتظار میں رہے کہ امام مہدی نے آنا ہے تو اس کو قبول کرنا ہے لیکن ان کی زندگی میں پیغام ان تک پہنچ نہیں سکا تھا۔ چیف مسلمان تھا اس کو پتہ تھا۔

کیمرون سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ یہ اشاعت کی تکمیل کر رہا ہے۔ کہتے ہیں کیمرون کے ویسٹرن ریجن کے شہر فُومبان میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ یہ شہر پورے علاقے میں مسلمانوں کا گڑھ مانا جاتا ہے۔ اس پوری ڈویژن میں ’’بامُوں‘‘ قبیلے کے لوگ رہتے ہیں۔ یہ اپنے چیف کو سلطان کہتے ہیں اور ’’سلطان بامُوں‘‘ حکومت میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور یہاں سیاسی لحاظ سے بھی بہت اثر رکھتے ہیں۔ 2011ء میں اس علاقے میں احمدیت کا نفوذ ہوا تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ڈویژن میں 35 دیہاتی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ یہاں کے امام خدا تعالیٰ کے فضل سے پکے احمدی ہیں اور ہمارے داعی الی اللہ بھی ہیں۔ اس سال مسجد کا افتتاح ہوا۔ اس مسجد میں 180 نمازیوں کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے اور سلطان نے اس موقعے پر اپنا نمائندہ بھی بھجوایا۔ اس مسجد کے افتتاح کی خبر ریڈیو اور ٹیلیویژن پر بھی نشر ہوئی جس کے بعد جماعت کی بڑی تشہیر ہوئی۔ اس شہر میں کیبل سسٹم پر ایم ٹی اے افریقہ بھی چلتا ہے اور دو ریڈیو سٹیشنز پر جماعت کے ہفتہ وار پروگرام بھی ہوتے ہیں تو اس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچا رہا ہے۔

آئیوری کوسٹ کے ریجن ’’ماں‘‘ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ کس طرح بعض معترضین کا، اعتراض کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ بد انجام کرتا ہے۔ ’’دنانے‘‘ شہر میں چند سال قبل ایک وسیع قطع زمین مسجد اور مشن ہاؤس کیلئے خریدا گیا۔ اس قطعہ زمین پر جماعت نے مسجد بنانے کا فیصلہ کیا تو یہ ناجائز قبضہ کرنے والا ایک گروپ علاقے کے گورنر کے پاس گیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ جس جگہ مسجد بنا رہی ہے وہ زمین تو ہماری ہے۔ (ناجائز قبضہ کرنے والے یہ تیسری دنیا میں ہر جگہ مل جاتے ہیں صرف پاکستان میں ہی نہیں)۔ تو بہرحال کہتے ہیں کہ یہ تو ہماری زمین ہے اور یہ ہمارے آباؤ اجداد کی ملکیت ہے یہاں تو ہم مسجد نہیں بننے دیں گے۔ گورنر نے فریقین کا مؤقف سنا، کاغذات کی جانچ پڑتال کی اور اس کے بعد فیصلہ کیا کہ مخالف گروپ جتنی جلدی ہو سکے اس جگہ کو خالی کر دے اور احمدیوں کی مسجد بننے میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالے، فیصلہ ہمارے حق میں کیا گیا۔ چنانچہ مسجد کے سنگ بنیاد والے دن گورنر خود بھی اس تقریب میں شامل ہوا۔ مخالف گروپ میں ایک عورت جادو ٹونے کرنے اور کروانے والی تھی، بڑی شہرت رکھتی تھی۔ یہ عورت کسی بڑے عامل کے پاس گئی۔ (وہاں ان افریقنوں کو بھی جادو ٹونے کا بڑا شوق ہے) اور مبلغ سلسلہ لوکل معلم اور کچھ ممبران کیلئے اس عامل سے جادو ٹونہ شروع کروا دیا کہ ان کی موت واقع ہو جائے۔ لوگوں میں بھی باتیں کرنے لگی کہ احمدی خود بخود اب یہ زمین چھوڑ کر چلے جائیں گے اور اس کو اس بات پر بڑا یقین تھا لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ یہ عورت خود ہی ایک سخت متعدی بیماری میں مبتلا ہوگئی اور چند ہی دنوں میں سوکھ کے کانٹا ہو گئی۔ یہاں تک نوبت آئی کہ اسکی بیماری کے ڈر سے لوگ اس کے پاس جانے سے ڈرنے لگے کہ کہیں ہمیں نہ لگ جائے اور اسے اکیلا چھوڑ دیا۔ ایسی حالت میں وہاں بھی پھر جماعت احمدیہ نے ہمدردی کا اظہار کیا اور ہمارے لوکل معلم سنوگو صاحب اس عورت کی عیادت کرنے کیلئے گئے۔ لوگوں نے معلم کو کہا کہ آپ نہ جائیں اس عورت کو ایسی بیماری ہے جو لگنے والی ہے یہ بیماری کہیں آپ کو نہ

لگ جائے لیکن معلم صاحب نے کہا کہ نہیں یہ غلط ہے ہم تو مسلمان ہیں اور سنت نبوی پر عمل کرنے والے ہیں۔ اور اس عورت کے گھر گئے اور اس کی عیادت کی لیکن بہر حال کچھ عرصے بعد وہ عورت فوت ہوگئی اور اس وجہ سے اس علاقے کے بہت سے لوگ جو یہ سمجھتے تھے کہ اب ان لوگوں کی موت واقع ہوجانی ہے کیونکہ جادوٹونہ ان پہ ہورہا ہے ان لوگوں کے لیے ایک نشان بن گیا اور اس کو لوگ اب کھلے طور پہ کہنے لگ گئے کہ احمدیت کی سچائی کا یہ ایک نشان ہے۔

گھانا کے northern ریجن کے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ''نسوانہ'' ایک علاقہ ہے یہاں اہلِ سنت کافی زیادہ اثر رسوخ رکھتے ہیں۔ وہاں نارتھ میں مسلمان کافی ہیں اور یہاں کے سنی عوام بڑے سخت مخالف ہیں۔ وہ مصر سے ایک عالم کو فروری 2019ء میں لے کر آئے تاکہ جہاں جہاں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں وہاں اس کے ذریعہ اہل سنت کی مساجد قائم کی جائیں اور پانی کے نلکے لگائے جائیں تاکہ لوگ احمدیت چھوڑ کر ان کے ساتھ مل جائیں، کیونکہ جماعت احمدیہ پانی کے نلکے وہاں لگاتی ہے۔ نیز انہوں نے ایک امام بھی مقرر کر دیا جس کیلئے تین سوسیڈی (سیڈی وہاں کی کرنسی ہے) اسکی تنخواہ مقرر کی۔ مصری عالم نے اپنے لیے سات سوسیڈی پر ایک ترجمان بھی رکھا اور یہ لوگ تمام علاقے میں دورے کرنے لگ گئے۔ کہتے ہیں کہ رمضان المبارک کے آغاز میں ترجمان نے مصری عالم کے پیسے چوری کر لیے۔ مصری عالم پیسے بھی لے کے آیا تھا۔ وہاں انہوں نے امام مقرر کر دیا جس کو تنخواہ دیتے تھے۔ مصری عالم کے اپنے لیے جو ترجمان تھا اس کو اس امام سے بھی زیادہ تنخواہ ملتی تھی تو بہر حال کافی رقم تھی۔ اسلام احمدیت کے خلاف مختلف حکومتیں جو بعض مدد کرتی ہیں کوئی ان کی بھی کر رہی ہوں گی تو ان کا وہ ترجمان اس کی رقم چوری کر کے لے گیا۔ اسے اس عالم نے بہت سمجھایا جو مصر سے آئے ہوئے تھے کہ میرے پیسے واپس کر دو جو تم نے چوری کیے ہیں۔ پتہ لگ گیا لیکن اس نے پیسے واپس نہیں کیے جس پر اس مصری عالم نے اس ترجمان سے قطع تعلق کر لیا اور اس کے گھر سے ایک دوسرے گھر میں شفٹ ہوگیا۔ ترجمان نے غصے میں آکر اس پر چھری سے حملہ کر دیا جس کی وجہ سے وہ مصری عالم وہاں سے اپنے ملک واپس بھاگ گیا اور ان کے جو ہمارے خلاف ارادے تھے کہ یہاں سے ہم احمدیت کو ختم کر دیں گے احمدیت کو کیا ختم کرنا تھا خود ہی وہاں سے دوڑ گئے۔

لائبیریا کی بومی کاؤنٹی کے مبلغ لکھتے ہیں کہ کس طرح مخالفین کی ناکامی ونامرادی ہورہی ہے۔ کہتے ہیں ہم ایک گاؤں بفینی میں تبلیغ کی غرض سے گئے۔ یہ گاؤں اپنے اردگرد کے دیہاتوں سے قدرے بڑا ہے اور علاقے میں اس کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ تبلیغ کے بعد ان کو مارچ 2019ء میں ہونے والے جلسہ سالانہ لائبیریا میں شمولیت کی دعوت دی گئی چنانچہ جلسہ سالانہ پر وہاں سے ایک پانچ رکنی وفد شامل ہوا جس میں ان کے امام اور پیراماؤنٹ چیف بھی شامل تھے۔ تبلیغ اور پھر جلسے کے ماحول سے متاثر ہو کر انہوں نے بیعت کرنے کا اعلان کر دیا۔ نومبائعین کی تربیت کیلئے جماعت کی طرف سے وہاں ایک لوکل معلم کو تعینات کر دیا گیا جس نے جاتے ہی وہاں تعلیم القرآن کی کلاسز شروع کر دیں اور بچوں کو نماز اور دوسری دینی باتیں سکھانی شروع کر دیں۔ اسی اثنا میں جب مخالفین کو معلوم ہوا کہ احمدیت کا اس علاقے میں نفوذ ہوا ہے تو انہوں نے ایک وفد کی صورت میں اس گاؤں میں جانے کا پروگرام بنایا جن میں پیش پیش بومی کاؤنٹی کے غیر احمدیوں کا چیف امام تھا۔ جب یہ لوگ پہنچے تو پیراماؤنٹ چیف سے مل کر اس کو قائل کرنے کی کوشش کی کہ احمدی اچھے مسلمان نہیں ہیں۔ پہلے تو پیراماؤنٹ چیف نے ان سے کافی مرتبہ نرمی سے پوچھا کہ مجھے کوئی ایسی بات تو بتاؤ جس سے یہ ثابت ہو کہ احمدی اچھے مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر مولوی نے کہا کہ یہ قرآن نہیں مانتے اور صرف آپ لوگوں کو یہ بیوقوف بنا رہے ہیں کہ ہم قرآن مانتے ہیں۔ اس پر چیف کو غصہ آگیا اور اس نے ان کو مخاطب کر کے کہا کہ پچھلے بیس سال میں تم میں سے کوئی بھی ہمارے گاؤں نہیں آیا کہ ہمیں قرآن پڑھاؤ اب احمدی آئے ہیں تو انہوں نے ہمیں دین سکھانا شروع کیا ہے اور قرآن پڑھا رہے ہیں تو تم اب روکنے کے لیے پہنچ گئے ہو۔ لہٰذا احمدی ہمیں بیوقوف نہیں بنا رہے بلکہ تم بیوقوف بنانے آئے ہو اس لیے تم سب یہاں سے فوراً چلے جاؤ اور آئندہ ہرگز اس گاؤں میں قدم نہ رکھنا۔ انہوں نے کہا کہ ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ آج بھی ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے۔ چنانچہ مخالفین وہاں سے ناکام ونامراد لوٹے۔ اب اس گاؤں کے لوگ پہلے سے بھی زیادہ اخلاص اور وفا کا نمونہ دکھا رہے ہیں اور باقاعدگی سے چندے کے نظام میں بھی شامل ہیں۔

انڈیا سے مربی صاحب ضلع کامروپ میٹرو آسام لکھتے ہیں کہ اس سال گوہاٹی بک فیئر میں جماعت نے بک سٹال لگایا تو جمعیت العلماء آسام کی طرف سے شدید مخالفت شروع ہوگئی اور ان کے لیڈر مولوی فضل الحق قاسمی نے بک فیئر کمیٹی اور سرکاری افسران کو تحریری رپورٹ دی کہ قادیانی لوگ کافر ہیں اور قرآن کا غلط ترجمہ پیش کر کے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں لہٰذا فوری طور پر ان کا سٹال بند کر دیا جائے۔ جب بک فیئر کمیٹی نے جماعت کا سٹال بند کرنے سے انکار کر دیا تو انہوں نے پریس بلوا کر مختلف اخباروں اور نیوز چینل میں یہ خبر نشر کروائی کہ قادیانی لوگ کافر ہیں اور پاکستان اور دنیا کے بڑے بڑے علماء نے ان کے کفر کا فتویٰ دیا ہوا ہے۔ ان کی طرف سے مخالفت کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام اخباروں اور نیوز چینل کا رخ جماعت احمدیہ کے سٹال کی طرف ہوگیا اور بک فیئر کا جتنا عرصہ تھا 19 اخبارات اور نیوز چینل نے جماعت کے بارے میں خبریں شائع کیں۔ نیوز چینل نے کئی کئی مرتبہ خبریں شائع کیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف پورے آسام میں جماعت کا پیغام پھیلا بلکہ بک فیئر ختم ہونے کے ایک ماہ بعد ایک آسامی اخبار نے بڑی ہیڈ لائن کے ساتھ لکھا کہ موجودہ دور میں آسام میں سب سے بڑا فتنہ مولوی محمد فضل الحق قاسمی ہے۔ پھر چار ماہ بعد الیکشن ہوئے تو اس میں مولوی کی پارٹی برے طریقے سے ہار گئی اور اب جماعت احمدیہ آسام میں کھل کر تبلیغ کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر ان کے اوپر الٹا دیے۔

پھر تنزانیہ کے معلم رمضان محمود صاحب لکھتے ہیں کہ گیتا ریجن کے ایک گاؤں میں تبلیغ کے وقت سنّی مولویوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا ہوا۔ انہوں نے سرتوڑ کوشش کر لی کہ کسی طرح احمدیہ جماعت اس گاؤں میں داخل نہ ہوسکے۔ جب ان کا یہ پلان کامیاب نہیں ہوا تو وہاں موجود چند احمدیوں میں انہوں نے جماعت کے خلاف جھوٹ پر مبنی خبریں پھیلانا شروع کر دیں، جو نئے نئے احمدی ہوئے تھے ان کے اندر جھوٹی خبریں پھیلانے لگے لیکن وہ نومبائعین جو تھے اپنے ایمان میں مضبوط رہے ان پہ مولویوں کی ان جھوٹی خبروں کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اسکے علاوہ مولویوں نے علاقے کے سرکاری عہدیدار کو طرح طرح کے لالچ دے کر جماعت کے خلاف بھڑکانا بھی شروع کیا تاکہ جماعت کو بڑھنے سے روکے لیکن اس نے بھی ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا کوئی بات نہیں مانی۔ اس نے بتایا کہ میں نے نیشنل ٹیلیویژن آئی ٹی وی پر خبروں میں دیکھا تھا کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر تنزانیہ کے وزیر اعظم مہمان خصوصی تھے اب میں ایک چھوٹے سے گاؤں کا عہدیدار ان کو کیسے روک سکتا ہوں جن کے پروگرام میں بڑے بڑے عہدیدار شامل ہوتے ہوں وزیر اعظم شامل ہوتے ہوں۔ تو اس لحاظ سے اس نے کہا کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا چلے جاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ''خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے۔ دشمن چاہتے ہیں کہ ان کو نیست ونابود کریں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آتے جاتے ہیں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىۡ۔ یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔ اول اول جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو وہ سب کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتا ہے مگر جوں جوں وہ تعلقات الٰہی میں ترقی کرتا ہے توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ بڑا ہے اسی طرح جو کوئی اس کی طرف زیادہ قدم بڑھاتا ہے وہ بھی بڑا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ آخر کار خدا تعالیٰ کا خلیفہ ہو جاتا ہے۔'' فرمایا کہ ''اس توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور یہ نہ کرو کہ اسے یہیں چھوڑ جاؤ بلکہ اسے ایک امانت اللہ تعالیٰ کی خیال کرو۔ توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ کی اس کشتی میں سوار ہوتا ہے۔'' ہر شخص جو توبہ کرتا ہے وہ خدا کا خلیفہ بن جاتا ہے ''جو کہ اس طوفان کے وقت اس کے حکم سے بنائی گئی ہے۔'' فرمایا کہ ''اس نے مجھے فرمایا ہے۔'' یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''وَاصۡنَعِ الۡفُلۡكَ اور پھر یہ بھی فرمایا ہے اِنَّ الَّذِيۡنَ يُبَايِعُوۡنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوۡنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَيۡدِيۡهِمۡ۔''

فرمایا کہ ''جس طرح بادشاہ اپنی رعایا میں اپنے نائب کو بھیجتا ہے اور پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسے بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے ایسا ہی اللہ تعالیٰ بھی اپنے نائب دنیا میں بھیجتا ہے۔ آجکل توبہ ایک بیج ہے جس کے ثمرات تمہارے تک ہی نہ ٹھہریں گے بلکہ اولاد تک بھی پہنچیں گے۔ سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں۔''

(ملفوظات، جلد5، صفحہ 302، ایڈیشن 1984ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''میں خدا سے یقینی علم پا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مولوی اور ان کے سجادہ نشین اور ان کے ملہم اکٹھے ہو کر الہامی امور میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں تو خدا ان سب کے مقابل پر میری فتح کرے گا کیونکہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ پس ضرور ہے کہ بموجب آیۂ کریمہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىۡ۔ میری فتح ہو۔'' (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد11، صفحہ 341-342)

آپؑ فرماتے ہیں: ''تخمیناً عرصہ بیس برس کا گزرا ہے کہ مجھ کو اس قرآنی آیت کا الہام ہوا تھا اور وہ یہ ہے هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ۔

وہ خدا جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا وہ اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور مجھ کو اس الہام کے یہ معنی سمجھائے گئے تھے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ تا میرے ہاتھ سے خدا تعالیٰ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے اور اس جگہ یاد رہے کہ یہ قرآن شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہو گی۔ سو جس قدر اولیاء اور ابدال مجھ سے پہلے گزر گئے ہیں کسی نے ان میں سے اپنے تئیں اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھہرایا اور نہ یہ دعویٰ کیا کہ اس آیت مذکورہ بالا کا مجھ کو اپنے حق میں الہام ہوا ہے لیکن جب میرا وقت آیا تو مجھ کو یہ الہام ہوا اور مجھ کو بتلایا گیا کہ اس آیت کا مصداق تُو ہے اور تیرے ہی ہاتھ سے اور تیرے ہی زمانہ میں دین اسلام کی فوقیت دوسرے دینوں پر ثابت ہوگی۔'' (تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 231-232 مع حاشیہ)

پس یہ بات یقینی ہے کہ اب غلبۂ اسلام مسیح موعود کے ذریعہ سے ہی ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ غلبہ عطا فرمانا ہے اور جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے بعض چند ایک واقعات میں نے بیان کیے ہیں کہ عجیب عجیب طریقوں سے اللہ تعالیٰ لوگوں کی رہنمائی فرما رہا ہے اور لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں لیکن اگر ہم جو پرانے احمدی ہیں جن کو احمدیت میں ایک عرصہ گزر گیا ہے ان برکتوں کا حصہ بننا چاہتے ہیں جو اس سے وابستہ ہیں تو ہمیں بھی اس پیغام کے پہنچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا۔ اسی طرح جو نئے آنے والے ہیں ان کو بھی ان برکتوں سے فیض پانے کیلئے اپنے اس پیغام کو جو ان کی اصلاح کا باعث بنا جس نے ان کو حق کی طرف رہنمائی کی ان کو دوسروں کو پہنچانا چاہئے اور تبلیغ کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے مسیح کے مددگار بن کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے اور جذب کرنے والے ہوں۔ دعا کریں۔

☆......☆......☆

یہ حاضری کی رپورٹ جو امیر صاحب کی طرف سے ہے اس کے مطابق جماعت فرانس کی حاضری 1441 ہے، غیر از جماعت جو ہمارے شامل ہیں ان کی تعداد 130 ہے۔ مردوں کی تعداد کل 1638 ہے، خواتین کی 1095 ہے۔ اس طرح ٹوٹل حاضری 2733 ہے اور یہاں بھی ہمسایہ ممالک اور دوسرے 21 ممالک کے لوگوں نے شرکت کی ہے جن کی اس وقت نمائندگی ہے۔

☆......☆......☆

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14؍جولائی 2020)

نبیوں کا سردارؐ

(از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بانی اسلام سرکار دو عالم سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان معجزانہ و ایمان افروز سیرت و سوانح سے واقف ہونا ہر احمدی مرد و عورت طلباء و طالبات کا فرض ہے۔ اس کیلئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب ''نبیوں کا سردار'' سے قسط وار مضمون پیش ہے۔ احباب خود بھی مطالعہ کریں اور اپنے گھر کے ہر فرد کیلئے اس کا مطالعہ یقینی بنائیں۔ (ادارہ)

حضرت خدیجہؓ سے آنحضرت ﷺ کی شادی

جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 25 سال کے ہوئے تو آپ کی نیکی اور آپ کے تقویٰ کی شہرت عام طور پر پھیل چکی تھی لوگ آپ کی طرف انگلیاں اُٹھاتے اور کہتے یہ سچا انسان جا رہا ہے۔ یہ امانت والا انسان جا رہا ہے۔ یہ خبریں مکہ کی ایک مالدار بیوہ کو بھی پہنچیں اور اُس نے آپ کے چچا ابو طالب سے خواہش کی کہ وہ اپنے بھتیجے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہیں کہ اُس کا تجارتی مال جو شام کے تجارتی قافلہ کے ساتھ جا رہا ہے وہ اُس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے۔ ابو طالب نے آپ سے ذکر کیا اور آپ نے اسے منظور کر لیا۔ اس سفر میں آپ کو بڑی کامیابی ہوئی اور اُمید سے زیادہ نفع کے ساتھ آپ لوٹے۔ خدیجہؓ نے محسوس کیا کہ یہ نفع صرف منڈیوں کے حالات کی وجہ سے نہیں بلکہ امیر قافلہ کی نیکی اور دیانت کی وجہ سے ہے۔ اُس نے اپنے غلام میسرہ سے جو آپ کے ساتھ تھا آپ کے حالات دریافت کئے اور اُس نے بھی اُس کے خیال کی تائید کی اور بتایا کہ سفر میں جس دیانتداری اور خیر خواہی سے آپؐ نے کام کیا ہے وہ صرف آپؐ ہی کا حصہ تھا۔ اِس بات کا حضرت خدیجہؓ کی طبیعت پر خاص اثر ہوا۔ باوجود اس کے کہ وہ اُس وقت چالیس سال کی تھیں اور دو دفعہ بیوہ ہو چکی تھیں اُنہوں نے اپنی ایک سہیلی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھجوایا تا معلوم کرے کہ کیا آپ اُن سے شادی کرنے پر رضامند ہوں گے؟ وہ سہیلی آپ کے پاس آئی اور اُس نے آپ سے پوچھا کہ آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے کہا میرے پاس کوئی مال نہیں ہے جس سے میں شادی کروں۔ اُس سہیلی نے کہا اگر یہ مشکل دور ہو جائے اور ایک شریف امیر عورت سے آپ کی شادی ہو جائے تو پھر؟ آپ نے فرمایا وہ کون عورت ہے؟ اُس نے کہا خدیجہؓ۔ آپ نے فرمایا میں اُس تک کس طرح پہنچ سکتا ہوں؟ اس پر اُس سہیلی نے کہا کہ یہ میرے ذمہ رہا۔ آپ نے فرمایا مجھے منظور ہے۔ تب خدیجہؓ نے آپ کے چچا کی معرفت شادی کا فیصلہ پختہ کیا اور آپ کی شادی حضرت خدیجہؓ سے ہوئی۔ ایک غریب و یتیم نوجوان کے لئے دولت کا یہ پہلا دروازہ کھلا، مگر اُس نے اِس دولت کو جس طرح استعمال کیا وہ ساری دنیا کیلئے ایک سبق آموز واقعہ ہے۔

غلاموں کی آزادی اور زیدؓ کا ذکر

آپ کی شادی کے بعد جب حضرت خدیجہؓ نے یہ محسوس کیا کہ آپ کا حساس دل ایسی زندگی میں کوئی لطف نہیں پائے گا کہ آپ کی بیوی مالدار ہو اور آپ اُس کے محتاج ہوں تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں اپنا مال اور اپنے غلام آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔ آپ نے کہا خدیجہ! کیا سچ مچ؟ جب اُنہوں نے پھر دوبارہ اقرار کیا تو آپ نے فرمایا میرا پہلا کام یہ ہوگا کہ میں غلاموں کو آزاد کر دوں۔ چنانچہ آپ نے اُسی وقت حضرت خدیجہ کے غلاموں کو بلایا اور فرمایا تم سب لوگ آج سے آزاد ہو اور مال کا اکثر حصہ غرباء میں تقسیم کر دیا۔ جو غلام آپ نے آزاد کئے اُن میں ایک زید نامی غلام بھی تھا۔ وہ دوسرے غلاموں سے زیادہ زیرک اور زیادہ ہوشیار تھا کیونکہ وہ ایک شریف اور معزز خاندان کا لڑکا تھا جسے بچپن میں ڈاکو چرا کر لے گئے تھے اور وہ بکتا بکتا مکہ میں پہنچا تھا۔ اِس نوجوان نے اپنی زیرکی اور ہوشیاری سے اس بات کو سمجھ لیا کہ آزادی کی نسبت اِس شخص کی غلامی بہت بہتر ہے۔ جب آپ نے غلاموں کو آزاد کیا جن میں زید بھی تھا تو زید نے کہا آپ تو مجھے آزاد کرتے ہیں پر میں آزاد نہیں ہوتا، میں آپ کے ساتھ ہی رہنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہ آپ کے ساتھ رہا اور روز بروز آپ کی محبت میں بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ وہ ایک مالدار خاندان کا لڑکا تھا اُس کے باپ اور چچا ڈاکوؤں کے پیچھے پیچھے اپنے بچہ کو تلاش کرتے ہوئے نکلے۔ آخر اُنہیں معلوم ہوا کہ اُن کا لڑکا مکہ میں ہے۔ چنانچہ وہ مکہ میں آئے اور پتہ لیتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پہنچے اور آپ سے عرض کیا کہ آپ ہمارے بچہ کو آزاد کر دیں اور جتنا روپیہ چاہیں لے لیں۔ آپ نے فرمایا زید کو تو میں آزاد کر چکا ہوں وہ بڑی خوشی سے آپ لوگوں کے ساتھ جا سکتا ہے۔ پھر آپ نے زید کو بُلوا کر اُس کے باپ اور چچا سے ملوا دیا۔ جب دونوں فریق مل چکے اور آنسوؤں سے اپنے دل کی بھڑاس نکال چکے تو زید کے باپ نے اُس سے کہا کہ اِس شریف آدمی نے تم کو آزاد کر دیا ہے تمہاری ماں تمہاری یاد میں تڑپ رہی ہے اب تم جلدی چلو اور اُس کے لئے راحت اور تسکین کا موجب بنو۔ زید نے کہا ماں اور باپ کس کو پیارے نہیں ہوتے میرا دل بھی اِس محبت سے خالی نہیں ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اِس قدر میرے دل میں داخل ہو چکی ہے کہ اس کے بعد میں آپؐ سے جدا نہیں ہو سکتا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں نے آپ لوگوں سے مل لیا لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونا میری طاقت سے باہر ہے۔ زید کے باپ اور چچا نے بہت زور دیا مگر زید نے اُن کے ساتھ جانا منظور نہ کیا۔ زید کی اِس محبت کو دیکھ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ زید آزاد تو پہلے ہی تھا مگر آج سے یہ میرا بیٹا ہے۔ اِس نئی صورت حالات کو دیکھ کر زید کے باپ اور چچا واپس وطن چلے گئے اور زید ہمیشہ کے لئے مکہ کے ہو گئے۔

غارِ حرا میں خدا کی عبادت کرنا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر جب تیس سال سے زیادہ ہوئی تو آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کی عبادت کی رغبت پہلے سے زیادہ جوش مارنے لگی۔ آخر آپ شہر کے لوگوں کی شرارتوں، بدکاریوں اور خرابیوں سے متنفر ہو کر مکہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی کی چوٹی پر ایک پتھروں سے بنی ہوئی چھوٹی سی غار میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے لگ گئے۔ حضرت خدیجہؓ چند دن کی غذا آپ کیلئے تیار کر دیتیں۔ آپ وہ لے کر حرا میں چلے جاتے تھے اور اُن دو تین پتھروں کے اندر بیٹھ کر خدا تعالیٰ کی عبادت میں رات اور دن مصروف رہتے تھے۔

پہلی قرآنی وحی

جب آپ چالیس سال کے ہوئے تو ایک دن آپ نے اِسی غار میں ایک کشفی نظارہ دیکھا کہ ایک شخص آپ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ ''پڑھیئے''۔

آپ نے فرمایا میں تو پڑھنا نہیں جانتا۔ اِس پر اُس نے دوبارہ اور سہ بارہ کہا اور آخر پانچ فقرے اُس نے آپ سے کہلوائے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ○ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ○ یہ قرآنی ابتدائی وحی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اس کا مفہوم یہ ہے کہ تمام دنیا کو اپنے رب کے نام پر جس نے تجھ کو اور کل مخلوق کو پیدا کیا ہے پڑھ کر آسمانی پیغام سنا دے۔ وہ خدا جس نے انسان کو ایسے طور پر پیدا کیا ہے کہ اُس کے دل میں خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کی محبت کا بیج پایا جاتا ہے۔ ہاں سب دنیا کو یہ پیغام سنا دے کہ تیرا ربّ جو سب سے زیادہ عزت والا ہے تیرے ساتھ ہوگا۔ وہ جس نے دنیا کو علوم سکھانے کیلئے قلم بنایا ہے اور انسان کو وہ کچھ سکھانے کیلئے آمادہ ہوا ہے جو اِس سے پہلے انسان نہیں جانتا تھا۔

یہ چند الفاظ قرآن کریم کی اُن سب تعلیموں پر حاوی ہیں جو آئندہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی تھی اور دنیا کی اصلاح کا ایک اہم بیج اُن کے اندر پایا جاتا تھا۔ اِن کی تفسیر تو قرآن شریف میں اپنے موقع پر آئے گی اِس موقع پر ان آیتوں کا اِس لئے ذکر کر دیا گیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا یہ ایک اہم واقعہ ہے اور قرآن کریم کے لئے یہ آیات ایک بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ کلام نازل ہوا تو آپ کے دل میں یہ خوف پیدا ہو گیا کہ کیا میں خدا تعالیٰ کی اتنی بڑی ذمہ داری ادا کر سکوں گا؟ کوئی اور ہوتا تو کبر اور غرور سے اُس کا دماغ پھر جاتا کہ خدائے قادر نے ایک کام میرے سپرد کیا ہے۔ مگر محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کام جانتے تھے کام پر اِترانا نہیں جانتے تھے۔ آپ اس الہام کے بعد حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے۔ آپ کا چہرہ اُترا ہوا تھا اور گھبراہٹ کے آثار ظاہر تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے پوچھا آخر ہوا کیا؟ آپ نے سارا واقعہ سنایا اور فرمایا میرے جیسا کمزور انسان اس بوجھ کو کس طرح اُٹھا سکے گا۔ حضرت خدیجہؓ نے کہا كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ خدا کی قسم! یہ کلام خدا تعالیٰ نے اِس لئے آپ پر نازل نہیں کیا کہ آپ ناکام اور نامراد ہوں اور خدا آپ کا ساتھ چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ ایسا کب کر سکتا ہے۔ آپ تو وہ ہیں کہ آپ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں اور بیکس اور بے مددگار لوگوں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ وہ اخلاق جو ملک سے مٹ چکے تھے وہ آپ کی ذات کے ذریعہ سے دوبارہ قائم ہو رہے ہیں۔ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور سچی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ کیا ایسے انسان کو خدا تعالیٰ ابتلاء میں ڈال سکتا ہے؟ پھر وہ آپ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو عیسائی ہو چکے تھے۔ اُنہوں نے جب یہ واقعہ سنا تو بے اختیار بول اُٹھے آپ پر وہی فرشتہ نازل ہوا ہے جو موسیٰ پر نازل ہوا تھا۔ گویا استثناء باب 18 آیت 18 والی پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا۔ جب اس بات کی خبر زید آپ کے آزاد کردہ غلام کو جو اُس وقت کوئی پچیس تیس سال کے تھے اور علیؓ آپ کے چچا کے بیٹے کو جن کی عمر اُس وقت گیارہ سال کی تھی پہنچی تو دونوں آپ پر فوراً ایمان لائے۔

(جاری)

(نبیوں کا سردار، صفحہ 12 تا 17 مطبوعہ قادیان 2014ء)

☆......☆......☆

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 مارچ 2020ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو.کے) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ صادقہ کرامت صاحبہ

اہلیہ مکرم حمید کرامت صاحب (لندن)

25 فروری 2020ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحبؓ، دادی حضرت رحیمن بی بی صاحبہؓ اور نانا حضرت منشی نور محمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحومہ نے بچپن اور ابتدائی تعلیم کا عرصہ کوئٹہ میں گزارا۔ 1950ء میں آپ کا خاندان لاہور آ گیا۔ 1953ء کے فسادات کے دوران لاہور میں واقع ان کے والد کی املاک کو نذر آتش کر دیا گیا۔ 1956ء میں فیملی کراچی منتقل ہو گئی۔ لجنہ اماء اللہ کراچی میں حلقہ کی سطح پر جنرل سیکرٹری کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ خدمت دین کے جذبہ سے سرشار بہت محنت اور لگن سے کام کرتی تھیں۔ 1995ء میں لندن آ گئیں اور پچھلے 25 سال سے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی لجنہ اردو ڈاک ٹیم میں بڑی محنت کے ساتھ کام کر رہی تھیں۔ آپ کو کام کا اتنا شوق تھا کہ بیماری کے باوجود اصرار کر کے گھر پر کام منگواتی تھیں۔ آخری بیماری میں ہسپتال جانے سے کچھ دن پہلے بھی کام مکمل کر کے بھجوایا۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بہت با اخلاق، ملنسار، مہمان نواز، ہمدرد، ہر ایک کا خیال رکھنے والی ایک دعا گو اور بے نفس خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے میاں حمید کرامت صاحب نے کچھ عرصہ پرائیویٹ سیکرٹری کے شعبہ ڈسپیچ میں رضا کارانہ طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ندیم کرامت صاحب ممبر بورڈ کے طور پر جبکہ دوسرے بیٹے خالد کرامت صاحب طوبیٰ رنگ میں ایم.ٹی.اے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ ماروآن تاشیوا صاحبہ (قزاخستان)

27 دسمبر 2019ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نے 2003ء کے جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ آپ نے ڈاکٹر آف کیمسٹری کی ڈگری حاصل کی اور پروفیسر تھیں۔ انہیں پچاس سال سے زائد عرصہ قزاخ نیشنل یونیورسٹی میں پڑھانے کا موقع ملا۔ ان کے بہت سارے شاگرد تھے جو کہ خود اب قزاخستان میں بڑے بڑے سائنس دان بن چکے ہیں۔ اپنے شاگردوں کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتیں اور انہیں مزید تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دلاتی رہتی تھیں۔ اور اس کیلئے طلباء کو یونیورسٹی میں داخلہ کے امتحانات کی تیاری بھی کرواتیں اور پھر بعد میں بھی ان کی مدد کیا کرتی تھیں۔

(2) مکرمہ مائدہ صاحبہ

بنت مکرم رائے عبد المالک صاحب (ھناؤ، جرمنی)

27 دسمبر 2019ء کو 20 سال کی عمر میں مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ جلسوں اور اجتماعات پر بڑے شوق سے ڈیوٹیاں دیتی تھیں۔ مسجد کی صفائی کی خدمت بھی کیا کرتی تھیں۔ آپ نے شعبہ تجنید میں خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ والدین اور رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ معلمہ کا کورس کر رہی تھیں اور اپنی کلاس میں بچوں کو MATHS اور انگلش پڑھایا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی اور ایک بہن شامل ہیں۔

(3) مکرم آفتاب احمد تاج صاحب ابن مکرم محمد حسن تاج صاحب مرحوم (ریاض، سعودی عرب)

3 جنوری 2020ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جماعت سعودی عرب کے سیکرٹری مال کے طور پر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم خلافت کے اطاعت گزار، بڑے دعا گو اور مخلص احمدی تھے۔ پنجگانہ نمازوں کا خصوصی التزام کرتے۔ غریبوں سے ہمدردی رکھتے اور نظام جماعت کا بہت احترام کرتے تھے۔ مرحوم بہت مہمان نواز، اعلیٰ اخلاق کے مالک، بہت ہنس مکھ، چندوں میں باقاعدہ، خوش اخلاق، ملنسار اور بہت نفیس طبع انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(4) مکرم چوہدری غلام نبی صاحب (ربوہ)

5 جنوری 2020ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے والد حضرت چوہدری غلام حیدر صاحبؓ اور دادا حضرت چوہدری بڈھا صاحبؓ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور، شریف النفس، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم کامران مبشر طاہر صاحب (مربی سلسلہ پرتھ، آسٹریلیا) کے دادا تھے۔

(5) مکرم محمد سرور بھٹی صاحب

(پنڈی بھٹیاں، حال ربوہ)

11 جنوری 2020ء کو 91 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ قرآن کریم کے ساتھ بہت پیار تھا۔ پولیس میں ملازم تھے۔ اس دوران جہاں جہاں بھی ڈیوٹی رہی احمدی اور غیر احمدی سب کو قرآن کریم پڑھایا۔ ایک بیٹے اور ایک بیٹی کو حافظ قرآن بنایا۔ 1989ء میں پنشن ہو گئی تو اپنی پنشن میں سے نصف حصہ اشاعت قرآن میں پیش کر دیا۔ تقریباً 45 سال پنڈی بھٹیاں جماعت کے سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ تحریک جدید اور وقف جدید کا چندہ سال کے آغاز میں ہی ادا کر دیا کرتے تھے۔ بچوں کو بھی چندوں کی اہمیت بتاتے رہتے تھے۔ نظام جماعت کی اطاعت کرتے۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ الفضل، کتب حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر کتب سلسلہ کا مطالعہ بڑے شوق سے کرتے اور کوشش یہ ہوتی کہ کتاب اپنی خرید کر پڑھی جائے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹے اور 4 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم خالد احمد بھٹی صاحب (معلم وقف جدید) آج کل انسپکٹر تربیت ارشاد کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) مکرم راجہ مسعود احمد ناصر صاحب

ابن مکرم راجہ احمد خان صاحب (جرمنی)

17 جنوری 2020ء کو 60 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا محترم راجہ حاجی باز خان صاحب کے ذریعہ آئی جو نورنگ تحصیل کھاریاں کے رہائشی تھے۔ آپ کے والد مکرم راجہ احمد خان صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے باڈی گارڈ رہے۔ مرحوم نے مختلف جماعتی خدمتوں کی توفیق پائی۔ جلسوں کے موقع پر ڈیوٹیاں بھی دیا کرتے تھے۔ بہت غریب پرور تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ کئی بار حج بیت اللہ کی سعادت پائی۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی شامل ہے۔

(7) مکرمہ سائرہ احمد بندیشہ صاحبہ

بنت مکرم مظفر احمد بندیشہ صاحب (جرمنی)

19 جنوری 2020ء کو 21 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہی تھیں۔ 2016ء میں A-LEVEL اچھے نمبروں سے پاس کرنے پر حضور انور سے میڈل بھی وصول کر چکی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند تھیں۔ نماز جمعہ بھی باقاعدگی سے ادا کرتیں اور حضور انور کا خطبہ جمعہ LIVE سنا کرتی تھیں۔ پردہ کی پابندی کرتی تھیں اور دوسری بچیوں کیلئے ایک اعلیٰ نمونہ تھیں۔ خدمت خلق کا جذبہ مثالی تھا۔ ضرورت مندوں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ ہمیشہ سچ بولتیں۔ تبلیغی پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور اس کیلئے لمبے لمبے سفر بھی کیا کرتی تھیں۔ سادہ زندگی گزارتی تھیں۔ چھوٹی عمر میں اعتکاف کرنے کا بھی موقع ملا۔

(8) مکرم شیخ ابراہیم ناصر صاحب

ابن مکرم شیخ چاند صاحب (حیدرآباد، تلنگانہ، انڈیا)

21 جنوری 2020ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کو 1960ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ مرحوم کو جماعت احمدیہ حیدرآباد میں لمبا عرصہ مختلف شعبوں میں جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ علاقائی زبان تیلگو پر خاصا عبور حاصل تھا اور نظارت نشر و اشاعت قادیان کی زیر نگرانی تفسیر صغیر اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ترجمہ قرآن کے علاوہ متعدد جماعتی کتب کا تیلگو زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، غریب پرور، سادہ مگر باوقار طبیعت کے مالک ایک محنتی انسان تھے۔ مرحوم کا خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا شامل ہے۔ مرحوم کے بیٹے مکرم شیخ چاند مجیب صاحب واقف زندگی ہیں اور بطور انسپکٹر وقف جدید مال خدمت بجا لا رہے ہیں۔

(9) مکرمہ امۃ اللطیف تبسم صاحبہ

اہلیہ مکرم عبد الکریم شاد صاحب (کینیڈا)

31 جنوری 2020ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر عبد الرحیم دہلوی صاحبؓ کی صاحبزادی، حضرت میاں عبد المجید صاحبؓ (نیلا گنبد سائیکل والے) کی بہو اور محترم صوبیدار عبد المنان دہلوی صاحب (سابق افسر حفاظت خاص) اور مکرم عبد الشکور صاحب (المعروف شکور بھائی چشمے والے) کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ نے لاہور میں بطور صدر لجنہ اچھرہ کئی سال خدمت کی توفیق پائی۔ بہت مہمان نواز، نمازوں کی پابند، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ خلافت سے عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان سیرت وسوانح سے قسط وار مضمون قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ احباب خود بھی التزام کے ساتھ اس کا مطالعہ کریں اور اپنے گھر کے تمام افراد کیلئے اس کا مطالعہ یقینی بنائیں تا کہ ہر احمدی مرد، عورت، بچے، بچیاں امام الزمان مسیح موعود ومہدی معہود کی سیرت سے واقف اور آگاہ ہو اور اس سے ان کے ایمان میں ترقی ہو۔ لہٰذا اس سلسلہ میں قسط وار مضمون کی اشاعت کیلئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے کتاب سیرۃ المہدی مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا گیا ہے، جو روایت کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر ایک نہایت دلچسپ، ایمان افروز اور مستند کتاب ہے۔ احباب التزام کے ساتھ اس مضمون سے استفادہ کریں۔ (ادارہ)

کیا مَیں محمود کو مقرر کردوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جن ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت لکھ رہے تھے ایک دفعہ جب آپ شریف (یعنی میرے چھوٹے بھائی عزیزم مرزا شریف احمدؓ) کے مکان کے صحن میں ٹہل رہے تھے۔ آپ نے مجھ سے کہا کہ مولوی محمدؐ علی سے ایک انگریز نے دریافت کیا تھا کہ جس طرح بڑے آدمی اپنا جانشین مقرر کیا کرتے ہیں مرزا صاحب نے بھی کوئی جانشین مقرر کیا ہے یا نہیں؟ اس کے بعد آپ فرمانے لگے تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا میں محمود (خلیفۃ المسیح ثانی) کو لکھ دوں یا فرمایا مقرر کردوں؟ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں میں نے کہا کہ جس طرح آپ مناسب سمجھیں کریں۔

ہماری جماعت میں تین قسمن کے لوگ ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ ہماری جماعت میں تین قسم کے لوگ ہیں ایک تو وہ ہیں جن کو دنیوی شان وشوکت کا خیال ہے کہ محکمے ہوں، دفاتر ہوں، بڑی بڑی عمارتیں ہوں وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے وہ ہیں جو کسی بڑے آدمی مثلاً مولوی نورالدین صاحب کے اثر کے نیچے آکر جماعت میں داخل ہو گئے ہیں اور انہی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جن کو خاص میری ذات سے تعلق ہے اور وہ ہر بات میں میری رضا اور میری خوشی کو مقدم رکھتے ہیں۔

اَنْتَ صِدِّیْقِیْ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ جس وقت لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے اس وقت حضرت مولوی نورالدین صاحب اس کمرہ میں موجود نہیں تھے جس میں آپ نے وفات پائی۔ جب حضرت مولوی صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپ آئے اور حضرت صاحب کی پیشانی کو بوسہ دیا اور پھر جلد ہی اس کمرے سے باہر تشریف لے گئے۔ جب حضرت مولوی صاحب کا قدم دروازے کے باہر ہوا اس وقت مولوی سیّد محمدؐ احسن صاحب نے رقّت بھری آواز میں حضرت مولوی صاحب سے کہا ’’اَنْتَ صِدِّیْقِیْ ‘‘حضرت مولوی صاحب نے فرمایا۔ مولوی صاحب یہاں اس سوال کو رہنے دیں قادیان جا کر فیصلہ ہوگا۔ خاکسار کا خیال ہے کہ اس مکالمہ کو میرے سوا کسی نے نہیں سنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیاں تھیں۔ ایک اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی جس کا آپ نے کئی جگہ اپنی تحریرات میں ذکر کیا ہے یہ سب سے پہلی انگوٹھی ہے جو دعویٰ سے بہت عرصہ پہلے تیار کرائی گئی تھی۔ دوسری وہ انگوٹھی جس پر آپکا الہام غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ الخ درج ہے۔ یہ آپ نے دعویٰ کے بعد تیار کروائی تھی اور یہ بھی ایک عرصہ تک آپ کے ہاتھ میں رہی۔ الہام کی عبارت نسبتاً لمبی ہونے کی وجہ سے اس کا نگینہ سب سے بڑا ہے۔ تیسری وہ جو آخری سالوں میں تیار ہوئی اور جو وفات کے وقت آپ کے ہاتھ میں تھی۔ یہ انگوٹھی آپ نے خود تیار نہیں کروائی بلکہ کسی نے آپ سے عرض کیا کہ میں حضور کے واسطے ایک انگوٹھی تیار کروانا چاہتا ہوں اس پر کیا لکھواؤں حضور نے جواب دیا ’’مولا بس‘‘ چنانچہ اس شخص نے یہ الفاظ لکھوا کر انگوٹھی آپ کو پیش کردی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت ایک شخص نے یہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ سے اتار لی تھی پھر اس سے والدہ صاحبہ نے واپس لے لی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے ایک عرصہ بعد والدہ صاحبہ نے ان تینوں انگوٹھیوں کے متعلق ہم تینوں بھا ئیوں کیلئے قرعہ ڈالا۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھی بڑے بھائی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے نام نکلی۔ غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ (تذکرہ صفحہ 428، حاشیہ مطبوعہ 2004ء) والی خاکسار کے نام اور ’’مولا بس‘‘ والی عزیزم میاں شریف احمد صاحب کے نام نکلی۔ ہمشیرگان کے حصّہ میں دو اور اسی قسم کے تبرک آئے۔

نماز کا وقت ہوگیا اور میں نے نماز وہیں شروع کردی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا کہ ایک دفعہ میں کسی مقدمہ کی پیروی کیلئے گیا۔ عدالت میں اور اور مقدمے ہوتے رہے اور میں باہر ایک درخت کے نیچے انتظار کرتا رہا۔ چونکہ نماز کا وقت ہو گیا تھا اس لئے میں نے وہیں نماز پڑھنا شروع کردی۔ مگر نماز کے دوران میں ہی عدالت سے مجھے آوازیں پڑنی شروع ہوگئیں مگر میں نماز پڑھتا رہا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرے پاس عدالت کا بہرا کھڑا ہے۔ سلام پھیرتے ہی اس نے مجھے کہا مرزا صاحب مبارک ہو آپ مقدمہ جیت گئے ہیں۔

مَیں نے چھ ماہ لگاتار روزے رکھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جوانی کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانہ میں مجھ کو معلوم ہوا یا فرمایا اشارہ ہوا کہ اس راہ میں ترقی کرنے کیلئے روزے رکھنے بھی ضروری ہیں۔ فرماتے تھے پھر میں نے چھ ماہ لگاتار روزے رکھے اور گھر میں یا باہر کسی شخص کو معلوم نہ تھا کہ میں روزہ رکھتا ہوں۔ صبح کا کھانا جب گھر سے آتا تھا تو میں کسی حاجتمند کو دے دیتا تھا اور شام کا خود کھالیتا تھا۔ میں نے حضرت والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ آخر عمر میں بھی آپ نفلی روزے رکھتے تھے یا نہیں؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ آخر عمر میں بھی آپ روزے رکھا کرتے تھے خصوصًا شوال کے چھ روزے التزام کے ساتھ رکھتے تھے اور جب کبھی آپ کو کسی خاص کام کے متعلق دعا کرنا ہوتی تھی تو آپ روزہ رکھتے تھے ہاں مگر آخری دو تین سالوں میں بوجہ ضعف و کمزوری رمضان کے روزے بھی نہیں رکھ سکتے تھے۔ (خاکسار عرض کرتا ہے کہ کتاب البریہ میں حضرت صاحب نے روزوں کا زمانہ آٹھ نو ماہ بیان کیا ہے)

مسیح موعود دو زرد چادروں میں لپٹا ہوا نازل ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیر یا کا دورہ بشیر اوّل (ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا جو 1888ء میں فوت ہو گیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اسکے بعد طبیعت خراب ہوگئی مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اسکے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کیلئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پرانے مخلص خادم تھے اب فوت ہو چکے ہیں) نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہوگی چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہوگئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے میں جب پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی لیکن اب اِفاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اُٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا دورہ میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا اور اس وقت آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی۔ خاکسار نے پوچھا اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سر درد کے دورے ہوا کرتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز پڑھاتے تھے والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر پھر دوروں کے بعد چھوڑ دی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ مسیحیت کے دعویٰ سے پہلے کی بات ہے۔

(اس روایت میں جو حضرت مسیح موعودؑ کے دوران سر کے دوروں کے متعلق حضرت والدہ صاحبہ نے ہسٹیر یا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس سے وہ بیماری مراد نہیں ہے جو علم طب کی رو سے ہسٹیر یا کہلاتی ہے۔ بلکہ یہ لفظ اس جگہ ایک غیر طبی رنگ میں دوران سر اور ہسٹیر یا کی جزوی مشابہت کی وجہ سے استعمال کیا گیا ہے۔ ورنہ جیسے کہ حصہ دوم کی روایت نمبر 365 و 369 میں تشریح کی جا چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود کو حقیقتاً ہسٹیر یا نہیں تھا چنانچہ خود حضرت مسیح موعود نے جہاں کہیں بھی اپنی تحریرات میں اپنی اس بیماری کا ذکر کیا ہے۔ وہاں اس کے متعلق کبھی بھی ہسٹیر یا وغیرہ کا لفظ استعمال نہیں کیا اور نہ ہی علم طب کی رو سے دوران سر کی بیماری کسی صورت میں ہسٹیر یا یا مراق کہلا سکتی ہے۔ بلکہ دوران سر کی بیماری کیلئے انگریزی میں غالباً ورٹیگو کا لفظ ہے جو غالباً سر درد ہی کی ایک قسم ہے جس میں سر میں چکر آتا ہے اور گردن وغیرہ کے پٹھوں میں کھچاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ اور اس حالت میں بیمار کیلئے چلنا یا کھڑے ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن ہوش و حواس پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑتا۔ چنانچہ خاکسار راقم الحروف نے متعدد دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کو دورے کی حالت میں دیکھا ہے اور کبھی بھی ایسی حالت نہیں دیکھی جس میں ہوش وحواس پر کوئی اثر پڑا ہو اور حضرت مسیح موعود کی یہ بیماری بھی دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کے مطابق تھی۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ مسیح موعود دو زرد چادروں (یعنی دو بیماریوں) میں لپٹا ہوا نازل ہوگا۔ دیکھو مشکوۃ باب اشراط الساعۃ بحوالہ مسلم وغیرہ۔ اور روایت میں جو یہ لفظ آتے ہیں کہ پہلے دورے کے وقت آپ نے کوئی کالی کالی چیز آسمان کی طرف اُٹھتی دیکھی۔ سو دوران سر کے عارضہ میں یہ ایک عام بات ہے کہ سر کے چکر کی وجہ سے اردگرد کی چیزیں گھومتی ہوئی اوپر کو اٹھتی نظر آتی ہیں اور بوجہ اس کے کہ ایسے دورے کے وقت مریض کا میلان آنکھیں بند کر لینے کی طرف ہوتا ہے۔ عموماً یہ چیزیں سیاہ رنگ اختیار کر لیتی ہیں اور دورے میں غشی کی سی حالت ہو جانے سے جیسا کہ خود الفاظ بھی اسی حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ حقیقی غشی مراد نہیں بلکہ بوجہ زیادہ کمزوری کے آنکھیں نہ کھول سکنا یا بول نہ سکنا مراد ہے۔ واللہ اعلم) مزید بصیرت کیلئے روایات نمبر 81، 293 اور 459 بھی ملاحظہ کی جائیں جن سے اس سوال پر مزید روشنی

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں

ہر مخالفت، ہر آندھی اور ہر طوفان جو آپ کو ختم کرنے کیلئے اُٹھتا ہے، اُٹھ رہا ہے اور اُٹھے گا، یہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے مزید قریب کرنے والا بن جانا چاہئے

یاد رکھیں مظلوم کی آہ عرش کے پائے ہلا دیتی ہے، ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے اور قانون کو ہاتھ میں لے کر نہیں لیتے،
لیکن اللہ کے حضور جھکتے ہیں جو سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے اور اپنے وعدے پورے کرنے والا ہے

ہر احمدی اس یقین سے پُر ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ سچا ہے اور فتح انشاء اللہ ہمارا مقدر ہے
اور گزشتہ سو سال سے زائد کی جماعت کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت کا ہر قدم ترقی کی نئی منازل کی طرف اُٹھ رہا ہے

اگر ہم نے احمدیت کے غلبہ کے دن اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھنے ہیں تو ہر بچے، بوڑھے،
عورت، مرد، نو احمدی اور پرانے احمدی کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی ہوگی

قادیان دارالامان (انڈیا) میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ سے 28 دسمبر 2006ء کو
ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمنی سے براہ راست اختتامی خطاب

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

الحمد للہ آج قادیان کا یعنی ہندوستان کی جماعتوں کا 115 واں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اس جلسے کے منعقد کرنے کا مقصد جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں اور عموماً جلسہ کے آغاز میں ہی افتتاحی خطاب میں جو بھی صدرِ اجلاس ہو اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے کیا مقصد بیان فرمائے ہیں اس کا خلاصہ مَیں دوبارہ پیش کر دیتا ہوں۔

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ان جلسوں کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑو، اُس کے حقوق ادا کرو، اُسکے احکامات پر عمل کرو اور اسی طرح آپس میں محبت پیار اور بھائی چارے کی فضا بھی پیدا کرو جو مثالی ہو اور پھر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی اس فضا کو اپنے ماحول میں اس طرح پیدا کرو کہ ہمیشہ یہ جاری رہے۔
(ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد چہارم، صفحہ 394)

اس معیار کو قائم کرنے کیلئے جلسہ کے پروگراموں میں مختلف علمی اور تربیتی اور دینی موضوعات پر مختلف علماء کی تقاریر ہوتی ہیں جن کو اگر ہر سننے والا غور سے سنے اور پھر اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے ہوئے ان باتوں کو اپنے اوپر لاگو کرے تو ہر احمدی جو جلسہ میں شامل ہوتا ہے، اس خاص ماحول کی وجہ سے اپنی زندگیوں میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے والا بن جاتا ہے۔ اور ہر سال شامل ہونے والوں کے تو معیارِ روحانیت بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور بلند ہونے چاہئیں۔ تبھی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان جلسوں میں شمولیت کو خاص اہمیت دی تھی اور اس کی خاص تلقین فرمائی تھی۔ اس لئے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری کردہ اس جلسہ سالانہ کی تتبع میں دنیا میں جن جن ممالک میں جماعت قائم ہے وہاں بھی یہ جلسے روحانی اور علمی معیاروں کو بلند کرنے کیلئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ لیکن قادیان کے جلسہ کی تو ایک خاص اہمیت ہے۔ یہ تو اُس بستی میں منعقد ہونے والا جلسہ ہے جس سے امام الزمان اور مسیح دوران کی یادیں وابستہ ہیں۔ جہاں کا ایک خاص روحانی ماحول ہے جو وہاں ہر جانے والا محسوس کرتا ہے۔ پس یہاں یعنی قادیان کے جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے پاک تبدیلیاں بھی دوسرے جلسوں سے بہت بڑھ کر روحانیت میں انقلاب برپا کرنے والی ہونی چاہئیں۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ سب شامل ہونے والوں کو اس کی توفیق مل رہی ہوگی۔ ہمیشہ کی طرح اس سال بھی نومبائعین کی ایک خاصی تعداد اس جلسہ میں شامل ہوئی ہے۔ ان کے مطابق تقریباً گیارہ ہزار کے قریب نو مبائعین جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اسی طرح گزشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی پاکستان سے ایک بڑی تعداد، تقریباً ساڑھے چار ہزار احمدی حکومتِ ہند کے ویزے دینے کی وجہ سے شامل ہوئے۔ حکومتِ ہند نے اس دفعہ ویزے دینے میں بڑا فراخدلانہ اظہار کیا ہے۔ جس کیلئے ہم اس حکومت کے شکرگزار بھی ہیں کہ انہوں نے اُن لوگوں کو جو مجبور ہیں، جلسے منعقد نہیں کر سکتے، اس جلسہ کے روحانی ماحول میں شامل ہونے اور اس سے استفادہ کرنے کی اجازت دی۔ ان شامل ہونے والوں میں یعنی نو مبائعین اور پاکستان سے آنے والوں میں بہت بڑی تعداد ایسے احمدیوں کی ہے جن کو پہلی بار جلسہ میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ یا قادیان کے جلسہ میں پاکستانی احمدیوں کو پہلی بار شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ یقیناً اس ماحول نے آپ کے دلوں میں ایک عجیب کیفیت پیدا کی ہوگی۔ ایک کیف انگیز روحانی حالت ہوگی جس کو ہر محسوس کرنے والا محسوس تو کر سکتا ہے، بیان نہیں کر سکتا۔ بہرحال یہ کیفیت جو کم و بیش ہر ایک پر طاری ہوگی جو دل سے پھوٹتی ہے اور جس پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا لیکن اللہ کا قرب پانے کی خواہش رکھنے والا ایک بندہ جب اس کیفیت کو اللہ کے حضور جھکتے ہوئے دعاؤں اور استغفار سے سجاتا ہے تو اس کی حالت ایک اور ہی دنیا میں لے جانے والی ہو جاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ میں سے اکثر نے دعاؤں کی حالت میں اپنے دلوں کی یہ کیفیت دیکھی ہوگی۔ لیکن اگر یہ کیفیت عارضی ہے اور اس ماحول سے دور جانے کے بعد اس نے بالکل مخالف سمت میں موڑ کاٹ لیا ہے، ایسا یوٹرن (U-Turn) لیا ہے جو دوبارہ پہلی حالت میں لے جانے والا ہے تو اس وقتی جوش کا کوئی فائدہ نہیں۔ کوشش کریں کہ آپ نے اس علمی اور روحانی ماحول سے اب جو استفادہ کیا ہے، اُس کو زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ آپ کی یہ پاک تبدیلیاں ہی ہیں جنہوں نے آپ کی زندگیوں میں آپ کو احمدیت کی ترقی کے نمونے دکھانے ہیں۔ انشاء اللہ۔ ہر مخالفت، ہر آندھی اور ہر طوفان جو آپ کو ختم کرنے کیلئے اُٹھتا ہے، اُٹھ رہا ہے اور اُٹھے گا، یہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے مزید قریب کرنے والا بن جانا چاہئے۔ الٰہی جماعتوں کو مخالفتوں کے سمندروں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد سے جب آپ دعائیں کرتے ہوئے اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے بغیر گھبرائے یہ سفر جاری رکھیں گے تو ہر منزل پر پہنچ کر آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے عظیم الشان نظارے نظر آئیں گے اور راستے کی کوئی روک آپ کی ترقی کی رفتار کو کم نہیں کر سکے گی۔

دیکھیں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے قربانیوں کے کتنے عظیم نمونے دکھائے۔ کیا کیا ظلم تھے جو اُن پر روا نہیں رکھے گئے۔ اُس وقت مکّہ میں حکومت تو کفارِ مکّہ کی تھی اور اُن کے دلوں میں جو آیا انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ اور خاص طور پر غریبوں کے ساتھ، غلاموں کے ساتھ کیا کیونکہ ہمیشہ نیکی کو قبول کرنے والے غریب اور مسکین لوگ ہوتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب فی القصص، حدیث نمبر 3666)

اس لئے کہ وہ اپنی غربت، بیچارگی اور مسکینی کے باوجود اَحد، اَحد کا نعرہ لگاتے ہوئے وحدہٗ لاشریک خدا کے حکموں پر عمل کرتے اور اُسکی عبادت کرتے ہیں۔ آج ہندوستان میں بھی احمدیت قبول کرنے والے غریب لوگ ہی ہیں۔ وہ لوگ ہیں جن میں خدا کا خوف ہے۔ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے حکم کے آگے کسی مولوی، کسی وڈیرے، کسی افسر، کسی مکھیے یا کسی مذہبی لیڈر کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور اسی وجہ سے آپ پر جو ایسے غریب علاقوں کے نو مبائعین ہیں ظلم بھی ہوتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں کم از کم قانون تو آپ کے خلاف نہیں ہے۔ اگر کوئی افسر یا کوئی بڑا اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتا ہے تو قانون کا دروازہ کھلا ہے۔ کئی شریف افسران ہیں جو حق کا ساتھ دیتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے اِکّا دُکّا کے علاوہ آپ پر ہونے والے ظلم انتہائی کیفیت نہیں رکھتے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا اسلام کے ابتدائی زمانے میں ظلموں کی انتہا یہ تھی کہ گرمی میں گرم ریت پر لٹا کر اوپر بڑے بڑے گرم پتھر رکھ دیئے جاتے تھے۔ (شرح العلامۃ الزرقانی علی المواهب اللدنیۃ، جلد اول، صفحہ 499 تا 500، اسلام حمزۃ۔ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

کوئلوں پر لٹایا جاتا تھا یہاں تک کہ کوئلے جسم کی چربی سے ہی ٹھنڈے ہو جاتے تھے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد اول، صفحہ 675، خباب بن الارت، دارالفکر بیروت 2003ء)

ایک انسان کی، عورتوں کی بھی ٹانگیں دو اونٹوں سے باندھ کر اُن اونٹوں کو مخالف سمت دوڑایا جاتا تھا یہاں تک کہ انسانی جسم چِر کر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا تھا۔ (ماخوذ از شرح العلامۃ الزرقانی علی المواهب اللدنیۃ، جلد 3، صفحہ 139، سریۃ زید الیٰ ام قرفۃ۔ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

لیکن اس ظلم کے باوجود اُن لوگوں نے اپنا ایمان ضائع کیا نہ ایک خدا کی عبادت چھوڑی۔ ایک دفعہ ایک مسلسل دُکھ سہنے والے مسلمان خاندان کے قریب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس وقت گزر ہوا جب اُس خاندان پر ظلم کی انتہا ہو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا۔ اے آلِ یاسر! صبر کا دامن نہ چھوڑنا کہ خدا نے تمہاری انہی تکلیفوں کے بدلہ میں تمہارے لئے جنت تیار کر رکھی ہے۔ آخر اس ظلم کی وجہ سے یاسر فوت ہو گئے۔ اُن کی والدہ کو بھی ظالمانہ طور پر نیزہ مار کر شہید کیا گیا۔
(شرح العلامۃ الزرقانی علی المواهب اللدنیۃ، جلد اول، صفحہ 496، اسلام حمزۃ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

جس طرح نیزہ مارا گیا اس واقعہ کے بیان سے

ہی شرم آتی ہے۔ پس آج اگر احمدیوں پر ظلم ہوتے ہیں تو ایمان پر کامل ہوتے ہوئے اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اصولی ارشاد یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا۔ اس انتہائی کسمپرسی کی حالت کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ اسلام اللہ کا دین ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس نے غالب آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس وقت آپ کو تسلی دی تھی، یہ بتا دیا تھا کہ یہ ظلم مستقل رہنے والا نہیں ہے۔ یہ ظلم جو اُس زمانے میں مسلمانوں پر ہوتے تھے، صرف غریبوں پر نہیں ہو رہے تھے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بھی ہو رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے مومنوں کو بھی یہ بتا دیا، یہ خبر دی کہ یہ ظلم ایک دن ختم ہونے والے ہیں۔ اللہ کی تقدیر چل رہی ہے اور زمین اُن کیلئے اپنے کناروں سے کم ہونی شروع ہوگئی ہے۔ فتح کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ مخالفت میں بڑھتے ہوئے اسلام کی آغوش میں آ رہے ہیں یا اللہ تعالیٰ اُن کا خاتمہ کر رہا ہے۔ اگر مخالفین کو کوئی کامیابی نظر بھی آ رہی ہے تو یہ عارضی کامیابی ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اُن کی نظر کا دھوکہ ہے کیونکہ یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ اللہ کی طرف سے آیا ہوا سچا نبی غلبہ نہ حاصل کرے اور پھر یہ تو وہ نبی تھا جس کیلئے زمین آسمان بنے تھے۔ یہ تو وہ نبی تھا جس پر اللہ تعالیٰ نے کامل اور مکمل شریعت اتاری تھی جس کے بعد کوئی اور نئی شریعت نہیں آ سکتی۔ جو خاتم الانبیاء تھا، ہے اور رہتی دنیا تک رہے گا۔ ہمارے پیارے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اب سب انبیاء سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ۔ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ (المجادلہ:22) یعنی اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ اللہ یقیناً طاقتور اور غالب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سچا خدا جس سے پیار کرتا ہے اُس کی تائید کرتا ہے اور آج ہم دیکھتے ہیں، انصاف کی آنکھ سے دیکھنے والا ہر شخص خواہ وہ کسی مذہب کا ہو، غیر مسلموں سے بھی ہو تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ترقیات اور ترقیات کے جو وعدے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے تھے، وہ آپؐ کو آپؐ کی زندگی میں دکھا دیئے۔

پس یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ دیکھیں جو شخص اپنی قوم کے ظلموں سے تنگ آ کر اپنے وطن سے ہجرت کرتا ہے، پھر بعد کے کئی سال ایسے گزرتے ہیں جس میں کئی دفعہ یہ خوف کی صورت پیدا ہوتی ہے کہ دشمن اب کامیاب ہوا کہ اب کامیاب ہوا لیکن اللہ تعالیٰ ہر موقع پر اپنا خاص ہاتھ رکھ کر آپ کو اور آپ کی جماعت کو ہر خوف کی حالت سے نکالتا ہے۔ اور پھر وہی شہر جہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا گیا تھا وہاں آپ فاتح کی حیثیت سے آتے ہیں تو یہ سب الٰہی تائیدات اور نصرت اللہ تعالیٰ کے پیار کا اظہار ہی ہے جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایسی شاندار فتح اور غلبہ عطا فرمایا کہ دنیا یہ دیکھ کے حیران ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے۔ دشمن چاہتے ہیں کہ اُس کو نیست و نابود کر دیں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آتے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اُس کا وعدہ ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلہ:22) یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ مَیں اور میرا رسول غالب رہیں گے۔‘‘ (ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 220 تا 221، ایڈیشن 2003ء، مطبوعہ ربوہ)

پس جیسا کہ ہم نے دیکھا۔ ایک وقت مسلمان ظلم کی چکّی میں پس رہے تھے اور ایک وقت ایسا آیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی تمام عرب آپ کے اشارے پر گردنیں کٹوانے کیلئے تیار تھا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے پورا کرنے کے نظارے ہیں۔ ہم بھی اُسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں، ہم بھی اُسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو امام الزمان اور مسیح دوران مانتے ہیں، اُسکے ماننے والے ہیں، اُس کی بیعت میں شامل ہیں جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور یہ حکم دیا تھا کہ جب وہ مبعوث ہوگا تو جانا اور اُسے میرا سلام کہنا۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 182، مسند ابی ھریرۃ، حدیث 7957، عالم الکتب بیروت 1998ء)

بلکہ یہاں تک کہ اگر برف کی سِلوں پر گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے تو جانا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب خروج المھدی، حدیث نمبر 4084) لیکن اس مسیح موعود کے انکار کے بہانے نہ تلاش کرنا۔

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ اُس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانی جو اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا نبی ہے اور اس کے پیارے مسیح و مہدی زمان کی جماعت میں شامل ہوگئے اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ تمام انبیاء کو کامیابی کی خوشخبریاں دیتا آیا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری سے نوازا اور تاریک دور کے بعد اس زمانے کے روشن دور کی فتوحات سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی۔ اور پھر اس بات کی تصدیق کے لئے کہ ہاں یہی وہ مسیح موعود اور مہدی موعود ہے جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی فرمایا کہ فکر نہ کرو، دشمنوں کی مخالفتیں اور ظالمانہ حملے تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ تمہارے سے بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلہ:22) اور ہم نے دیکھا کہ جماعت پر مختلف دور آئے۔ لوگوں کو ذاتی طور پر بھی ظلم اور بربریت کا نشانہ بنایا گیا لیکن نہ ان لوگوں کے پائے ثبات میں لغزش آئی جنہیں ظلم کا نشانہ بنایا گیا تھا، نہ جماعت کی ترقی کو کوئی روک سکا۔ افغانستان کے بادشاہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی ایک بزرگ شہزادے کو سنگسار کروایا اور سنگساری سے پہلے پوچھتے رہے کہ کیا تم مرزا غلام احمد قادیانی کی مسیحیت کا انکار کرتے ہو؟ لیکن اُس ثابت قدم اور صبر و رضا کے پیکر نے ہمیشہ یہی جواب دیا کہ میں تمہارے دنیاوی خوف کی خاطر اللہ تعالیٰ کی بات کا انکار نہیں کرسکتا۔ اور اسی طرح زمین پر گڑھے ہوئے سنگسار ہونا منظور کیا۔

(ماخوذ از تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 59)

لیکن نتیجہ کیا نکلا؟ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ حکومت بھی اُن کے ہاتھ سے جاتی رہی اور آج تک وہ سرزمین جو ہے بدامنی کا گہوارہ بنی ہوئی ہے۔ پھر، اُس ملک میں، اُس علاقے میں، اور بھی شہادتیں ہوئیں۔ دوسرے ممالک میں بھی ہوئیں۔ جن میں پاکستان میں اس ظلم و بربریت کے سہنے والے جو احمدی ہیں سب سے زیادہ ہیں۔ پھر ہندوستان کے ارد گرد کے اور ممالک بھی ہیں، بنگلہ دیش ہے، سری لنکا ہے۔ یہ سب احمدی اس بات پر اپنی جانوں کی قربانیاں دے رہے ہیں کہ وہ اُس مسیح و مہدی پر ایمان لائے ہیں جس کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ احمدیوں کو ان ملکوں میں تنگ بھی کیا جاتا ہے، کیا جاتا رہا ہے، کیا جا رہا ہے۔ نام نہاد علماء کے منہ سے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام سنتے ہی جھاگیں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ کوئی دقیقہ احمدیوں کو تکلیف پہنچانے کا یہ نہیں چھوڑتے لیکن کیا اس سے جماعت کی ترقی رُک گئی؟ نہیں۔ بلکہ خدائے واحد کے ساتھ تعلق جوڑنے والے اور پیار اور محبت پھیلانے والے ہر روز جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہر دن جماعت کی ترقی کی ایک نئی نوید لے کر طلوع ہوتا ہے۔ اور ہر شام ترقی کی خبریں لئے آتی ہے۔

آج جماعت احمدیہ کا 185 ملکوں میں قیام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے وعدے پورے کرنے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ہندوستان میں بھی مخالفت ہے جیسا کہ میں نے کہا۔ یہاں بھی مجبوروں اور مظلوموں کو تنگ کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں بھی بعض شہادتیں ہوئی ہیں۔ چند مہینے پہلے ایک معلم کو شہید کر کے پھر درخت کے ساتھ اُس کی نعش لٹکا دی گئی کہ شاید اس سے دوسرے خوفزدہ ہو جائیں اور احمدیت چھوڑ دیں۔ لیکن کیا اس سے احمدیت اس علاقے میں ختم ہوگئی؟ مجھے یقین ہے کہ دشمنوں کی اس حرکت سے انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر وہاں احمدیت پھیلے گی اور پھولے گی اور بڑھے گی لیکن وہاں کی حکومتی انتظامیہ سے مَیں کہتا ہوں کہ آپ لوگ ظالم کے ہاتھ کو نہ روک کر کہیں اس ظلم میں شریک نہ ہو جائیں۔ یاد رکھیں مظلوم کی آہ عرش کے پائے ہلا دیتی ہے۔ ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے اور قانون کو ہاتھ میں لے کر نہیں لیتے۔ لیکن اللہ کے حضور جھکتے ہیں جو سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے اور اپنے وعدے پورے کرنے والا ہے۔ ہم اس بات کا اِدراک رکھتے ہیں کہ چند ایک جانوں کی قربانی قوموں کی زندگی میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور قربانیاں کرنیوالے اور ظلموں میں پسنے والے بھی خوب جانتے ہیں کہ اُن کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور اجر پانے والی ہیں۔ پس ہماری نظر ہمیشہ آخری منزل کی طرف رہتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’لفظ کَتَبَ سنّت اللہ پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ وہ اپنے رسولوں کو ضرور ہی غلبہ دیا کرتا ہے۔ درمیانی دشواریاں کچھ شئے نہیں ہوتیں۔ اگرچہ وہ ضَاقَتۡ عَلَیۡھِمُ الۡاَرۡضُ (سورۃ التوبہ:118) کا ہی مصداق کیوں نہ ہو۔ (ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 574، ایڈیشن 2003ء، مطبوعہ ربوہ) یعنی زمین باوجود فراخی کے اُن پر تنگ ہی کیوں نہ ہو جائے اور وہ انتہائی تکلیف دیئے جائیں۔

پس مخالف اس بات پر خوش ہو جاتے ہیں کہ اب ہم نے مخالفت کر کے جماعت کی ترقی کے آگے بند باندھ دیئے ہیں اور اب یہ اپنی موت آپ مرنے والے ہیں تو اُس وقت خدا جو اپنے وعدوں کا سچا ہے، اَور اَور راستے نکال دیتا ہے۔ نئے نئے راستے جماعت کی ترقی کے ہمیں دکھا رہا ہوتا ہے۔ یہ لوگ بیوقوف ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ریت کے بند باندھ کر طوفانی پانیوں کو روک دیں گے۔ طوفانی پانیوں کے سامنے تو پتھروں کے بند بلکہ سیسہ پلائی دیواریں بھی ٹکا نہیں کرتیں۔ یہ ہمارے مخالفین کس بیوقوفوں کی جنت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہاں اُن کی مخالفت کا ایک فائدہ یہ ضرور ہوتا ہے کہ ایک احمدی جو ہے وہ اپنے ایمان میں پہلے سے اور زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ پس ان مخالفتوں سے چاہے وہ ہندوستان میں ہوں یا بنگلہ دیش میں ہوں یا انڈونیشیا میں ہوں یا پاکستان میں ہوں یا کسی بھی اور ملک میں ہوں، ہر احمدی اپنے ایمان کو اور زیادہ صیقل کرے، اَور زیادہ چمکائے اور اَور زیادہ نکھارے تاکہ مخالفین جو ہیں اَور زیادہ حسد کی آگ میں جلتے ہوئے جہنم کی آگ میں گرتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’مَیں خدا سے یقینی علم پا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مولوی اور ان کے سجادہ نشین اور ان کے مُلہم اکٹھے ہو کر الہامی امور میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں تو خدا اُن سب کے مقابل پر میری فتح کرے گا۔ کیونکہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں۔ پس ضرور ہے کہ بموجب آیہ کریمہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلہ:22) میری فتح ہو۔‘‘ (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 342-341)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنّت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اسکے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ مَیں اُس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔ اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے، ایسا ہی اَب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔‘‘

(نزول المسیح، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 380 تا 381)

پس ہر احمدی اس یقین سے پُر ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ سچا ہے اور فتح انشاء اللہ ہمارا مقدر ہے۔ اور گزشتہ سو سال سے زائد کی جماعت کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت کا ہر قدم ترقی کی نئی منازل کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ اس لئے مایوسی کی اور پریشانی کی کوئی وجہ نہیں۔ جلسہ کے دنوں میں تو دعاؤں کی توفیق ملتی رہی، جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا۔ دعاؤں پر توجہ دیتے ہوئے گھروں میں جائیں۔ عبادت اور دعاؤں کی طرف توجہ رہے۔ ثابت قدمی دکھاتے رہیں۔ ان تمام نو مبائعین سے مَیں کہتا ہوں کہ اپنے ثباتِ قدم کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ مخالفتوں کے باوجود زمانے کے امام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانے والے بنیں تو اب اس

امام کی بیعت میں آ کر اپنے اندر پاک تبدیلیوں کے معیار بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں اور کبھی اپنے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دیں۔ دنیا کا کوئی خوف اور کوئی لالچ آپ کو اپنے عہدِ بیعت سے ہٹانے والا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں نومبائعین کی تعداد اب پرانے احمدیوں کی نسبت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ اس حاضری سے بھی ظاہر ہے۔ پچیس ہزار کی تعداد میں سے گیارہ ہزار نومبائعین ہیں۔ ساڑھے چار ہزار پاکستانی اور غریب الگ ہیں۔ سارے آ بھی نہیں سکتے۔ اس لئے ان نومبائعین سے مَیں کہتا ہوں کہ آپ پر ذمہ داری بھی بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ ان مخالفتوں میں قربانیاں دیتے ہوئے احمدیت کا پیغام خدا کے حکم کے مطابق اُس کی تسبیح، تحمید اور استغفار کرتے ہوئے پہنچاتے رہیں گے اور اپنی اصلاح بھی کرتے رہیں گے۔ اپنے ایمان کو مضبوط کرتے چلے جائیں گے، مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے اور دوسروں کیلئے بھی نمونہ بنیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی جنہوں نے ابھی تک احمدیت قبول نہیں کی، اُنہیں بھی احمدیت کی آغوش میں لانے کا باعث بنیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ جوبلی سال کے جلسہ میں آپ کی حاضری ہزاروں میں نہیں بلکہ لاکھوں میں ہوگی۔

جیسا کہ مَیں نے کہا مَیں پہلے بھی بتا آیا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت شاملِ حال ہو تو دشمن کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اس لئے آپ پورے یقین سے اس وعدے کے پورا ہونے پر ایمان رکھیں کہ اللہ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ یہ تھوڑی سی تکلیفیں یا کچھ نقصان ضرور رنگ لائیں گے۔ جو وہاں شہید ہوئے ہیں، اُن کے خون رائیگاں نہیں جائیں گے۔ جماعت احمدیہ کی سو سال سے زائد تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہر شہادت ہمیشہ رنگ لائی ہے بلکہ مَیں تو اس یقین پر قائم ہوں کہ صرف احمدی کا خون ہی نہیں رنگ لاتا بلکہ احمدی کو پہنچنے والی معمولی تکلیف بھی جس کا بعض دفعہ احساس بھی نہیں ہوتا، اس معمولی تکلیف کو بھی اللہ تعالیٰ بغیر نوازے نہیں چھوڑتا۔ پس جب اللہ تعالیٰ یہ سلوک فرما رہا ہو تو پھر آپ کو فکر کرنے اور خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر تکلیف کو اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے برداشت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں جب تمام مخالفتیں ہوا میں اُڑ جائیں گی اور مخالفتیں کرنے والے آپ کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوں گے۔

ایک کہانی ہے جس میں ذکر ہے کہ ایک دیو تھا کوئی، جب وہ زخمی ہوتا تھا یا اُس کا خون نیچے گرتا تھا تو جہاں اُس کے خون کا قطرہ گرتا تھا وہاں سے اور دیو پیدا ہو جاتے تھے۔ یہ تو خیر کہانی ہوئی لیکن جماعت کی تاریخ میں ہم دیکھتے آ رہے ہیں کہ خون نکلنا تو دُور کی بات ہے، احمدیوں کو معمولی تکلیفیں پہنچنے پر ہی اللہ تعالیٰ اس طرح نوازتا ہے کہ ایک کی جگہ دس دس دیتا ہے۔ اگر ایک مسجد بند کی تو دس مسجدیں نئی مل گئیں۔ اگر ایک جماعت کو بعض پابندیاں برداشت کرنی پڑیں تو دس آزادی سے اپنے فرائض ادا کرنے والی نئی جماعتیں پیدا ہو گئیں۔ پس ضرورت ہے تو ہمیں اپنی کمزوریوں کو دور کرتے ہوئے اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے کی۔

پیدائشی اور پرانے احمدی جو ہیں اُن سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ جہاں مَیں گزشتہ سالوں میں ہونے والے احمدیوں کو توجہ دلا رہا ہوں، وہاں آپ بھی اس طرف توجہ رکھیں۔ ان نئے آنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے آپ سے نمونے پکڑنے ہیں۔ پس آپ لوگ میری ان باتوں سے باہر نہیں ہیں۔ آپ لوگ بھی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ حقوق العباد کے معیار بلند کریں۔ ایمان اور ایقان میں ترقی کریں۔ تسبیح و استغفار کی طرف بہت توجہ دیں۔ ورنہ آپ کے کسی فعل سے ٹھوکر کھانے والے نومبائع کی ٹھوکر کھانے کے آپ بھی ذمہ دار ہوں گے اور ذمہ دار ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اُس کے آگے جھکے رہنے والے اور استغفار کرنے والے بنے رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے طفیل جس امام سے نوازا ہے اور ہمیں اُس کو ماننے والا بنایا ہے، اُس کے ساتھ جو فضل مقدر ہیں اُن سے ہم فیضیاب ہونے والے ہوں۔ ہمارا کوئی فعل ہمیں جماعتی ترقیات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھنے سے محروم نہ کر دے۔ پس اگر ہم نے احمدیت کے غلبہ کے دن اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھنے ہیں تو ہر بچے، بوڑھے، عورت، مرد، نو احمدی اور پرانے احمدی کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی ہو گی۔ ایک انقلاب اپنی زندگیوں میں لانا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھنا ہوگا۔ آپ نے مختلف جگہوں پر اپنی بعثت کے مقصد کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے جس کا خلاصۃً میں نے شروع میں ذکر کر دیا تھا کہ ان جلسوں کا مقصد کیا ہے؟ وہی آپ کی بعثت کا مقصد ہے تا کہ لوگ جلسوں پر آ کر آپ کی بعثت کے مقصد کو سمجھ سکیں۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں: ’’وہ کام جس کیلئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اُس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اُس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔‘‘

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 180)

پس اس اہم نکتہ کو سمجھ لیں کہ خدا سے تعلق جوڑنا ہے۔ ہر احمدی کی زندگی کا مقصد یہی ہے اور جب اپنے پیدا کرنے والے سے سچّا اور پکّا تعلق قائم ہو جائے گا تو پھر دنیا ہزار کوششیں کرے، ہماری ترقی میں ذرا سا بھی روک نہیں پیدا کر سکتی، کوئی رخنہ نہیں ڈال سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’یقینا یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدائے تعالیٰ کی لعنت کے ساتھ نہ ہو، کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 547)

اور خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ہمیشہ آپ کی حمایت میں کھڑا ہوگا۔ (ماخوذ از تذکرہ، صفحہ 632 مع حاشیہ، شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ ایڈیشن چہارم 2004ء)

مَیں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے غلبہ کا وعدہ فرمایا ہے۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو 1906ء کے ہیں جن میں بڑی خوشخبریاں عطا فرمائی ہیں جو ہم ماضی میں پورا ہوتے دیکھتے رہے ہیں، جو صرف ایک وقت کیلئے نہیں ہیں بلکہ آپ کے زمانے پر محیط ہیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ الہاماً فرمایا ’’صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا۔‘‘ (تذکرہ، صفحہ 566، شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اکتوبر 1906ء کا ایک الہام ہے۔ ’’فَوْقٌ حَمِیْدٌ‘‘ یعنی قابلِ تعریف غلبہ۔ پھر ساتھ ہے ’’کاذب کا خدا دشمن ہے، وہ اسکو جہنم میں پہنچائے گا۔‘‘ (تذکرہ، صفحہ 571 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ ایڈیشن چہارم 2004ء ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پھر نومبر 1906ء کا ایک الہام ہے ’’لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود ہی اس کی تشریح میں فرماتے ہیں ’’گویا مَیں کسی دوسرے کو تسلّی دیتا ہوں کہ تُو مت ڈر، خدا ہمارے ساتھ ہے۔‘‘

(تذکرہ، صفحہ 575، شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ ایڈیشن چہارم 2004ء، مطبوعہ ربوہ)

پس یہ تسلّی کے الفاظ مختلف الہاموں میں جہاں آپ کیلئے تھے وہاں جماعت کیلئے بھی تھے اور ہیں۔ ان سے اگر حصہ لینا ہے تو ہمیں اپنے اعمال کی درستی کرنی ہو گی تا کہ اُن فضلوں کے اور اُن انعاموں کے وارث بن سکیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمائے ہیں۔

پس مَیں آخر میں پھر آپ لوگوں سے کہتا ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ نے روحانی ماحول میں شامل ہونے کا موقع دیا ہے کہ اس نعمت کے شکرانے کے طور پر اپنی زندگیوں میں مستقل پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے بن جائیں۔ اللہ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا تھا کہ اس دفعہ بڑی بھاری تعداد میں پاکستان کے احمدیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ قادیان کے جلسہ میں شامل ہوں اور حکومتِ ہند نے اُن کو بڑی فراخی سے ویزے دیئے۔ اللہ اُن کو بھی جزا دے۔ تو پاکستان کے یہ احمدی جو شامل ہونے والے ہیں ان میں سے بہت سوں کی قادیان جلسہ پر جانے اور روحانی ماحول سے فیض اُٹھانے کی دیرینہ خواہش پوری ہوئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگوں کو خوب دعائیں کرنے کا موقع ملا ہوگا اور جب تک آپ وہاں رہیں گے یہ موقع ملتا رہے گا۔ پس بقیہ دنوں سے بھی خوب فائدہ اُٹھائیں۔ مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک، بیت الفکر، بیت الدعا وغیرہ اور جو دوسری جگہیں ہیں، ہر جگہ کو اپنے آنسوؤں سے تر کر دیں۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سجدے کئے ہیں اُن جگہوں پر جا کر سجدے کریں اور گڑگڑائیں اور روئیں۔ آپ لوگ جن پر پاکستان میں پابندیاں ہیں۔ جن پر اللہ کا نام بلند آواز سے پکارنے پر پابندیاں ہیں۔ اسلامی شعائر کو اختیار کرنے پر، اپنے جلسے منعقد کرنے پر پابندیاں ہیں۔ یقینا آپ کے جذبات کی کیفیت ناقابلِ بیان ہوگی۔ اس کیفیت کو اللہ تعالیٰ کے حضور آنسوؤں، ہچکیوں کی صورت میں اس عجز کے ساتھ پیش کریں کہ اللہ تعالیٰ کے دربار سے وہ قبولیت کا درجہ پا کر لوٹیں اور ہم اُن خوشخبریوں کو اپنی زندگیوں میں پورا ہوتا دیکھیں جو مسیح الزمان نے ان سجدہ گاہوں میں دعاؤں کی قبولیت کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے پائی تھیں۔ جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں کہ اس یقین پر تو ہم قائم ہیں کہ احمدیت نے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق غلبہ پانا ہے۔ لیکن ہم اللہ کے حضور یہ عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری نالائقیوں اور ناسپاسیوں کو معاف فرماتے ہوئے محض اور محض اپنے رحم اور فضل سے ان فتوحات کے نظارے ہمیں اپنی زندگیوں میں دکھا دے۔ ہمارے راستوں کی روکیں دور ہو جائیں۔ پاکستان میں بھی وہ دن جلد آئیں جب یہ کھوئی ہوئی رونقیں دوبارہ لَوٹیں اور پاکستانی احمدی بھی آزادی سے اپنی روح کی تسکین کے سامان کر سکیں۔ احمدی کی اپنے وطن کیلئے دعا ہی ہے جس نے ملک کی تقدیر بدلنی ہے۔ وطن سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے ملک کی تقدیر بدلنے کیلئے دعا کریں اور پھر انسانیت سے محبت بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ دنیا کی تقدیر بدلنے کیلئے دعائیں کریں اور اپنے عمل سے پاک نمونے قائم کریں۔ یہ دعا کریں اور تڑپ تڑپ کر دعا کریں کہ خلافت سے دُوری کا جو درد پاکستانی احمدیوں کے دل میں ہے اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرما کر اُسے راحت میں بدل دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دن جلد دکھائے۔ آمین۔

اب مَیں آخر میں چند الفاظ کے ردّ و بدل کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعائیہ الفاظ دہراتا ہوں۔

اے اللہ! ہر وہ شخص جس نے تیری رضا حاصل کرنے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کیلئے اس للّٰہی جلسہ میں شمولیت کیلئے سفر اختیار کیا، تُو اُن کے ساتھ ہو اور اُنہیں اجرِ عظیم بخش۔ اور ان پر رحم کر اور ان کے مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے۔ اور ان کے ہمّ و غم دور فرما دے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کر۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُنہیں اُٹھا جن پر تیرا فضل اور رحم ہوا۔ اور تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک طاقت اور قوت تجھی کو ہے۔ آمین، ثم آمین۔ (ماخوذ از مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 282، اشتہار نمبر 91 مطبوعہ ربوہ)

قادیان کی جو حاضری آئی ہے، پہلے مَیں مختصراً بتا چکا ہوں۔ تقریباً پچیس ہزار لوگ اس وقت جلسہ میں شامل ہیں اور اچھی خبریں وغیرہ دی جا رہی ہیں۔ اب ہم دعا کریں گے۔ میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔ دعا کر لیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 5/اپریل 2013)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ (اربعین اطفال)

(سخت غصّہ سے بچو)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

حضرت سعید بن زیدؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12/جون 2020 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سعید بن زیدؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت سعید بن زیدؓ کے والد کا نام زَید بن عَمرو اور والدہ کا نام فاطمہ بنت بَعْجَة تھا۔ ان کا قد لمبا، رنگ گندمی اور بال گھنے تھے۔ یہ حضرت عمر بن خطابؓ کے چچازاد بھائی تھے۔ انکا شجرۂ نسب آٹھویں پشت پر کَعب بن لُؤَیّ پر جا کر آنحضرتؐ سے ملتا ہے۔

سوال: حضور انور نے حضرت سعید بن زیدؓ کے والد زید بن عمروؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت سعیدؓ کے والد زَید بن عمروؓ زمانۂ جاہلیت میں ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے اور حضرت ابراہیمؑ کے دین کی تلاش کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جو حضرت ابراہیمؑ کا معبود ہے وہی میرا معبود ہے اور جو ابراہیم کا دین ہے وہی میرا دین ہے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زید بن عمرو کی آنحضرتؐ سے ملاقات کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک مرتبہ بعثت سے قبل نبی کریمؐ زَید بن عَمرو سے بَلْدَح مقام پر ملے۔ آپؐ کے سامنے دستر خوان رکھا گیا۔ آپؐ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ اس پر زَید نے بھی کہا کہ مَیں بھی غیر اللہ کے نام پر ذبح کی ہوئی چیزیں نہیں کھاتا۔

سوال: زید بن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کس طرح اپنا سلام پہنچایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: عَامِر بن رَبِیعہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار زید بن عمرو نے مجھے کہا کہ میں اسماعیلؑ کی نسل سے ایک نبی کا منتظر ہوں لیکن مجھے اس کا زمانہ نصیب نہیں ہوگا کہ اس کی تصدیق کروں۔ اگر تم اس کا زمانہ پاؤ تو اسے میرا سلام کہنا۔ عامر کہتے ہیں کہ جب آنحضرتؐ کا ظہور ہوا تو مَیں مسلمان ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو زَید بن عَمرو کا سلام عرض کیا۔ حضوؐر نے سلام کا جواب دیا اور ان کیلئے رحمت کی دعا کی اور فرمایا مَیں نے اس کو جنت میں اس طرح دیکھا کہ وہ اپنے دامن کو سمیٹ رہا تھا۔

سوال: حضرت سعید بن زیدؓ کا حضرت عمرؓ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت سعید بن زَید حضرت عمر کے بہنوئی تھے۔

سوال: حضور انور نے حضرت سعید بن زیدؓ کی جنگ بدر میں شامل نہ ہونے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہؐ نے قریش کے ایک قافلے کی شام سے روانگی کا اندازہ فرمایا تو آپؐ نے مدینے سے اپنی روانگی سے دس روز پہلے حضرت طلحہ بن عُبَیْدُ اللہؓ اور حضرت سعید بن زَیدؓ کو قافلے کی خبر رسانی کیلئے بھیجا۔ قافلہ تو بچکر نکل گیا اور آنحضرتؐ کا کفار مکہ کے لشکر سے ٹکراؤ ہو گیا۔ یہ دونوں صحابی آنحضرتؐ کو قافلہ کی خبر دینے کیلئے مدینہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ آپؐ بدر کیلئے روانہ ہو چکے ہیں۔ یہ دونوں بھی رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے مدینہ سے روانہ ہوئے اور آپؐ کی بدر سے واپسی پر تُرْبَان میں ملے۔

سوال: حضرت سعید بن زیدؓ کن خوش نصیب صحابہ میں سے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت سعید بن زَیدؓ عشرہ مبشرہ میں سے تھے جنہیں رسول اللہؐ کی زبان مبارک سے اسی دنیا میں جنت کی خوشخبری ملی۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عشرہ مبشرہ کی کیا امتیازی خصوصیت بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سعید بن جُبَیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ، حضرت عبد الرحمٰنؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ میدانِ جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہوتے یعنی آپؐ کا دفاع کرتے اور نماز میں آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوتے۔

سوال: حضرت عمرؓ کے دور خِلافت میں حضرت سعید بن زیدؓ کو کن اسلامی خدمات کا موقع ملا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں شام کے معرکے میں جب باقاعدہ فوج کشی ہوئی تو حضرت سعید بن زیدؓ حضرت ابوعبیدہؓ کے ماتحت پیدل فوج کی افسری پر متعین ہوئے۔ دمشق کے محاصرے اور یرموک کی فیصلہ کن جنگ میں نمایاں شجاعت اور جانبازی کے ساتھ شریک رہے۔ جنگ کے دوران حضرت سعید بن زَیدؓ کو دمشق کی گورنری پر مامور کیا گیا لیکن انہوں نے حضرت ابوعبیدہؓ کو لکھا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا کہ آپ لوگ جہاد کریں اور مَیں اس سے محروم رہوں۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہؓ نے مجبوراً یزید بن ابوسفیان کو بھجوا دیا اور حضرت سعید بن زیدؓ دوبارہ جنگ میں شامل ہو گئے۔

سوال: حضرت عثمانؓ کی شہادت پر حضرت سعید بن زیدؓ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تو وہ عموماً کوفہ کی مسجد میں فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگوں نے عثمانؓ کے ساتھ جو سلوک کیا اس سے اگر احد پہاڑ متزلزل ہو جائے تو کچھ عجب نہیں۔

سوال: مغیرہ بن شعبہ نے جب حضرت علیؓ کی شان میں گستاخی کی تو حضرت سعید نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اسی طرح ایک روز کوفہ کی جامع مسجد میں مُغِیرہ بن شُعْبَہ نے حضرت علیؓ کی شان میں برا بھلا کہا تو حضرت سعید بن زیدؓ نے فرمایا اے مغیرہ بن شعب! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ دس جنت میں ہوں گے اور ان میں سے ایک حضرت علیؓ بھی تھے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت سعید بن زیدؓ کی قبولیت دعا کا کیا واقعہ سنایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک عورت نے مدینہ کے گورنر کے پاس شکایت کی کہ سعید نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ مَرْوَان نے تحقیق کیلئے آدمی مقرر کیے تو حضرت سعید نے انہیں جواب دیا کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں رسول اللہؐ سے یہ سننے کے بعد ظلم کر سکتا ہوں کہ جو ظلم کی راہ سے ایک بالشت زمین بھی غصب کرے گا قیامت کے دن ساتوں زمینیں اس کے گلے کا طوق ہوں گی۔ اسکے بعد انہوں نے کہا اے خدا! اگر یہ جھوٹ بولتی ہے تو اسکو اس وقت تک موت نہ دے جب تک اس کی نظر نہ جاتی رہے اور اس کی قبر اس کے گھر کا کنواں نہ بنے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ یہ پہلے بصارت سے محروم ہوئی۔ پھر ایک روز اپنے ہی گھر کے کنویں میں گر کر مر گئی۔

سوال: حضور انور نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا نام زمانہ جاہلیت میں عَبدِ عَمرو تھا۔ اسلام لانے کے بعد آنحضرتؐ نے یہ نام بدل کر عبدالرحمٰن رکھ دیا۔ آپ سفید، خوبصورت آنکھوں والے، لمبی پلکوں، لمبے ناک والے تھے۔ سامنے کے اوپر والے دانت میں سے کچلی والے دانت لمبے تھے۔ کانوں کے نیچے تک بال تھے۔ گردن لمبی، ہتھیلیاں مضبوط اور انگلیاں موٹی تھیں۔ آپ غزوۂ بدر، اُحد سمیت تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔

سوال: حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کن خوش نصیب صحابہ میں سے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ان دس اصحاب میں سے تھے جن کو ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت مل گئی تھی۔ آپؓ ان اصحابِ شوریٰ کے چھ افراد میں سے ہیں جن کو حضرت عمرؓ نے خلافت کے انتخاب کیلئے مقرر فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ اپنی وفات کے وقت ان سب سے راضی تھے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ان قلیل افراد میں سے تھے جنہوں نے زمانۂ جاہلیت میں بھی شراب کو اپنے اوپر حرام کیا ہوا تھا۔ آپ ابتدائی آٹھ اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دارِ ارقم کو تبلیغی مرکز بنایا تو آپؓ اس سے بھی پہلے حضرت ابوبکرؓ کی تبلیغ سے اسلام قبول کر چکے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ حبشہ کی طرف جانے والی دونوں ہجرتوں میں شامل تھے۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ پر زعفران کا نشان دیکھا تو کیا دریافت فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک دن حضرت عبدالرحمٰنؓ پر زعفران کا نشان تھا۔ رسول اللہؐ نے پوچھا کہ کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کس سے؟ انہوں نے کہا کہ انصار کی ایک عورت سے۔ فرمایا کتنا مہر دیا ہے؟ عرض کیا ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ نبیؐ نے فرمایا کہ ولیمہ بھی کرو خواہ ایک بکری کا ہی سہی۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو تجارت میں کس طرح برکت عطا فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اپنے آپ کو اس حالت میں بھی دیکھا کہ اگر میں کوئی پتھر بھی اٹھاتا تو امید کرتا کہ نیچے سونا یا چاندی ملے گی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تجارت میں اتنی برکت رکھ دی تھی۔

......☆......☆......☆......

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23/مئی 2003 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے سورۃ ہود کی آیت الٓرٰ۔ کِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ (سورۃ ھود:2) تلاوت فرمائی۔

سوال: سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس آیت کریمہ کا کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس کا ترجمہ ہے: الٓرٰ۔ أَنَا اللهُ أَرٰى: میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ (یہ) ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات مستحکم بنائی گئی ہیں (اور) پھر صاحب حکمت (اور) ہمیشہ خبر رکھنے والے کی طرف سے اچھی طرح کھول دی گئی ہیں۔

سوال: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کریمہ کی کیا تفسیر بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کتاب کی آیتیں اپنے اندر حکمت رکھتی ہیں۔ اور جو کچھ بھی اس میں بیان ہوا ہے وہ بدی سے روکنے والا اور نیکی کی طرف لے جانے والا ہے اور انسان کی پوشیدہ بدیوں سے اس کو آگاہ کر کے اسکی حقیقت سے اسے واقف کرتا ہے۔ اور اس کلام میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں اور نہ کوئی ضرورت سے زائد بات ہے۔

سوال: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حکیم کے کیا معنی بیان فرمائے؟

جواب: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حکیم اسے کہتے ہیں جو موقع کے مطابق کام کرنے والا ہو۔ اس صفت سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس کلام کی بھیجنے والی ہستی کے یہ مدنظر نہیں ہے کہ وہ لوگوں میں شہرت یا عزت حاصل کرے بلکہ اس کے مدنظر بنی نوع انسان کا فائدہ ہو۔

سوال: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خبیر کے کیا معنی بیان فرمائے؟

جواب: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خَبِیْر کہہ کر یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ حقیقتِ امر سے واقف ہے۔ خبیر کا لفظ اصل حال کی واقفیت پر دلالت کرتا ہے۔ اور بواطن امور کے جاننے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے کہ اس صفت کا مالک اندرونی تغیرات پر خاموش نہیں رہ سکتا اور بداعمالی کی سزا کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔

(سوال) حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی الہ علیہ وسلم کے یہ کہنے کی کیا وجہ بیان فرمائی کہ سورۃ ہود نے مجھے بوڑھا کردیا؟

(جواب) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ھود اور اس جیسی سورتوں نے قبل از وقت بوڑھا کردیا ہے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: کیونکہ آپؐ دیکھتے تھے کہ آپ کے ساتھ توبہ کرنے والے لوگ آپ کے زمانہ تک ہی محدود نہ تھے بلکہ آپ کے بعد قیامت تک آنے والے تھے۔ ان لوگوں کی تربیت کی ذمہ داری آپ ﷺ کس طرح اٹھا سکتے تھے۔ یہ خیال تھا جس نے آپ پر اثر کیا اور آپ کو بوڑھا کردیا۔

(سوال) حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہمارا کیا فرض بیان فرمایا ہے؟

(جواب) آپؓ نے فرمایا ہمارا بھی یہ فرض رکھا گیا ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کے ساتھ دوسرے مومنوں کی اصلاح کی بھی فکر کریں۔

(سوال) حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا کے کیا معنی بیان فرمائے؟

(جواب) آپؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو خبیر و بصیر ہے بندوں کو غلط راستہ پر چلتے دیکھ کر کس طرح خاموش رہ سکتا ہے۔ یہ فقرہ بھی ان معنوں کو ردّ کرتا ہے جو اوپر کی آیت کے بعض نادانوں نے کئے ہیں (کہ خدا تعالیٰ بڑے بڑے لوگوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ بدکار ہوجاؤ) کیونکہ اس میں بتایا ہے کہ معذب لوگ پہلے سے گناہ گار ہوتے ہیں یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو گنہگار بناتا ہے۔

(سوال) حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ کی کیا تفسیر بیان فرمائی ہے؟

(جواب) آپؓ نے فرمایا: تم میں سے معزز اور زیادہ مکرم وہ ہے جو زیادہ تر متقی ہے۔ جس قدر نیکیاں اور اعمال صالح کسی میں زیادہ ہوتے ہیں وہی زیادہ معزز و مکرم ہے۔ اسلام نے قوموں کی تمیز کو اُٹھا دیا۔ ہمیشہ کا منکر جب اسلام لاوے تو شیخ کہلاوے۔ یہ سعادت کا تمغہ جو اسلام نے قائم کیا تھا صرف تقویٰ تھا۔

(سوال) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت کریمہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ کی کیا تفسیر بیان فرمائی ہے؟

(جواب) آپؑ نے فرمایا: مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔

(سوال) قرآن مجید میں آئندہ زمانہ کے متعلق کیا پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں؟

(جواب) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قرآن کریم کی بعض پیشگوئیاں ہیں، فرمایا: وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی۔ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔

(سوال) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت کیلئے کون سا نشان بیان فرمایا؟

(جواب) حضور علیہ السلام نے فرمایا: مَیں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں اس ملک میں ریل جاری ہوکر اونٹ بیکار کئے گئے اور وہ وقت آتا ہے بلکہ بہت نزدیک ہے جبکہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہوکر اونٹ بیکار ہوجائیں گے۔ تب اس وقت ان اونٹوں کی نسبت وہ حدیث جو صحیح مسلم میں موجود ہے صادق آئے گی یعنی یہ کہ ''لَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا'' یعنی مسیح کے وقت میں اونٹ بیکار کئے جائیں گے اور کوئی ان پر سفر نہیں کرے گا۔

(سوال) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت کریمہ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی کیا تفسیر بیان فرمائی؟

(جواب) حضور علیہ السلام نے فرمایا وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ یعنی آخری زمانہ وہ ہوگا جبکہ کتابوں اور صحیفوں کی اشاعت بہت ہوگی گویا اس سے پہلے کبھی ایسی اشاعت نہیں ہوئی تھی۔ یہ ان کلوں کی طرف اشارہ ہے جن کے ذریعہ سے آج کل کتابیں چھپتی ہیں اور پھر ریل گاڑی کے ذریعہ سے ہزاروں کوسوں تک پہنچائی جاتی ہیں۔

(سوال) فن کتابت کا آغاز کہاں سے ہوا؟

(جواب) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ویسے تو قدیم زمانہ سے درختوں کے پتوں، ان کی چھالوں اور ہڈیوں اور پتھروں وغیرہ پر لکھنے کا رواج رہا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں رائج تھا۔ تاہم باقاعدہ فن کتابت کا آغاز چین سے ہوا۔ پہلا مطبوعہ نمونہ 770ء کا ہے جو برٹش میوزیم میں موجود ہے وہ چین کا ہے۔

(سوال) حضرت مصلح موعودؓ نے آیت کریمہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ کی کیا تفسیر بیان فرمائی؟

(جواب) حضورؓ نے فرمایا: ''آنحضرت ﷺ مکہ میں ہی تھے کہ آپؐ کو الہام ہوا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اسلام کی ترقی کا وقت آ گیا ہے اور عرب کی حکومت تباہ کردی گئی۔ چاند عرب کا نشان تھا چنانچہ جب کوئی شخص خواب میں چاند دیکھے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اُسے عرب کی حکومت کے حالات بتائے گئے ہیں۔ پس چاند کے پھٹنے کے یہ معنے تھے کہ عرب کی حکومت تباہ ہوجائے گی۔ پھر چند سال کے بعد ہی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

(سوال) رسول کریم ﷺ نے غیر قوموں کے اسلام پر حملہ آور ہونے کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی تھی؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ دوسری قومیں تم پر اس طرح حملہ آور ہوں گی جیسے کھانے والے کھانے کے کسی برتن پر آ ٹوٹتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کی کہ یہ ہماری تعداد کی کمی کی جہ سے ہوگا؟ فرمایا نہیں۔ تم اس زمانے میں تعداد میں بہت ہوگے لیکن تم ایسے ہوگے جیسے دریا کے پانی پر میل اور کوڑے کا جھاگ ہوتا ہے۔ اللہ تمہارے رعب کو تمہارے دشمنوں کے دل سے نکال ڈالے گا۔

(سوال) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئندہ زمانہ میں آنے والی ہولناک تباہیوں کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی ہے؟

(جواب) حضور علیہ السلام نے فرمایا: یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند، پرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر وزبر ہوجائیں گے۔

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 10061: مَیں سمیر اشرف ولد مکرم محمد اشرف پڈر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: جامعہ احمدیہ قادیان، مستقل پتا: ناصر آباد (کولگام) صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/فروری 2020 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مقیب الرحمن العبد: سمیر اشرف گواہ: اسماعیل احمد شاہ

مسل نمبر 10062: مَیں مسرور احمد۔ کے۔ پی ولد مکرم کے۔ پی محمد اشرف صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سرائے طاہر (سویل لائن) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: موٹّمل ہاؤس (پتھاپریئم) صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/مارچ 2020 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سرمد احمد العبد: مسرور احمد۔ کے۔ پی گواہ: عثمان احمد۔ کے

مسل نمبر 10063: مَیں نیاز احمد ولد مکرم سیدلوی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: Mullath Padath(H) (وینگاویلّور) چیلاکارا صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/مارچ 2020 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حِفاد احمد العبد: نیاز احمد گواہ: عثمان احمد۔ کے

مسل نمبر 10064: مَیں ڈاکٹر عظیم راتھر ولد مکرم نصیر الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: شارجہ، مستقل پتا: جاکور (بنگلور) صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار AED 200 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ذیشان احمد العبد: عظیم راتھر گواہ: سید حبیب علی

مسل نمبر 10065: مَیں فارس احمد ولد مکرم محمد۔ کے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: شارجہ، مستقل پتا: منّارکاڈ (پالکڑ) صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/فروری 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی

ارشادِ باری تعالیٰ

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○ (آل عمران: 160)

پس جب تو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر، یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار AED 2000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منصور احمد　　العبد: فارس احمد　　گواہ: سید حبیب علی

مسل نمبر 10066: مَیں چوہدری مقبول احمد ولد مکرم مولانا منظور احمد گھنوکے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ صحافت عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ نور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8؍جون 2020 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: اراضی 5 مرلہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد　　العبد: چوہدری مقبول احمد　　گواہ: طارق محمود

مسل نمبر 10067: مَیں باسمہ ندرت بنت مکرم حافظ شریف الحسن صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1؍فروری 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حافظ شریف الحسن　　الامۃ: باسمہ ندرت　　گواہ: اظہر احمد خادم

مسل نمبر 10068: مَیں اے. الماس زوجہ مکرم جے جواہر صادق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 2010، ساکن 3-9A جی کے ایس نگر ڈاکخانہ سولور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28؍نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 150 گرام 22 کیریٹ بشمول حق مہر (ایک بڑا اور ایک چھوٹا ہار، 4 کنگن، ایک نیکلیس، 2 انگوٹھیاں) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جے جواہر صادق　　الامۃ: اے. الماس　　گواہ: بی محمد عادل

مسل نمبر 10069: مَیں جے جواہر صادق ولد مکرم ایم جلال صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 38 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن 3-9A جی کے ایس نگر ڈاکخانہ سولور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی. عبد الناصر　　العبد: جے جواہر صادق　　گواہ: بی محمد عادل

مسل نمبر 10070: مَیں نازش نذیر بنت مکرم نذیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 24 سال تاریخ بیعت 2019، ساکن حیدر پور ضلع سرینگر صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23؍فروری 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 انگوٹھی، 1 پونڈ، جھمکے (تمام زیورات 22 کیریٹ)، FDR -/6,00,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد نائک　　الامۃ: نازش نذیر　　گواہ: عبد الحمید

مسل نمبر 10071: مَیں رضیہ بیگم زوجہ مکرم دلبر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان خانہ داری عمر 31 سال تاریخ بیعت 2005، ساکن کامی خورد ضلع پٹیالہ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/40,000 روپے وصول شد، زیور نقرئی 7 تولہ، زیور طلائی 1 تولہ 2 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد رفیق بھٹی　　الامۃ: رضیہ بیگم　　گواہ: دلبر خان

مسل نمبر 10072: مَیں فارونی بیگم زوجہ مکرم رفیق الحق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن کھنہ تحصیل کھنہ ضلع لدھیانہ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16؍جون 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/2500 روپئے بذمہ خاوند، زمین 5 مرلہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد رفیق بھٹی　　الامۃ: فارونی بیگم　　گواہ: جمشید شیخ

مسل نمبر 10073: مَیں ہرجیت بانو زوجہ مکرم انور خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 1993/94، ساکن سہری ضلع پٹیالہ تحصیل راجپورہ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23؍جون 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/5000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد رفیق بھٹی　　الامۃ: ہرجیت بانو　　گواہ: انور خان

دُعائے مغفرت

میرے سب سے بڑے بھائی مکرم مظفر اقبال چیمہ صاحب ولد مکرم منظور احمد چیمہ صاحب درویش مرحوم عمر 74 سال مورخہ 29؍مئی 2020 بروز جمعۃ المبارک صبح 11 بجے بقضائے الٰہی مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے، **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ مرحوم گزشتہ چند ماہ سے شوگر کی زیادتی اور ٹانگ کے زخم کی وجہ سے علیل تھے۔ آہستہ آہستہ صحت میں گراوٹ آتی رہی اور بالآخر بیماری سے جانبر نہ ہو سکے۔ مرحوم کو الحمد للہ صدر انجمن احمدیہ اور انجمن وقف جدید میں مختلف دفاتر میں خدمات کی توفیق عطا ہوئی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، غریبوں کے ہمدرد اور خوش مزاج طبیعت کے مالک تھے۔ مورخہ 29؍مئی کو ہی شام ساڑھے چھ بجے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں مکرم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعدہ تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ، تین بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین۔

(طاہر احمد چیمہ، استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

GRIPHOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for
royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 23 - July - 2020 Issue. 30

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 / جولائی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں حضرت سعد بن معاذ کا ذکر ہو رہا تھا۔ غزوہ احزاب میں حضرت سعد بن معاذ کو ایسا کاری زخم آیا کہ وہ بالآخر اس سے جانبر نہ ہو سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کیلئے ایک خیمہ نصب کیا تا کہ قریب رہ کر ان کی عیادت کر سکیں۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد نے دعا کی کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں اس قوم کے خلاف جہاد کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں جس نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور اسے نکال دیا۔ اے اللہ میں خیال کرتا ہوں کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اگر قریش کی جنگ میں سے کچھ باقی ہے تو مجھے ان کے مقابلے کیلئے زندہ رکھنا کہ میں تیری راہ میں ان سے جہاد کر سکوں اور اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے جس طرح کہ میری سوچ ہے تو پھر میری رگ کھول دے اور اس زخم کو میری شہادت کا ذریعہ بنا دے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ زخم اسی رات پھٹ گیا اور اس میں سے خون بہنے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ ان کے پاس تشریف لائے ان کا سر اپنی گود میں رکھا اور انہیں سفید چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ سعد نے تیری راہ میں جہاد کیا اور تیرے رسول کی تصدیق کی اور جو اس کے ذمہ تھا اسے ادا کر دیا پس تو اس کی روح کو اس خیر کے ساتھ قبول فرما جس کے ساتھ تو کسی روح کو قبول کرتا ہے۔ حضرت سعد میں ابھی کچھ تھوڑی سی ہوش تھی حضرت سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات سنے تو اپنی آنکھیں کھولیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ سعد کو انصار میں قریباً قریباً وہی حیثیت حاصل تھی جو مہاجرین میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل تھی۔ اخلاص میں، قربانی میں، خدمت اسلام میں، عشق رسول میں یہ شخص ایسا بلند مرتبہ رکھتا تھا جو کم ہی لوگوں کو حاصل ہوا کرتا ہے اور اس کی ہر حرکت وسکون سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اسلام اور بانیٔ اسلام کی محبت اس کی روح کی غذا ہے اور بوجہ اس کے کہ وہ اپنے قبیلہ کا رئیس تھا اس کا نمونہ انصار میں ایک نہایت گہرا عملی اثر رکھتا تھا۔ ایسے قابل روحانی فرزند کی وفات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صدمہ ایک فطری امر تھا مگر آپ نے کامل صبر سے کام لیا اور خدائی مشیت کے سامنے تسلیم ورضا کا سر جھکا دیا۔

جب سعد کا جنازہ اٹھا تو سعد کی بوڑھی والدہ نے بتقاضائے محبت کسی قدر بلند آواز سے ان کا نوحہ کیا اور اس نوحہ میں زمانہ کے دستور کے مطابق سعد کی بعض خوبیاں بیان کیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوحہ کی آواز سنی تو گو آپ نے اصولاً نوحہ کرنے کو پسند نہیں کیا مگر فرمایا کہ نوحہ کرنے والیاں بہت جھوٹ بولا کرتی ہیں لیکن اس وقت سعد کی ماں نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ کہا ہے۔ اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی اور دفنانے کیلئے خود ساتھ تشریف لے گئے اور قبر کی تیاری تک وہیں ٹھہرے اور آخر وہاں سے دعا کرنے کے بعد تشریف لائے۔ غالباً اسی دوران میں کسی موقع پر آپ نے فرمایا کہ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدٍ یعنی سعد کی موت پر خدائے رحمان کا عرش جھومنے لگ گیا ہے۔ یعنی عالم آخرت میں خدا کی رحمت نے خوشی کے ساتھ سعد کی روح کا استقبال کیا۔

حضرت سعد بھاری بھر کم آدمی تھے جب ان کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا کہ ہم نے کسی آدمی کا جنازہ اس قدر ہلکا نہیں دیکھا جتنا حضرت سعد کا تھا منافقین کہتے تھے کہ ایسا ان کے بنوقریظہ کے متعلق فیصلے کی وجہ سے ہوا ہے یعنی اس کو منفی رنگ دینا چاہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اسکے بارے میں آگاہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے سعد کا جنازہ جو تمہیں ہلکا لگا وہ اس لئے کہ سعد کا جنازہ ملائکہ اٹھائے ہوئے تھے۔

حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے جنت البقیع میں حضرت سعد بن معاذ کی قبر کھودی تھی۔ جب ہم مٹی کا کوئی حصہ کھودتے تو مشک کی خوشبو آتی۔ حضرت سعد بن معاذ کی عمر وفات کے وقت 37 سال کی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کو دفن کیا اور ان کے جنازے سے لوٹے تو آپ کے آنسو آپ کی داڑھی پر بہہ رہے تھے۔ ایک روایت میں ہے حضرت سعد نے بیان کیا کہ میں بیشک کمزور ہوں مگر تین باتوں میں میں بہت پختہ ہوں۔ پہلی یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا اسے حق جانا۔ دوسرا یہ کہ میں نے اپنی نماز میں نماز کے علاوہ کوئی دوسرا خیال نہیں آنے دیا یہاں تک کہ نماز مکمل کر لوں۔ تیسرا یہ کہ کوئی جنازہ حاضر نہیں ہوتا تھا مگر میں اپنے آپ کو اس کی جگہ مردہ خیال کر کے سوچتا ہوں کہ وہ کیا کہے گا اور اس سے کیا پوچھا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سعد بن ابی وقاص۔ آپ ان دس صحابہ میں سے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں جنت کی بشارت دی تھی۔ حضرت سعد ان میں سے سب سے آخر پہ فوت ہوئے۔ حضرت سعد کے اسلام لانے کا واقعہ ان کی بیٹی بیان کرتی ہیں کہ حضرت سعد نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تاریکی میں ہوں اور مجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اچانک میں دیکھتا ہوں کہ چاند طلوع ہوا اور میں اس کی طرف چل پڑا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مجھ سے پہلے حضرت زید بن حارثہ حضرت علی اور حضرت ابوبکر چاند کی طرف جا رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کب پہنچے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم بھی ابھی پہنچے ہیں۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ مجھے خبر مل چکی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخفی طور پر اسلام کی طرف بلا رہے ہیں چنانچہ میں شعب اجیاد میں آ کر آپ کو ملا اور مسلمان ہو گیا۔

اولین اسلام لانے والوں میں حضرت ابوبکر کی تبلیغ سے پانچ ایسے اشخاص ایمان لائے جو اسلام میں جلیل القدر اور عالی مرتبہ اصحاب میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان میں تیسرے حضرت سعد بن ابی وقاص تھے۔ حضرت عمر کے زمانے میں عراق انہی کے ہاتھ پر فتح ہوا اور امیر معاویہ کے زمانہ میں فوت ہوئے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سعد بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تو ایک دن اور ایک رات تک میری ماں نے نہ کچھ کھایا اور نہ پیا اور اس کی حالت خراب ہونے لگی تو میں نے ان سے کہا کہ اللہ کی قسم اگر تمہاری ایک ہزار جانیں ہوں اور وہ ایک ایک کر کے نکلیں تب بھی میں کسی کی خاطر اپنے دین کو ترک نہیں کروں گا جب آپ کی والدہ نے یہ دیکھا تو کھانا پینا شروع کر دیا۔

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حرا پہاڑ پر تھے کہ وہ ہلنے لگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حرا ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی نہیں ہے اور اس پہاڑ پر اس وقت نبی کریم ﷺ تھے حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضرت زبیر بن عوام حضرت سعد بن ابی وقاص تھے۔

غزوات میں رسول اللہ ﷺ کی حفاظت اور دفاع کی ذمہ داری جن اصحاب کے سپرد ہوتی تھی ان میں سے ایک حضرت سعد بن ابی وقاص بھی تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعا کی تھی کہ اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَا کہ اے اللہ سعد جب تجھ سے دعا کریں ان کی دعا کو قبول کرنا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے انہیں یہ دعا دی کہ اَللّٰھُمَّ سَدِّدْ سَھْمَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ کہ اے اللہ ان کا تیر ٹھیک نشانے پر بیٹھے اور ان کی دعا قبول کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی دعا کی وجہ سے حضرت سعد قبولیت دعا کی وجہ سے مشہور تھے۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ لوگوں کا ایک ہجوم ایک شخص کے پاس موجود تھا جو سواری پر بیٹھا تھا اور حضرت علی کو گالیاں نکال رہا تھا۔ اتنے میں حضرت سعد بن ابی وقاص وہاں آ گئے اور ان میں کھڑے ہو گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ آدمی حضرت علی کو گالیاں دے رہا ہے۔ حضرت سعد آگے بڑھے تو لوگوں نے انہیں راستہ دیا یہاں تک کہ آپ اس کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور پوچھا اے شخص تو کیوں حضرت علی کو گالیاں دے رہا ہے کیا وہ سب سے پہلے اسلام نہیں لائے تھے؟ کیا وہ پہلے شخص نہیں تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی کیا وہ لوگوں میں سب سے زیادہ متقی انسان نہیں ہیں؟ کیا وہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم والے انسان نہیں ہیں؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنی بیٹی بیاہ کر ان کو اپنی دامادی کا شرف نہیں بخشا تھا کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں جھنڈا اٹھانے والے نہیں تھے؟ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت سعد نے قبلے کی طرف رخ کیا اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھایا اور دعا کی کہ اے اللہ اگر اس نے تیرے اولیاء میں سے ایک ولی یعنی حضرت علی کو گالیاں دی ہیں تو تو اس مجمع کے منتشر ہونے سے پہلے اپنی قدرت کا نشان دکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ابھی ہم وہاں سے منتشر نہیں ہوئے تھے کہ اس شخص کی سواری نے اسے نیچے گرا دیا اور اس کے سر کو اپنے پیروں سے پتھر پر مارا جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم ماسٹر عبد السمیع خان صاحب اور مکرم سید مجیب اللہ صادق صاحب کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور ان مرحومین کے ساتھ حضور انور نے مکرم رانا نعیم الدین صاحب کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی۔ ☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad